

۲۰۱۸ء علم الاعداد کی روشنی میں

طلسماتی دنیا

مارچ ۲۰۱۸ء

مولانا سعد صاحب کا ایک اور رجوع

دنیا کو مسخر کرنے کا راز

تکلف برطرف بننے کا پابکار مافی

RS.30/=

عاطف باقی

POSTING DATE 25-26 BEFORE EVERY MONTH

بَیِّنَاتُ الْحَقِّ

پاکستان سے
ذریعہ تعاون سالانہ
2000 روپے اٹھارہ

اور ممالک سے
سالانہ ذریعہ تعاون
2300 سو روپے اٹھارہ

ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

جلد نمبر ۲۵
شمارہ ۳
مارچ ۲۰۱۸
سالانہ ذریعہ تعاون ۳۵۰ روپے سادہ
ڈاک سے
۵۵۰ روپے پرجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۳۰ روپے

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

آفس ہاشمی روحانی مرکز

فون نمبر: 01338-224455

E-mail: hmarkaz19@gmail.com

ایڈیٹر
ابو سفیان عثمانی

موبائل 09756726786

ایڈیٹر
حسن الباشی

موبائل 09358002992

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکزی دریافت ہے اس کے کسی کپی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کی ملک ہیں اس کے کپی یا جزو کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف درزی کرنا لے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALL, DEOBAND 247554

کمپوزنگ:
(عمر الہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر

فون 09359882674

بیک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنائیں

ہم پورے دارالعلوم
بحرین، قانون، ملک، اور اسلام کے علماء و علما
سے اعلان پڑھائی کرتے ہیں

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی
سماعت کا حق صرف دیوبندی کی عدالت کو
ہوگا۔

(منیجر)

پتہ: **ہاشمی روحانی مرکز**
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

پرنٹ پبلشر Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mall, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

- | | |
|--|--|
| ۶۵ علم الاعداد کی روشنی میں ۲۰۱۸ء | ۵ دعوت کو بدنام کرنے والے لوگ |
| ۷۰ مولانا حسن الہاشمی کے نئے شاگرد | ۶ مختلف پھولوں کی خوشبو |
| ۷۲ مولانا حسن الہاشمی کے اجازت یافتہ شاگرد | ۱۱ اسم اعظم |
| ۷۴ تکلف برطرف | ۱۲ یا کریم |
| ۸۳ بہترین اوقات عملیات ۲۰۱۸ء | ۱۳ ذکر کاثبوت |
| ۸۴ فہرست نظرات | ۱۶ دنیا کے عجائب و غرائب |
| ۸۵ شرف قمر وغیرہ | ۱۹ روحانی ڈاک |
| ۸۶ نظرات سے فائدہ اٹھائیں | ۳۱ عکس سلیمانی |
| ۸۷ سہولت برائے عالمین | ۴۰ فقہی مسائل |
| ۸۸ انسان اور شیطان کی کشمکش | ۴۱ حقائق نامہ |
| ۹۰ خبرنامہ | ۵۲ اسلام الف سے ی تک |
| | ۵۵ مولانا سعد صاحب کا ایک اور رجوع |
| | ۶۱ اس ماہ کی شخصیت |



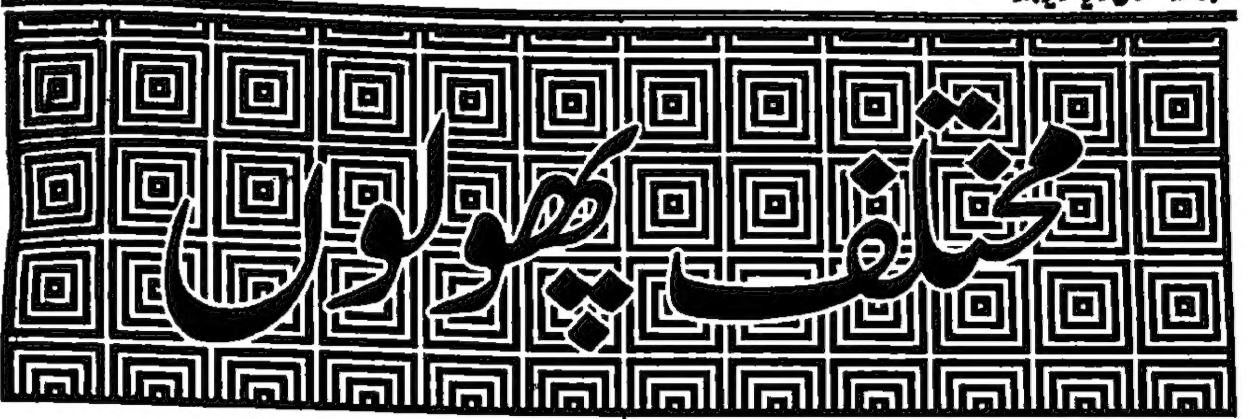
بقلم خاص

دعوت کو بدنام کرنے والے لوگ

مہاراشٹر کے ایک علاقہ کی اختری مسجد میں تبلیغی جماعت کے مقامی امیر عبدالقادر بھنگاروالے نے دارالعلوم دیوبند کے ایک سفیر کے ساتھ نازیبا حرکت کی اور اس کے ساتھیوں نے دارالعلوم دیوبند کی امانت چھیننے کی کوشش بھی کی، جو ایک تکلیف دہ حرکت ہے۔ اس طرح کی حرکتوں سے مولانا سعد کو عظمت ملنے والی نہیں ہے بلکہ اس طرح کی حرکتوں سے مولانا سعد کو رسوائی کے مزید صدمات برداشت کرنے پڑیں گے اور دعوت کا کام بھی یقیناً متاثر ہوگا۔

دنیا بھر کے علماء اور صلحاء نے یہ بات تسلیم کی ہے کہ مولانا سعد کے بعض بیانات راہِ اعتدال سے ہٹے ہوئے ہیں اور بعض جملے اس قدر غلط ہیں کہ ان سے ایمان بھی خطرے میں پڑ جاتا ہے، اکثر لوگوں کی رائے یہ ہے کہ دارالعلوم دیوبند نے مولانا سعد کے خلاف جتنا سخت قدم اٹھانا چاہئے تھا اتنا سخت قدم نہیں اٹھایا۔ دارالعلوم دیوبند کا موقف بہت نرم ہے اور اس کے بعد دارالعلوم دیوبند نے سکوت اختیار کر لیا ہے جب کہ مولانا سعد برابر بول رہے ہیں اور برابر علمی غلطیاں کر رہے ہیں اور یہ غلطیاں دین و شریعت کے نقطہ نظر سے قابل گرفت ہیں۔

ہم مانتے ہیں کہ مولانا سعد صاحب ایک بزرگ کے بیٹے ہیں اور تحریک دعوت کے روح رواں ہیں، لیکن غلطی تو غلطی ہی ہوتی ہے، وہ عام آدمی کرے یا کوئی خاص آدمی کرے۔ مولانا سعد صاحب سے اپنی تقریروں میں جو کچھ بھول چوک ہو گئی اس پر مولانا کو اظہارِ شرمندگی کرنا چاہئے اور اس کا صحیح طریقہ یہ تھا کہ کسی بڑے اجتماع میں اس بات کا اعتراف کرتے کہ مجھ سے یہ غلطی ہو گئی ہے اور میں اس سے رجوع کرتا ہوں اور آئندہ کے لئے یہ عہد کرتا ہوں کہ میں اس طرح کی غلطیوں کا ارتکاب نہیں کروں گا۔ اگر مولانا سعد صاحب ایسا کرتے تو وہ جتنے بڑے ہیں اس سے بھی زیادہ بڑے اور عظیم ہو جاتے اور تمام علماء بھی یہ کہنے پر مجبور ہوتے کہ صبح کا بھولا اگر شام کو گھرواپس آ جائے تو وہ بھولا ہوا نہیں کہلاتا لیکن ہوا یہ ہے کہ مولانا سعد صاحب کی طرف سے بار بار رجوع کا بھی اعلان ہوتا رہا اور بار بار وہ ان ہی غلطیوں کو اپنے بیانات میں دہراتے رہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کسی بھی طرح کا الزام اور قرآن حکیم کی آیات کی من مانی تفسیر، اصحاب کہف کے کتے کو شیر کہنے کی غلطی، جہاد سے متعلق آیتوں میں خلط ملط وغیرہ وہ غلطیاں ہیں جنہیں نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ اگر دارالعلوم دیوبند نے ان غلطیوں پر مولانا سعد صاحب کی گرفت کی ہے تو کیا برا کیا؟ دارالعلوم دیوبند نے تو ان پر احسان کیا ہے کہ وہ اس طرح کی غلطیوں سے تائب ہو کر اپنی عاقبت کو سنوار لیں اور اس کے بعد دارالعلوم دیوبند نے سکوت اختیار کر لیا اور طلباء کی چلت پھرت پر اس لئے دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ نے پابندی لگادی کہ آپس میں سر ہنٹول ہونے کا اندیشہ تھا۔ دعوت کا کام کرنے والوں کو جس ”کشتی نوح“ پر ناز تھا اس کا چاراب دو ہاتھوں میں ہے اور جس کشتی کا چوار دو ملاحوں کے ہاتھوں میں ہو وہ منزل مقصود تک کیسے پہنچ سکتی ہے؟ اس اختلاف کی وجہ سے مسجدوں کے درمیان بھی دیواریں کھڑی ہو گئیں، اندیشہ تھا کہ دارالعلوم دیوبند میں بھی کوئی دیوار نہ کھڑی ہو جائے اس لئے انتظامیہ نے طلبہ کے لئے جماعتوں میں آنے جانے پر پابندی لگادی۔ جو لوگ مختلف علاقوں میں دارالعلوم دیوبند کے خلاف غل غپاڑہ مچا رہے ہیں اور دارالعلوم کے سفیروں کے ساتھ ظالمانہ حرکتیں کر رہے ہیں وہ یقیناً اپنی آخرت برباد کر رہے ہیں۔ دعوت کا کام کرنے والے لوگ بھی اگر اس طرح کی نازیبا حرکتیں کریں گے تو وہ عذاب الہی سے کیسے محفوظ رہیں گے اور ان کی خدمات مقبول بارگاہ الہی کیسے ہو سکیں گی؟ ہم مولانا سعد صاحب سے یہ درخواست کریں گے کہ وہ ایسے لوگوں کو امارت سے ہٹادیں، اس طرح کے لوگ مولانا سعد کے نادان دوست ہیں اور ان کی دوستی مولانا سعد کو فائدہ کے بجائے نقصان پہنچائے گی اور تحریک دعوت دین فرقہ پرستی بن کر رہ جائے گی جو دین اسلام کے لئے نت نئے صدمات کا باعث بنے گی۔ ☆



کینڈر نہیں رکھتے۔

☆ جوتل جائے کھالیتے ہیں، جمع کرنے اور ذخیرہ کرنے کی حرص

نہیں کرتے۔

☆ مٹی کے گھر بناتے ہیں اور کھیل کر گرا دیتے ہیں، یعنی بتاتے

ہیں کہ دنیا مقام بھائی نہیں بلکہ مقام فنا ہے۔

انمول موتی

☆ ذہانت ایک ایسا انمول پودا ہے جو محنت کے بغیر نہیں پھلتا

پھولتا۔

☆ اعتماد و روح کی طرح ہے جو ایک بار چلا جائے واپس نہیں آتا۔

☆ جو انسان خواہ مخواہ خود کو کھتا جاتا ہے وہ ہمیشہ محتاج رہتا ہے۔

☆ بلاوجہ بحث و دوست کو بھی جدا کر سکتی ہے۔

☆ دنیا میں وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں جو اپنا کام پورا کر کے

سوتے ہیں۔

☆ ریگننے کی ساری عمر سے پرواز کا ایک لمحہ بہتر ہے۔

☆ بہترین تجربہ وہ ہے کہ جس سے آپ نصیحت حاصل کریں۔

☆ انسان جتنی محنت خاکی چھپانے میں کرتا ہے، اتنی محنت سے

خامی دور کی جاسکتی ہے۔

☆ عقل مند سوچ کر بولتا ہے، جب کہ بے وقوف بول کر

سوچتا ہے۔

☆ اچھا مشورہ دینے والا ہی مخلص ہوتا ہے۔

☆ دوست نما دشمن سب سے زیادہ خطرناک ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

”جب کوئی عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے کچھ خیرات کرے بشرطیکہ خرابی کرنے کی نیت نہ ہو تو عورت کو بھی خیرات کرنے کا ثواب ملے گا، جیسے خاوند کو اس مال کے کمانے کی وجہ سے اور خزانچی کو بھی اتنا ہی اور کسی کا ثواب دوسرے ثواب کو کم نہیں کرے گا۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا

☆ تم دوست سے ایسا رویہ اپناؤ جیسے کہ تم اس کے غلام ہو لیکن یاد رکھنا، یہ رویہ اس سے رکھو جو اس کے لائق ہو۔

☆ جو شخص کسی کی مدد کرنے سے اپنا ہاتھ روک لیتا ہے تو اس کی اپنی مدد کے لئے بڑھنے والے ستر ہاتھ رک جاتے ہیں۔

☆ زندگی کے ہر موڑ پر صلح کرنا سیکھو کیوں کہ جھگڑا وہی ہے جس میں جان ہوا، اکڑنا تو مردے کی پہچان ہے۔

پانچ عادتیں

☆ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”مجھے بچوں کی پانچ عادتیں بہت پسند ہیں۔“

☆ وہ مٹی سے کھیلتے ہیں یعنی تکبر اور غرور کو خاک میں ملا دیتے ہیں۔

☆ وہ رو کر مانگتے ہیں اور اپنی بات منوالیتے ہیں۔

☆ جھگڑتے ہیں پھر صلح کر لیتے ہیں، یعنی دلی میں حسد، بغض اور

گل چیں

نازیہ مریم ہاشمی

کسی خوشی پر

کارخانے لگانے، نہریں کھودنے اور شجرکاری کے بارے میں گفتگو کیا کرتے تھے۔

اس کے بعد سلیمان بن عبد الملک کا دور آیا، وہ کھانے پینے کا شوقین تھا، گانے بجانے سے بھی دل بھالیتا تھا، لوگ قسم قسم کے کھانوں کی باتیں کرتے، مغنیات اور لونڈیوں کا ذکر ہوتا اور مجالس میں شادی بیاہ اور تقریبات کے حوالے سے گفتگو ہوتی۔

اور جب حضرت عمر بن عبد العزیز کا مبارک دور آیا تو لوگ ایک دوسرے سے پوچھتے۔

”تم نے کتنے نوافل پڑھے ہیں، اس ماہ میں کتنے روزے رکھے ہیں؟ فلاں نے کتنا قرآن حفظ کر لیا ہے اور فلاں کا قرآن کب ختم ہوگا؟“

قیمت

ایک دیہاتی کو میں نے بصرہ کے جوہری بازار میں دیکھا، اس نے بتایا کہ ایک دن میں جنگل میں راستہ بھول گیا اور میرے پاس کھانسی کوئی چیز نہیں تھی اور مجھے اپنی موت کا یقین ہو گیا کہ اچانک میں نے ایک تھیلی دیکھی جو موتیوں سے بھری ہوئی تھی، میں ہرگز اس خوشی کو نہیں بھول سکتا کہ میں نے سمجھا اس میں بھنے ہوئے گندم ہیں، پھر میں اس ناامیدی کو نہیں بھول سکتا، جب مجھے معلوم ہوا کہ اس میں تو موتی ہیں۔

آئینہ خیال

☆ زندگی وہ واحد چیز ہے جو ہمیں مکمل گارنٹی کے ساتھ ملتی ہے، مگر یہ نہیں بتایا جاتا کہ یہ گارنٹی کب، کیسے، کس لئے ختم ہوتی ہے؟
☆ آپ فرشتہ یاد پوتا نہیں بلکہ انسان ہیں اور مشکلات انسانوں کو

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا

☆ صبح کی نیند انسان کے ارادوں کو کمزور کرتی ہے۔
☆ منزلوں کو حاصل کرنے والے کبھی دیر تک سویا نہیں کرتے۔

دو چیزیں

☆ اگر زندگی میں خوش رہنا چاہتے ہو تو دو چیزیں بھول جاؤ، ایک وہ جو برا سلوک کسی نے تمہارے ساتھ کیا اور دوسرا وہ اچھا عمل جو تم نے کسی کے ساتھ کیا۔

اللہ کا شکر

☆ جب انسان اللہ کی شکرگزاری سے کتراتا ہے تو تب وہ کہیں کا نہیں رہتا۔

وقت و وقت کی بات ہے

عربی کا ایک مقولہ ہے۔ ”لوگ اپنے حکمرانوں کے دین پر ہوتے ہیں۔“ جیسا حکمران ہوتا ہے ویسی ہی عموماً اس کی رعایا ہوتی ہے۔
اب دیکھیں ذرا کس خلیفہ کے دور میں کیا ہوتا رہا ہے۔
حجاج بن یوسف کا دور قتل و غارت اور فتنہ فساد کا دور تھا، کتنے ہی لوگ جیلوں میں ٹھونے گئے، کتنے ہی قتل کر دیئے گئے، صبح سویرے لوگوں میں اس قسم کی گفتگو ہوتی۔
”کل کس کو قتل کیا گیا، کون سولی پر چڑھایا گیا اور کس کو کوڑے مارے گئے؟“

اموی خلیفہ بن عبد الملک عمارتیں بنانے اور کارخانے لگانے کا شوقین تھا، لوگ اس کے دور میں ایک دوسرے سے بلڈنگیں بنانے،

نہی پیش آتی ہیں۔

☆ تنگ نظردہ ہے جسے برائیوں میں سے ایک کو منتخب کرنا پڑتا ہے تو وہ دونوں کو اختیار کر لیتا ہے۔

☆ میں نے دو طرح کے لوگوں سے دھوکا کھایا ہے، ایک وہ جو میرے اپنے نہیں تھے اور ایک وہ جو میرے بہت اپنے تھے۔

☆ جب دعا سے بات نہ بنے تو فیصلہ اللہ پر چھوڑ دو۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے بارے میں سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

☆ سراب دراصل وہ خوبصورت دھوکہ ہے جو جو دکھائی تو کچھ دیتا ہے اور ہوتا کچھ اور ہے۔

☆ گناہ کی معافی پر انسان تائب ہو کر پرسکون بھی ہو جاتا ہے مگر کچھ گناہ گار اسے انعام سمجھتے ہوئے مزید گناہ کرتے ہیں۔

☆ زندگی کے سال تو یکساں گزارے جاسکتے ہیں، مگر حالات اور تقدیر کی مہربانیاں ہر صورت میں مختلف ہوں گی۔

جواہر پارے

☆ احسان ہر کسی کے ساتھ بہتر ہے لیکن ہمسائے کے ساتھ بہترین ہے۔ (حضرت مجدد الف ثانی)

☆ کسی سے بدلہ لینے میں جلدی نہ کرو اور کسی کے ساتھ نیکی کرنے میں تاخیر نہ کرو۔ (حضرت شفیق علیہ)

☆ زندگی میں تین چیزیں نہایت سخت ہیں۔
(۱) خوف موت (۲) شدت مرض (۳) ذلت قرض (بوعلی سینا)

☆ علم ایسا پھول ہے جو جتنا کھلتا ہے، اتنی ہی خوشبود دیتا ہے۔
(حضرت امام شافعی)

اچھی باتیں

☆ تیز ہواؤں کی سازشوں سے کھلے ہوئے دروازے اس بات کی علامت نہیں کہ کوئی بھی کسی بھی گھر میں داخل ہو جائے۔

☆ کیا انسان اتنا گر سکتا ہے کہ انسانیت بھی اس پر شرمندگی محسوس کرنے لگے۔

☆ کڑواہٹ انسان کے اندر سے بیماری کے جراثیم ختم کر دیتی ہے۔

☆ جس کا کوئی نہ ہو اس کا خدا ہوتا ہے۔

☆ رشتہ کہہ دینے سے رشتہ تو رہتا ہے لیکن رشتوں کے ساتھ جڑی ہوئی ذمہ داریاں اور احساس جذبات کو بھی بھانا پڑتا ہے۔

☆ انسانیت کو بلند رکھنا ہی اصل عبادت ہے۔

☆ جو احسان کرتا رہے وہ ہمیشہ خاموش رہتا ہے اور جس پر احسان کیا جائے اس کو بولنا چاہئے۔

☆ خدا جس سے محبت کرتا ہے اسے امتحان میں ضرور ڈالتا ہے۔

انمول ہیرے

☆ انسان ایک دوکان ہے اور زبان اس کا تالہ، تالہ کھلتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ دوکان سونے کی ہے یا کوئلے کی۔

☆ انسان بزدل اتنا ہے کہ سوتے ہوئے خواب میں بھی ڈر جاتا ہے اور بے وقوف اتنا ہے کہ جاگتے ہوئے بھی اپنے رب سے نہیں ڈرتا۔

☆ دنیا نصیب سے ملتی ہے اور آخرت محنت سے، جب کہ آج ہماری ساری محنت دنیا کے لئے ہے اور آخرت کو ہم نے نصیب پر چھوڑ دیا ہے۔

☆ زندگی ایک بار ملتی ہے اسے نیک کام کر کے آخرت کے لئے سنواریں، ایسا نہ ہو کہ وقت چلا جائے اور اعمال میں کچھ بھی نہ ہو۔

☆ دل ٹوٹنا کیا ہوتا ہے، اس چڑیا سے پوچھو جس کا ایک ایک تنکے سے بنا ہوا گھونسلہ کسی سنگ دل نے اس کی آنکھوں کے سامنے توڑ دیا ہو یا پھر اس ماں سے پوچھو جس کا جوان بیٹا کسی حادثہ میں چل بے۔

محبت

خلیل جبران کہتا ہے ”آسمانوں سے محبت ہمارے دل پر اترتی ہے اور سب کچھ بدل کر رکھ دیتی ہے، ہمارے لئے ہر منظر، ہر موسم اور

کیفیت کے معنی بدل دیتی ہے، ایک نیا احساس جگاتی ہے، پھول سے خوش رنگ، اپنی خوشبو سے کچھ اور سوا، سبزہ اور بھی تراوٹ بخش ہو جاتا

ہے، سادوں کی رت کی ٹھنڈی پون اور جھومتی گھٹا، جذبات میں آگ لگا دیتی ہے اور پھر بارش بالکل پاگل کر دیتی ہے، خوش گمانی کی حسین

پریاں، ہمیں اپنی نرم و گداز ہانہوں میں سمیٹ لیتی ہیں اور کبھی ایک نظر عمر بھر کے لئے زندگی بن جائے لیکن اس کے باوجود اسی کا نام محبت ہے۔

☆ ہر جملہ خوب صورت ہے اگر وہ ہماری امیدوں کے مطابق ہو۔
☆ کتاب ہی وہ چیز ہے جو ہمیشہ زندہ رہتی ہے اور مردوں کو زندگی بخشی ہے۔

منتخب اشعار

ایک مدت سے میری ماں نہیں سوئی تابی
میں نے ایک بار کہا تھا مجھے ڈر لگتا ہے

☆

تمام عمر گزاری خیال میں جس کے
تمام عمر اسی کی طرف نہیں دیکھا

☆

اب میں سمجھا ترے رخسار پہ تل کا مطلب
دولت حسن پہ دربان بٹھا رکھا ہے

☆

حسن کردار سے ملتی ہے حیات جاوید
جسم کی بات نہ کر جسم تو مرجاتا ہے

☆

اپنی ہر سوچ کی تحدید سے باہر نکلا
ہم جسے قطرہ سمجھتے تھے سمندر نکلا

☆

وہ سجدہ روح زمین جس سے کانپ جاتی تھی
اسی کو آج ترستے ہیں منبر و محراب

☆

فضا اداس دل مضحل ہے میں چپ ہوں
جو ہو سکے تو چلا آ کسی کی خاطر تو

پیاری باتیں

☆ سچائی ایک ایسی دوا ہے جس کی لذت کڑوی اور تاثیر شہد سے
بھی زیادہ میٹھی ہے۔

☆ محبت روح کا وہ گلاب جو گناہ کی دھوپ سے مرجھا جاتا ہے۔
☆ امن چاہتے ہو تو کان اور آنکھ استعمال کرو مگر زبان بند رکھو۔

☆ محبت ایک طلسمی کوہ ہے جس میں اگر انسان پھنس جائے تو پھر
ساری زندگی رہائی کے لئے تڑپتا رہے اور شہر دل کے موسم بھی بڑے
عجیب ہوتے ہیں، کبھی تو برسوں نہیں بدلتے اور کبھی لحوں میں دل کی
دنیا بدل دیتے ہیں۔ محبت ایسی ہی ہوتی ہے، غم کی طرح دل پر چھا
جاتی ہے۔

اقوال منکرین

☆ غصہ کبھی کبھی قابل سے قابل انسان کو بھی بے وقوف بنا دیتا
ہے۔ (بقراط)

☆ جو شخص اپنے نفس کو قابو میں نہیں رکھ سکتا وہ بہت سے لوگوں
کو کیا قابو میں رکھ سکے گا۔ (اقلیدس)

☆ کسی آدمی کو جب اس کی بساط سے زیادہ دنیا مل جاتی ہے تو
لوگوں کے ساتھ اس کا برتاؤ برا ہو جاتا ہے۔ (اقلیدس)

☆ علم سے آدمی کی وحشت اور دیوانگی دور ہو جاتی ہے۔ (ہیکین)
☆ تمام اعضاء جسمانی میں زبان سب سے زیادہ نافرمان ہے۔
(فیثا غورث)

☆ زندگی میں دو باتیں بڑی تکلیف دیتی ہیں ایک جس کی
خواہش ہو اس کا نہ ملنا اور دوسری اس کی خواہش نہ اس کا مل جانا۔

(برنارڈشا)

☆ لوگ اپنی ضروریات پر غور کرتے ہیں اپنی قابلیت پر نہیں۔
(نپولین)

مہکتی کلیاں

☆ سچ بتا دینے سے ذہن کو خلفشاری سے نجات مل جاتی ہے۔
☆ کچھ لوگوں کی شکل خوفناک ہوتی ہے مگر کچھ لوگوں کا دل
اور دماغ خوفناک ہوتا ہے۔

☆ غم کتنا ہی سنگین ہو، نیند سے پہلے تک ہوتا ہے۔
☆ جو شخص ناممکن کے پیچھے بھاگتا ہے وہ ممکن سے بھی محروم رہ
جاتا ہے۔

☆ رات کو بھوکا سو جانا، صبح قرض دار بن کر جاگنے سے بہتر ہے۔

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گھٹلی ہے۔ اس گھٹلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہو گئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹوٹنے اور آسپی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلابھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس ردراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد ردراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر ردراکش بدل دیں تو دور اندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

اسم اعظم

حسن الہاشمی

کے لئے دعا کرے۔ بعض بزرگان دین نے یہ فرمایا ہے کہ ”یارب“ اشراق کے وقت تک پڑھتا رہے اور جب سورج طلوع ہو جائے تو دو نفل بہ نیت قضاء حاجت پڑھ کر پھر سجدے میں جا کر اپنے مسائل کے لئے دعا کرے اور اس عمل کو ۴۰ دن تک جاری رکھے لیکن شرط یہ ہے کہ دن بھر روزانہ اپنی جدوجہد کو جاری رکھے، انشاء اللہ رزق کے لئے ایسی ایسی جگہ راستے کھلیں گے کہ اس سے پہلے ان راستوں کا وہم و گمان بھی نہیں ہوگا۔ اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص کو وساوس کی بیماری ہو اور اس کو برے خیالات اور شیطانی وساوس پریشان کرتے ہوں اور اس کی خواہش ہو کہ اس کو ان خیالات سے اور ان وساوس سے چھٹکارا مل جائے تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد (۲۰۲) مرتبہ ”یارب“ پڑھ لیا کرے۔ اس سلسلہ کو ایک ماہ تک جاری رکھے، انشاء اللہ برے خیالات سے اور بے ہودہ قسم کے وساوس سے نجات مل جائے گی اور قلب آئینے کی طرح اُجلا ہو جائے گا۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنا چاہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد ”یارب“ دو سو دو مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے اور اپنے رب سے دشمنوں کے شر سے نجات کی دعا بھی کرتا رہے، انشاء اللہ دشمنوں کے شر سے بھی نجات ملے گی اور اس وقت دنیا میں جو بھی فتنے پھیلے ہوئے ہوں گے ان سب فتنوں سے بھی حفاظت رہے گی۔

راقم الحروف کا تجربہ ہے کہ اگر دل کسی وجہ سے پریشان اور طمانیت سے محروم ہو تو ہر فرض نماز کے بعد ۲۲ مرتبہ ”یارب“ پڑھنے کا معمول بنالے اور اس وظیفے کو اسی تعداد میں ہمیشہ جاری رکھے، انشاء اللہ قلب اور روح سکینت و طمانیت سے بہرہ ور ہو جائیں گے اور اطمینان قلب کی ایسی دولت عطا ہوگی جو دنیا بھر کے خزانے لٹا کر بھی حاصل نہیں کی جاسکتی، مذکورہ تمام صورتوں میں اول و آخر کم سے کم ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے کا اہتمام ضرور کرنا چاہئے کیوں کہ درود ہی ہماری دعاؤں اور وظیفوں کو قبولیت کے قابل بناتا ہے۔

☆☆☆

علماء کرام کی ایک بڑی جماعت کا خیال یہ ہے کہ ”رب“ ہی اسم اعظم ہے۔ یہ حضرات علماء بطور دلیل یہ روایت پیش کرتے ہیں کہ امام حاکم نے حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابودردہؓ سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ سب سے بڑا نام حق تعالیٰ کا رب ہے۔ جامع صغیر کی شرح میں علامہ عزیزیؒ اسم اعظم کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”بارہاں قول یہ ہے کہ اسم اعظم ”رب“ ہی ہے۔ قرآن حکیم میں اس ”رب“ کا استعمال مختلف انداز سے بے شمار جگہ استعمال ہوا ہے اور ”رب العالمین“ تو زبان زد ہے اور اسم الہی کو پکارنے سے ایک عجیب طرح کا سکون اور اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔ امام ابن ابی الدنیاؒ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ایک قول نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بندہ یارب یارب کہتا ہے، یعنی کہ اے پروردگار اے پروردگار تو حق تعالیٰ کی طرف سے یہ آواز آتی ہے کہ اے میرے بندے میں حاضر ہوں، تو مانگ تجھ کو عطا کیا جائے گا۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص مکمل تنہائی میں کامل یکسوئی کے ساتھ اور درت قلب کے ساتھ ان گنت مرتبہ ”یارب یارب یارب“ کہتا رہے اور اپنے مسائل اور مصائب کو پیش نظر رکھے اور جب تک طبیعت میں اشراق رہے اس وظیفے کو جاری رکھے تو اس کے تمام مسائل حل ہو جاتے ہیں اور اس کو مصائب اور دکھوں سے نجات حاصل ہو جاتی ہے۔ اکابرین نے فرمایا ہے کہ اس وظیفے کو کم سے کم تین دن تک اور زیادہ سے زیادہ سے گیارہ دنوں تک جاری رکھنا چاہئے اور ایک ٹائم مقرر کر کے یعنی ۱۵ منٹ نصف گھنٹے یا ۳۵ منٹ تک اس اسم الہی کا ورد کرنا چاہئے، مگر کسی مخصوص تعداد کے ساتھ ورد نہیں کرنا چاہئے۔ اکثر بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص رزق کی تنگی کا شکار ہیں اس کا ذریعہ آمدنی محدود ہو اور اس کے مسائل بہت زیادہ ہوں جس کی وجہ سے اس کو مشکلوں اور فتنوں کا سامنا کرنا پڑتا ہو، آئے دن طرح طرح کی ذلتیں اٹھانی پڑتی ہوں تو اس کو چاہئے کہ روزانہ فجر کی نماز کے بعد دو سو دو (۲۰۲) مرتبہ ”یارب“ پڑھ کر سجدے میں چلا جائے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے مسائل

یا کریم

اس اسم کا ذکر خوش اخلاق ہوتا ہے

اس کے مقرب فرشتے کا نام ہضمائیل ہے جو چار سردار فرشتوں کا حاکم ہے اور ان چاروں سردار فرشتوں کے پاس ۲۷۰ صفیں ہیں اور ہر صف میں ۲۷۰ فرشتے ہیں۔ اس کے فوراً خواص احاطہ بیان میں نہیں آسکتے۔ انتہائی ڈرتے ہوئے چند فوائد و خواص تحریر کر رہا ہوں۔

ہر دعا کی قبولیت کے لئے

انسان کو جہاں بہت سے فوائد پہنچائے ہیں وہیں سب سے بڑا نقصان یہ پہنچا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ جل شانہ سے دور ہوتا چلا جا رہا ہے۔ منطقی زاویہ نگاہ نے انسان کے عقیدہ اور ایمان پر کاری ضرب لگائی ہے اور اس قیل و قال کے چکر میں وہ اپنے پروردگار کو فراموش کر چکا ہے اور شکایت یہ ہے کہ اس کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں جب کہ قرآن پاک میں اللہ کے برگزیدہ پیغمبر نے ایک دعویٰ کیا جو سورۃ ابراہیم میں ہے۔ ایسا شخص جو خیال کرتا ہو کہ عوام الناس اس کی عزت نہیں کرتے یا عزیز و اقارب اس سے اچھا سلوک نہیں کرتے تو وہ ہر نماز کے بعد اول و آخر ۵ مرتبہ درود پاک ساتھ اسم پاک ”یا کریم“ کو ۲۷۰ مرتبہ پڑھنا شروع کر دے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو دوسروں کی نظر میں باعزت کر دیتا ہے اور جو شخص اس کی بے عزتی کرے گا وہ خود ذلیل و خوار ہوگا۔

گناہوں کی معافی کے لئے

جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمادے تو وہ اسم پاک یا کریم کو اول و آخر ۲۱ مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۷۷۷ مرتبہ ۱۰۵ دن بلا ناغہ پڑھے یقیناً اس کی آخرت میں نجات ہوگی اور عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔

کریم کے لغوی معنی ایسی ذات کے ہیں جو مانگنے پر دے اور بار بار مانگنے پر بھی ناراض نہ ہو بلکہ عطا کرتا رہے۔ اس معنوں میں اگر کوئی ہستی پورا اترتی ہے تو وہ اللہ جل شانہ کی ذات ہے کہ وہ نہایت کریم ہے۔ اس سے جو کوئی مانگتا ہے، وہ عطا کر دیتا ہے۔ مانگنے سے بھی دیتا ہے اور بلا مانگنے پر بھی دیتا ہے۔ بلا امتیاز اور ہر وقت دیتا ہے، اس ذات نے وعدہ کیا ہے کہ کسی کو بھی اس کے فطری حق سے محروم نہیں رکھے گا۔ اس کے دینے کے طریقے میں کوئی الجھاؤ نہیں کہ مسلمان مانگے تو دے دے اور غیر مسلم مانگے تو نہ دے، وہ رب العالمین ہے، رب المسلمین نہیں۔ اس کی عطا کے خزانے بھر پور ہیں اور کبھی ختم نہیں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اگر تمام جن وانس اور فرشتے اپنی اپنی ضروریات اور حاجات سے زیادہ بھی مانگ لیں اور میں ان کو عطا بھی کر دوں تو میرے خزانوں میں رائی برابر فرق نہیں پڑتا۔ جو اس ذات پر بھروسہ کرے اور صدق دل سے مانگے وہ خالی نہیں لوٹتا، بار بار مانگنے سے نہ وہ اکتاتا ہے اور نہ ہی خالی لوٹا دیتا ہے۔ اپنی مخلوق کی کوتاہیوں کو جانتے ہوئے بھی درگزر فرماتا ہے اور کرم کرتا ہے اس کے کرم کی کوئی حد، کوئی حساب نہیں وہ یہ نہیں دیکھتا کہ مانگنے والا کس قدر گنہگار ہے یا کس قدر اس کے احکامات کی خلاف ورزی کرتا ہے بلکہ وہ صرف یہ دیکھتا ہے کہ مانگنے والا اس کے در پر اپنا سر بیچے کئے التجا کر رہا ہے۔ وہ اس کے کھلے ہوئے سر اور پھیلائی ہوئی جھولی کی لاج رکھتا ہے اور اپنی شان کے مطابق کرم فرماتا ہے۔ جو شخص اس پاک ”یا کریم“ کو کثرت سے پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ جل شانہ اسے کریم النفس، نیک اخلاق اور خوش مزاج کر دیتا ہے۔ یہ اسم جمالی ہے اور اس کے اعداد ۷۷۷ ہیں۔

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

کبھی بکری کا دودھ دودھ لیا، کبھی آٹا گوندھ لیا ایسے کام ہمارے محبوب نے خود کئے تو یہ مرد کی بھی ذمہ داری کہ وہ گھر میں محبت و پیار کی ذمہ داری گزارے بلکہ ایک حدیث پاک میں آتا ہے کہ جو مرد اپنے اہل خانہ کے لئے کوئی چیز خریدتا ہے جیسے سبزی خریدی، گھر کا سامان خریدی کوئی ضرورت کی چیز خریدی جو مرد اپنے اہل خانہ کے لئے کوئی مال خریدتا ہے، سامان خریدتا ہے ضرورت کا اور لا کر اپنے گھر کے اندر رکھتا ہے، رکھتے ہی اللہ تعالیٰ اس کے ستر سال کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں تو نفلوں پر تو وہ عبادت اجر نہیں ملے گا جو یہاں ملے گا، اسی لئے شریعت و سنتوں سے ہمیں معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو جو راستہ جاتا ہے وہ جنگلوں اور زاروں سے ہو کر نہیں جاتا ان گلی کوچوں بازاروں سے ہو کر جاتا ہے۔

مشائخ نے ہمیں کیا بتلایا

ہم نے کسی کو ذکر واذکار کرا کے لو لے لنگڑے نہیں بنانا ہوتا کہ نہ ہاتھ کام کرتے ہیں، نہ پاؤں کام کرتے ہیں۔ ہمارے مشائخ نے اللہ رب العزت ان کو ہماری طرف سے جزا عطا فرمائے، ایسا اعتدال کا راستہ دکھایا کہ جو فراط و تفریط سے بچ کر سیدھا اللہ رب العزت تک پہنچنے والا تھا۔

تو گناہوں سے بچنا ہمارے اوپر لازم اور ذکر کا کرنا بھی ہمارے اوپر لازم آج ہم اٹنے کام کر رہے ہوتے ہیں جو کام کرنا ہے ذکر وہ تو کرتے نہیں ہیں اور جو کام نہیں کرنا چاہئے وہ کر رہے ہوتے ہیں، ہماری مثال اس بیمار کی سی ہے جو دوائی تو کھاتا نہیں اور نزلے زکام کا مریض ہو کر اچار کھاتا ہے، اب اس کا نزلہ کیسے ٹھیک ہوگا کرنے کا کام کر نہیں رہے اور نا کرنے کا کام کرتے پھر رہے ہیں اور اوو و غائف کیجئے گناہوں سے اپنے آپ کو بچائیے پھر دیکھئے اللہ رب العزت کی رحمت کیسے جوش مارے گی۔

ایک علمی نکتہ

اب ایک اور علمی نکتہ ذہن میں رکھئے کہ قرآن پاک میں تین لفظ استعمال ہوئے۔ ایک تو ظلم کا لفظ استعمال ہوا، ایک ظالم کا لفظ استعمال

فقہ ابواللیث سمرقندی کا قول

فقہ ابواللیث سمرقندی نے ایک عجیب بات لکھی فرماتے ہیں کہ جو عورت نماز پڑھے لیکن نماز میں اپنے خاوند کے لئے دعا نہ مانگے اس کی نماز اللہ رب العزت کی بارگاہ میں قبولیت نہیں پاتی، لکھنے والے فقہ ابواللیث سمرقندی فرماتے ہیں اس کی نماز قبولیت نہیں پاتی یا دوسرے لفظوں میں وہ یوں کہنا چاہتے تھے پریشان نہ ہوں کہ جو عورت نماز پڑھے گی اور اس نماز میں اپنے خاوند کے لئے دعا مانگے گی اللہ تعالیٰ اس کی نماز کو قبول فرمائیں گے، تو دیکھئے گھر میں محبت اور پیار کی زندگی گزارنے پر اتنا اجر اور یہی نہیں کہ یہ کام فقط عورت کو ہی کرنے ہیں، مردوں کے لئے بھی ان کے کرنے کی فضیلت ہے۔

آج کل کے صوفی

آج کل کے صوفیوں میں ایک عجیب بیماری دیکھی گئی کہ ذرا ذکر واذکار کرنا شروع کیا تو گھر کے کاموں سے جان چھڑاتے ہیں اور اسے توکل کے خلاف سمجھتے ہیں اور سمجھتے ہیں یہ تو کام ٹھیک ہی نہیں ہے، یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے۔

خدمت کی ایک بڑی مثال

دیکھئے حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ رب العزت کے پیغمبر ہیں اور ان کی اہلیہ امید سے ہیں اور وہ ان کے لئے آگ ڈھونڈنے کے لئے نکلے اور اپنی اہلیہ سے فرماتے ہیں (إِنِّي كُنْتُ مِنْهَا بِقَبَسٍ أَوْ أَجْذُ عَلَيَّ النَّارِ هُدًى) تو وقت کے نبی علیہ السلام بھی اپنی بیوی کے لئے آگ تلاش کرتے پھرتے ہیں، معلوم ہوا کہ کام کرنا یہ مرد کی ذمہ داری ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے اجر ملتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر کے کام کا ج کرنا اسی لئے نبی علیہ السلام گھر کے کاموں میں شریک ہوا کرتے تھے،

ہوا اور ایک غلام کا لفظ استعمال ہوا۔

اور ان تینوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کے تین نام ہیں۔ ظالم کے مقابلے میں غافل، ظالم کے مقابلے میں غفور، اور غلام کے مقابلے میں غفار، تو معلوم ہوا کہ ہم ظلم کی کسی بھی حیثیت میں ہیں ظالم ہیں، غلام ہیں، ظلم ہیں، کسی بھی حالت میں ہیں، ہمارے گناہ اللہ رب العزت کی رحمت سے زیادہ نہیں ہیں، پروردگار کی رحمت زیادہ ہے، اس نے ہر ہر درجہ کے مقابلے میں نام بتا دیا اور میرے بندے تو ظالم ہے۔ میں غافر ہوں، تو ظلم ہے میں غفور ہوں، تو غلام ہے تو میں غفار ہوں۔ اگر کوئی یہ کہے میں تیرے گناہوں کو معاف فرما دوں گا۔

رابعہ بصریہ کی کیفیت

رابعہ بصریہ اللہ کی نیک بندی ایک مرتبہ کہیں بیٹھی تھی کہ ایک آدمی بھنا ہوا مرغ کھا رہا تھا، انہوں نے جب دیکھا تو روناشروع کر دیا وہ آدمی سمجھا کہ بھوک لگی ہے اور یہ چاہتی ہیں کہ مجھے بھی کھانا دیا جائے تو اس نے پوچھا جی آپ کھانا چاہیں گی فرمانے لگی نہیں میں اس لئے نہیں رو رہی کسی اور بات پر رو رہی ہوں۔ انہوں نے پوچھا کہ وہ بات کیا ہے فرمانے لگی میں اس بات پر رو رہی ہوں کہ جانور جب آگ پر بھجنتے ہیں تو ان کو پہلے مار دیا جاتا ہے، مرے ہوئے جانور کو بھونتے ہیں میں قیامت کے دن کو سوچ رہی ہوں جب زندہ انسانوں کو آگ میں ڈال کر بھون دیا جائے گا میں نے بھنے ہوئے مرغ کو دیکھا مجھے قیامت کا دن یاد آ گیا، مجھے وہ رات یاد آگئی کہ جس کی صبح کو قیامت ہوگی کہ اے بندے تو بھنے ہوئے مرغ کھانے کا عادی ذرا کھاتے ہوئے سوچا کریں، مزے مزے سے کھاتے ہیں سوچا کریں کہ ہم اس گوشت کو جو بھون کر کھا رہے ہیں تو ہم نے اسے مار کر بھونا اور ہم اگر گناہ کریں گے تو فرشتے ہم زندوں کو بھونیں گے، زندوں کو اوندھے منہ ڈالیں گے، زندوں کو بھون دیا جائے گا اس لئے گناہوں سے بچنا ہمارے لئے ضروری اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَلَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتٍ كَيْفَ هِيَ رَبُّهُ سِوَاكَ رُبَّمَا سَمِعْتَهُ لَقَدْ كَفَرَ اَمْ لَمْ يَكُنْ يَفْقَهُ بَرْهَنَ رَبِّهِ لَئِنْ لَمْ يَنْصَرِفْ لَعَلَّاهُ يَكْفُرْ اَمْ لَمْ يَكُنْ يَفْقَهُ بَرْهَنَ رَبِّهِ لَئِنْ لَمْ يَنْصَرِفْ لَعَلَّاهُ يَكْفُرْ اَمْ لَمْ يَكُنْ يَفْقَهُ بَرْهَنَ رَبِّهِ لَئِنْ لَمْ يَنْصَرِفْ لَعَلَّاهُ يَكْفُرْ

والے گھر میں جائے گا اور کافر ہوگا تو جہنم والے گھر میں جائے گا، اسی لئے کافر کو موت کے وقت جنت کا گھر دکھاتے ہیں اگر تو ایمان والا ہوتا تو تیرے لئے یہ گھر تھا لیکن اب تجھے یہ نہیں دیا جائے گا پھر اسے جہنم کا گھر دکھاتے ہیں تو معلوم ہوا کہ ہر انسان کے دو گھر بنے ہوئے ہیں کون کون سے ایک جنت میں اور ایک جہنم میں، ایمان والوں کو گھر ملیں گے جنت میں اور کافروں کو چونکہ جہنم میں ملیں گے لہذا ان کے جو جنت کے مکان بچیں گے اللہ تعالیٰ کفار کے ان مکانوں کو ایمان والوں میں تقسیم فرما دیں گے، ہر ہر ہومن کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ دو مکان عطا فرمائیں گے۔ وَلَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتٍ كَيْفَ هِيَ رَبُّهُ سِوَاكَ رُبَّمَا سَمِعْتَهُ لَقَدْ كَفَرَ اَمْ لَمْ يَكُنْ يَفْقَهُ بَرْهَنَ رَبِّهِ لَئِنْ لَمْ يَنْصَرِفْ لَعَلَّاهُ يَكْفُرْ اَمْ لَمْ يَكُنْ يَفْقَهُ بَرْهَنَ رَبِّهِ لَئِنْ لَمْ يَنْصَرِفْ لَعَلَّاهُ يَكْفُرْ

اللہ کے دو پیارے نام

اللہ تعالیٰ کے دو نام ہیں، ایک ہے ”حنان“ اور ایک ہے ”منان“ ذرا ان کے ترجمہ پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

ایک نام ہے ”حنان“

اور دوسرا نام ہے ”منان“

”حنان“ کہتے ہیں کہ اگر کوئی کسی سے اعراض کرے تو وہ اعراض کرنے والے کو اپنی طرف متوجہ کرے، جیسے ماں حنانہ ہوتی ہے کہ بیٹا اس سے روٹھ جاتا ہے تو اسے ماں مناتی پھرتی ہے، چھوٹا بیٹا روٹھ گیا ماں مناتی ہے تو حنان کا کیا مطلب؟ کہ اگر اس سے کوئی اعراض کرے تو وہ اس بندے کو اپنی طرف متوجہ کرے کہ بھی آؤ اب دیکھئے ماں سے بچ روٹھتا ہے تو ماں کہتی ہے چل تجھے فلاں چیز دوں گی اب یہ اسے اپنی طرف متوجہ کر رہی ہے، اچھا کئی دفعہ پیار سے متوجہ کرنا ہوتا ہے، کئی دفعہ ڈرا ڈرا کر متوجہ کرنا ہوتا ہے، کہتی ہے اچھا تو ذرا گھر سے باہر قدم رکھ میں تجھے تھپڑ لگاؤں گی، اب بچ پھر ماں کے پاس رہتا ہے، اصل میں محبت تھی کہ دور نہ جائے باہر کسی دوسرے کے ہاتھ میں نہ آ جائے، دھمکا دیا کہ تھپڑ لگے گا اگر باہر نکلے اصل مقصد تھا قریب آنا، اللہ تعالیٰ بھی حنان ہیں، اپنے بندوں کو قریب کرنا چاہتے ہیں اور یہ قریب کرنے کے دو طریقے

معافی مانگیں گے، پروردگار ہماری توبہ کو قبول فرمائیں گے، رب کریم بڑے رحیم ہیں ان کو تو حیا آتی ہے اپنے بندوں کو عذاب دیتے ہوئے۔

ایک حدیث جو بخشش کا ذریعہ بنی

یحییٰ بن اکثم کا مشہور خواب ہے کہ ان کو کسی نے خواب میں دیکھا، ان کا واقعہ ہے، پوچھا حضرت آگے کیا بنا فرمایا کہ اللہ رب العزت کے حضور میری بخشش ہوئی اور مجھ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یحییٰ تم میرے پاس کیا لائے ہو، میں نے کہا کہ یا اللہ میرے پاس ذخیرہ تو کچھ نہیں لیکن ایک حدیث میں نے سنی ہوئی ہے۔ پوچھا کنسی حدیث کہ اللہ میں نے اپنے فلاں استاد سے معمر سے سنا، انہوں نے ظہری سے سنا، انہوں نے عروہ سے سنا اور انہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہ سے سنا اور جبرائیل علیہ السلام نے آپ سے سنا کہ آپ نے فرمایا جب کوئی میرا بندہ کلمہ گوہو حتیٰ کہ اس کے بال سفید ہو جائیں اور اس حال میں میرے سامنے اسے پیش کر دیا جائے اس کے سفید بالوں کو دیکھ کر مجھے حیا آتی ہے اور میں ایسے بندے کو عذاب نہیں دیا کرتا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم نے بھی ٹھیک سنا، فلاں نے بھی ٹھیک کہا اور ہم نے بھی سچ کہا مجھے حیا آتی ہے۔ یحییٰ تیرے سفید بالوں کو دیکھ کر میں نے جہنم کی آگ کو تیرے اوپر حرام کر دیا تو جو پروردگار اتنا کریم ہو، سفید بالوں پر حیا فرماتا ہو، حتان بھی ہو، منان بھی ہو، پھر ہم کیوں نا اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور اپنے پروردگار سے اپنے گناہوں کے اس بوجھ کو دور کروائیں۔ (باقی آئندہ)

☆☆☆☆

☆ اگر آپ کے بدن میں یا گھر کے افراد میں ہر وقت بیماری رہتی ہے اور اس بیماری کی وجہ سے آپ کا بہت وقت بھی خراب ہوتا ہے اور مالی نقصان بھی ہوتا ہے تو ہر روز ظہر کی نماز کے بعد ۸۱ مرتبہ اَللّٰهُ الْغَفُوْرُ الشَّکُوْرُ پڑھیں۔

☆ اگر شوہر اور بیوی ایک دوسرے کو چاہتے ہیں تو بہت ہیں لیکن پھر بھی گھر میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑا رہتا ہے، گھر میں بے سکونی کی فضا رہتی ہے تو دونوں ہر نماز کے بعد ۸۱ مرتبہ اَللّٰهُ الْغَفُوْرُ الشَّکُوْرُ پڑھیں۔

ہیں کبھی کبھی تو اپنی رحمتیں دیدیتے ہیں، نعمتیں دیدیتے ہیں اپنی طرف سے اس کو خوشیاں دیتے ہیں تو ان خوشیوں کی وجہ سے وہ بندہ اپنے رب کا شکر گزار بن جاتا ہے، یہ بھی اللہ تعالیٰ کا کھینچنے کا طریقہ ہے۔

اور کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بندے کو اگر مال دیدیا جاتا ہے بندہ اور زیادہ باغی ہو جاتا۔ دَلُوْا بِطَلَبِ اللّٰهِ اِلٰی رِزْقِ لِحَاجَتِہٖ لَکُمْ اَلٰی فَلَاحِی۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ بندوں کے رزق کو وسیع کھدیتے یہ زمین کے اندر باغی بن جاتے تو باغی کے لئے رزق کی فراوانی ٹھیک نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ ان کو رنج دیتے ہیں، پریشانی دیتے ہیں، کوئی ان کا دشمن بنا دیتے ہیں جو پریشان رکھتا ہے تاکہ وہ پریشان ہو کر میری بارگاہ کی طرف متوجہ ہو تو یہ پریشانیاں اس لئے بھیجی جاتی ہیں، اے میرے بندے تو بھول گیا تو اپنے رب کی طرف متوجہ ہو قرآن ہو جائیں اس پروردگار کی رحمت پر کہ جو اپنے بندوں کو پریشانیوں کی زنجیروں میں باندھ باندھ کر اپنی جناب کی طرف کھینچ رہا ہوتا ہے تو حتان کہتے ہیں کہ اگر اس سے کوئی اعراض کرے تو وہ اس کو اپنی طرف متوجہ کرے۔

اور منان کہتے ہیں اس کو جو سوال کرنے سے پہلے بندے کو عطا کر دے یہ منان ہوا۔ ”من“ کا مطلب احسان، اب مانگا اور دیا تو یہ کونسا احسان ہوا یہ تو دنیا داروں کا احسان ہے کہ مانگنے پر دیا اور احسان تو وہ ہوتا ہے کہ بن مانگے دے تو منان کہتے ہیں، جو سوال سے پہلے بندے کے ارادے کو دیکھ کر اس کو عطا کر دے، زبان سے کہلواتے ہی نہیں تو اللہ تعالیٰ حتان بھی ہیں، منان بھی ہیں۔ یعنی اگر بندہ گناہ گار بنے گا اللہ تعالیٰ اپنی طرف متوجہ بھی کریں گے اور اگر توبہ کی نیت کرے گا تو زبان سے الفاظ کہنے سے پہلے گناہوں کی مغفرت فرمادیں گے۔ اس لئے جب کوئی انسان یا حتان یا منان کہہ کر دعا کرتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتے ہیں، اے میرے فرشتو! یہ بندہ کس کو پکار رہا ہے وہ کہتے ہیں اے اللہ یہ حتان اور منان کو پکار رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ پھر پوچھتے ہیں اے فرشتو! میرے علاوہ بھی کوئی حتان اور منان ہے، فرشتے کہتے ہیں پروردگار تیرے سوا نہ کوئی حتان ہے نہ کوئی منان ہے، یہ فقط تیری ہی مغفرت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب اس نے میرے وہ نام لئے جو صفت کسی غیر میں نہیں اور مجھے پکھلا میں تمہیں گواہ بنانا ہوں، میں نے بندے کی توبہ کو قبول فرمادیا تو ہم حتان اور منان کے لفظوں سے اللہ سے

حضرت امام غزالیؒ

دنیا کے عجائب و غرائب

ارشاد خداوندی ہے۔

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَنْبَتَا بِهِ حَبَائِقَ ذَاتٍ بِهَيْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُنبِتُوا شَجَرَهَا ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الْقَوْمِ يَعْدِلُونَ ۝

”یعنی کیا وہ ذات بہتر نہیں ہے جس نے آسمان و زمین کو بنایا اور اس نے آسمان سے پانی برسایا، پھر اس پانی کے ذریعہ ہم نے رونق دار باغ اگائے ورنہ تم سے ممکن نہ تھا کہ تم ان باغوں کے درختوں کو اگاسکو، اب بتلاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا اور کوئی معبود ہے بلکہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ اوروں کو خدا کے برابر ٹھہراتے ہیں۔“

زمین پر اگنے والی نباتات کو دیکھئے، اول تو ان کا خوش کن دلپذیر دلبامنظر اور ان کی خوشنمائی و تروتازگی کیا کچھ کم ہے جس کی نظیر دنیا کی کوئی شے پیش نہیں کر سکتی۔

پھر غور کیجئے کہ جناب باری نے ان میں کیا کیا منافع رکھے ہیں؟ کیا کیا مزے ان کو عطا کئے ہیں، کیا کیا خوشبوئیں ان کو مرحمت فرمائی ہیں اور دوسرے نہ معلوم کیا کیا مقاصد ان سے حل فرمائے ہیں، جن کا کوئی شمار نہیں، پھر نباتات کی بقا کے لئے بیج اور گٹھلی پیدا کی، درختوں میں پھل لگائے جن میں انسان کے لئے غذائیت بھی رکھی اور لذت بھی، ان ہی سے جانوروں کے لئے چارہ نکالا۔ جلانے کے لئے لکڑی پیدا کی، عمارتیں بنانے کے لئے بڑے شہیر دیئے اور کشتیاں بنانے کے لئے بھی لکڑی انہی درختوں سے حاصل کی گئی، نیز درختوں کے پتوں پھولوں، جڑوں، تنوں، شاخوں، ٹہنیوں اور گوندوں میں بے شمار مصلحتیں ہیں اور ان گنت ان سے کام نکلتے ہیں۔

سوچئے اگر آپ کو پھل یوں ہی زمین پر مل جاتے اور درختوں پر نہ لگتے تو ہماری زندگی کے کتنے کاموں میں رخسہ پڑ جاتا، نہ عمارت کی لکڑی

ملتی نہ جلانے کا ایندھن دستیاب ہوتا نہ جانوروں کو چارہ نصیب ہوتا، بس پھلوں سے غذائیت ہی ملتی اور ہم بہت سے مقاصد کھو بیٹھتے، پھر دیکھئے کہ قدرت نے بیج میں کیا برکت رکھی ہے کہ ایک دانہ سے سوا اور اس سے بھی زائد دانے پیدا ہوتے ہیں اور اس زیادتی اور برکت میں حکمت یہ ہے کہ پیدا شدہ غلہ کو اپنی غذا بھی بنائیں اور جو بیج بچ رہے ضروری امور کے لئے اس کو ذخیرہ کریں، نیز آئندہ کاشت کے لئے اس کو جمع رکھیں۔

اس کی مثال ایسی ہے کہ مثلاً کوئی بادشاہ ایک شہر آباد کرے اور اہل شہر کو غلہ دے کہ وہ کچھ اس میں سے یونیں اور کچھ کو غذا میں استعمال کریں، یہاں تک کہ کاشت تیار ہو، بس یہی مصلحت اللہ تعالیٰ نے اپنے سارے بندوں کے ساتھ ملحوظ فرمائی اور ان کے حالات کی درستی کی، یہی حال درخت اور کھجور کا ہے کہ یہ ایک گٹھلی سے لگتے ہیں اور ان کے پھلوں میں سیکڑوں گٹھلیاں لگتی ہیں۔ اسی مقصد کے تحت کہ بندگان خدا کچھ کھائیں کچھ دیگر مقاصد کے لئے رکھ چھوڑیں اور اس سے بھی فاضل جو رہے اس سے اور درخت اور کھجور اگائیں تاکہ پیداوار کا سلسلہ نہ ٹوٹ جائے اور درختوں کی انواع نہ ختم ہو جائیں۔ اگر درختوں کی پود کا سلسلہ اس طرح نہ چلے تو خشک سالی کی طرح درختوں کے بدل ملنا بند ہو جائیں۔ غور کیجئے غلہ کے دانے پیدا ہوتے وقت کیسے تھیلیوں میں بند نکلتے

ہیں، یہ اس غرض سے کہ پکنے کے وقت تک یہ جانوروں اور پرندوں کی دستبرد سے محفوظ رہیں، بالکل جس طرح بچہ تھیلی میں بند پیدا ہوتا ہے اور بعض غلے ایسے پیدا ہوتے ہیں کہ ان کے سروں پر سخت قسم کے چھلکے برچھے نما لگے ہوتے ہیں تاکہ ان کے ذریعہ پرندوں کی نقصان رسانی سے حفاظت ہو سکے، ملاحظہ کیجئے کہ قدرت نے غلوں اور پھلوں کی کیسی حفاظت فرمائی تاکہ حیوانات اور پرندوں کو کھانے یا ان کو خراب کرنے کا موقع نہ مل سکے حالانکہ پیداوار میں ان جانوروں کا بھی حق ہے لیکن

انسان کی حاجت چونکہ ان کی حاجت سے مقدم ہے اس لئے انسان کے ہاتھ میں پہنچنے تک قدرت ہر چیز سے حفاظت کرتی ہے۔

درختوں کی پیدائش بھی پر از حکمت ہے، یہ چونکہ حیوانات کی طرح برابر اور ہمیشہ غذا کے محتاج رہتے ہیں اور حرکت کی ان میں طاقت نہیں کہ چل پھر کر یہ اپنی روزی حاصل کریں، نہ ایسے کوئی آلات ہیں کہ غذا خود بخود ان تک پہنچ جائے، لہذا ان کی جڑیں زمین میں گڑی ہوئی پیدا ہوئیں تاکہ زمین سے پانی جڑوں کو بھی پہنچے اور اوپر تھنے شاخوں، ڈالیوں، پتوں اور پھلوں کو بھی۔ یوں زمین گویا ان درختوں کے لئے ایک شفیق ماں کی طرح ہوئی جو جڑوں کے منہ میں ہر وقت غذا کا لقمہ پہنچاتی رہتی ہے اور یہ جڑیں حیوانات کے بچہ کے مانند زمین سے پانی کی غذا چوستی ہی رہتی ہیں۔ خیموں اور ڈیروں کو دیکھئے کہ ارد گرد کی رسیوں سے کیسے ٹھہرے ہوئے ہیں اور کسی طرف بھی نہیں جھکے۔

بس اسی طرح درختوں کی جڑیں زمین میں چاروں طرف پھیلی ہوئی ہیں جو ان کو گرنے یا جھکنے سے روکے ہوئے ہیں، اگر یہ جڑیں نہ ہوں تو بلند درختوں کا زمین پر کھڑا رہنا غیر ممکن ہو جائے، خصوصاً آندھیوں میں اللہ تعالیٰ کی حکمت کو دیکھئے کہ پہلے ایک مصلحت کی بنیاد ڈالی، پھر لوگوں نے بھی اپنے کاروبار میں قدرت کی پیروی کی اور خیموں میں وہی درختوں کی شکل قائم کی۔

پتوں کو ملاحظہ کیجئے کیسی حیران کن بناوٹ ہے، رگوں کی طرح ایک جال اس میں پھیلا ہوا ہے، بعض نیس موٹی لمبی اور چوڑی ہیں اور بعض بہت باریک ہیں جو انہی موٹی نسوں کے ساتھ بناوٹ میں آگئی ہیں۔ اگر یہ کاریگری انسان کے ہاتھ سے وجود میں آتی تو شاید ایک پتہ بنانے کے لئے مدت چاہئے تھے اور پھر اس کے لئے بہت سے آلات اور جد و کد درکار ہوتی، لیکن قدرت کی طاقت کو دیکھئے کہ تھوڑی سی مدت میں نرم اور پہاڑی زمین غرض زمین کے چپے چپے کو بغیر کسی آلہ یا اوزار کے پتوں سے بھر دیا، پتے میں یہ جو باریک باریک نیس ہیں یہ پتے میں غذا پہنچانے کا کام کرتی ہیں، جس طرح انسان کے بدن میں رگیں ادھر ادھر خون دوڑاتی ہیں اور یوں انسانی وجود کو قائم رکھتی ہیں اور جو موٹی نیس ہیں وہ پتے کو مضبوط اور سخت رکھتی ہیں اور اس کو ٹوٹنے ٹکنے سے بچاتی ہیں۔

پھر گٹھلی کے فلسفہ کو سمجھئے!

وہ اس لئے پیدا کی گئی ہے کہ اگر درخت اُگانے کے لئے کوئی گٹھلیاں نہ رہیں ہوں یا اگر وہ بوئی گئی ہوں مگر کسی آفت سے وہ تلف ہو گئی ہوں تو ان تازہ گٹھلیوں کو کام میں لایا جائے لہذا یہ گٹھلیاں قیمتی اشیاء کی طرح جگہ جگہ بکثرت جمع کر دی گئی ہیں۔ اس مصلحت سے کہ اگر ایک جگہ گٹھلیاں کسی آفت سے خراب ہو جائیں تو دوسری جگہ دستیاب ہو سکیں۔ گٹھلی میں یہ بھی مصلحت ہے کہ وہ پھل کی نرمی کو تھامے رکھتی ہے اور اس کو آزار سے بچاتی ہے۔ اگر گٹھلی پھل میں نہ ہوتی تو پھل میں آفت جلد اثر کرتی اور پکنے سے پہلے ہی وہ کسی آزار کا شکار ہو جاتا، نیز بعض پھلوں کی گٹھلیاں کھائی بھی جاتی ہیں اور ان سے تیل بھی نکالا جاتا ہے اور دوسرے کاموں میں بھی لائی جاتی ہیں اور ان کے اوپر جو گودا بالذت و مزہ اور نفع پیدا ہوا ہے وہ تو پھر بے بدل ہے اور سراسر عنایت پروردگار ہے۔

ملاحظہ کیجئے کہ جس طرح نطفہ میں قدرت نے انسان کی پیدائش کا مادہ رکھا ہے اسی گٹھلی میں درخت کی پیدائش کی صلاحیت و دیعت فرمائی ہے مگر یہ معلوم کرنا کہ وہ کیسے اور کہاں پوشیدہ ہے اس کا علم بس اللہ تعالیٰ ہی کی ذات کاملہ کو ہے۔

قدرت نے گٹھلی کی حفاظت دو طریقے سے فرمائی، ایک یہ کہ اس کو سخت پیدا کیا، دوسرے یہ کہ اس پر حرید احتیاط کے لئے ایک جھلی لپٹی کہ اگر وہ زمین پر گرد میں گر بھی جائے تو یک بیک خراب نہ ہونے پائے اور اگر اس کو آئندہ کاشت تک رکھا جائے تو بوسیدہ نہ ہو، کیوں سمجھئے کہ گٹھلی کے باہر کا چھلکا گٹھلی کے لئے ایک صندوق ہے اور یہ اس میں ایک قیمتی شے کی طرح رکھی ہوئی ہے، گٹھلی جب زمین میں ڈالی جاتی ہے اور اس کو پانی ملتا ہے تو گٹھلی میں جڑ پیدا ہوتی ہے اور اس میں ایک شاخ لگتی ہے، جیسے جیسے یہ شاخ بڑھتی ہے اسی قدر جڑ قوت پکڑتی جاتی ہے تاکہ درخت کو مضبوطی پہنچتی جائے اور جڑ ہی کے ذریعہ غذا شاخ تک پہنچتی ہے، یہاں تک کہ شاخ اپنی گوری شکل اختیار کر لیتی ہے، اس طرح شاخیں بڑھ بھی جاتی ہیں اور خود اپنی جڑوں کو ٹھہرا بھی سکتی ہیں۔

اس نظام سے جب درخت کی غذا اس کے بالائی حصوں تک پہنچتی ہے تو قدرت نہایت انصاف اور مناسبت سے اس کو ہر حصہ درخت پر تقسیم کر دیتی ہے۔ پتوں کو ان کے مطلب کی غذا ملتی ہے اور انہی نسوں کا

جائے اور اپنی تازگی کو بیٹھے توجہ دوسرے درخت لگانے کے کام میں آئیں، فرمان الہی ہے۔

وَسَجَرَةٌ تَخْرُجُ مِنْ طُورٍ سَيْنَاءَ تَنْبُتُ بِاللِّهْنِ وَصَبْنِ
لَا يَكْلَنُ ۝

”اور درخت جو کہ طور سینا میں بکثرت پیدا ہوتا ہے، اُگتا ہے تیل لئے ہوئے اور کھانے والوں کے لئے سالن لئے ہوئے۔“

خداوند قدوس نے پھر اور پانی کے درمیان صاف لذیذ اور نفع بخش تیل پیدا کیا، جس طرح دودھ کو گوبر اور خون کے درمیان سے نکالا اور شہد کی مکھی سے شہد مختلف رنگ کا اور لوگوں کے لئے شفا بخش فرمایا، نہروں کی گزرگاہوں پر جا کر کھڑے ہو جائیے، کیا گل گزار لگا ہے، یہ سب بندوں کے نفع کے لئے پیدا کیا ہے، عقل مند کے لئے ان سب میں کیسی کیسی عبرتیں اور نصیحتیں ہیں، کھجور کے درخت کو بھی ذرا نظر عبرت سے دیکھئے، پانی پہلے اس کی جڑ کو مضبوط کرتا ہے جو پورے درخت کو تھامے رکھتی ہے، پھر جب اوپر کی جانب چڑھتا ہے تو قدرت اس کو نہایت موزوں طریقے سے تقسیم کرتی اور پورے درخت کو غذا پہنچاتی ہے۔ (باقی آئندہ)

☆☆

دہلی میں

مکتبہ روحانی دنیا دیوبند کی مطبوعات

اور ماہنامہ طلسماتی دنیا

ایورسٹ نیوز پیپر ایجنسی

سے خریدیں

پتہ:

ذکر الرحمن

دکان نمبر 3، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی

موبائل 09811339440, 09013629195

جو جال بچھا ہوا ہے اس میں سے ہر اس اپنے مناسب غذا لے لیتی ہے، پھل اپنے مناسب غذا پالیتے ہیں اور اسی طرح چھلکے کھپٹے اور پھول وغیرہ، غرض ہر ایک چیز اپنے لائق غذا حاصل کر لیتی ہے، یہاں تک کہ پھل بڑھتے ہیں، مزے دار اور خوشبودار ہوتے ہیں، رنگ بھی ان کا جدا جدا اور مٹھاس اور لطافت بھی ان کی الگ الگ ہوتی ہے۔

پھر غور کیجئے کہ قدرت نے پھلوں سے پہلے پتے اُگائے اس مصلحت سے کہ پھل شروع میں بہت کمزور اور نازک ہوتا ہے، وہ سورج کی گرمی اور ہوا کے جھوکے برداشت نہیں کر سکتا لہذا پتے پیدا ہو کر پھل کو اپنے اندر چھپا لیتے ہیں لیکن بالکل نہیں چھپاتے بلکہ دھوپ اور ہوا کے لئے فاصلے چھوڑتے ہیں کیوں کہ پھل کو دھوپ اور ہوا کے بغیر چارہ بھی نہیں کیوں کہ اسی دھوپ اور ہوا سے تو پھل گلنے مرنے بوسیدہ اور خراب ہونے سے بچتا ہے۔

نیز دیکھئے کہ خالق عالم نے درختوں، پھلوں اور پھولوں کو رنگ شکل مزے اور بو میں کیسا مختلف رکھا کہ یہ کسی صفت میں بھی ایک دوسرے سے نہیں ملتے یہ شکل میں لمبے بھی ہیں اور چھوٹے بھی، زبردست بھی ہیں اور کمزور و نازک بھی، رنگ میں یہ سرخ و سفید بھی ہیں اور زرد و سبز بھی اور رنگ زیادتی اور کمی میں بھی مختلف ہیں، بعض گہرے رنگ کے بعض ہلکے رنگ کے اور کچھ درمیانی، مزے میں یہ میٹھے اور کٹھے بھی اور کٹھے میٹھے اور کڑے بھی، اسی طرح ان کی خوشبو میں رنگ برنگ اور قسم قسم کی ہیں۔ قرآن پاک میں ان سب صفات کا بیان بڑے پاکیزہ پیرایہ میں آیا ہے کہ اس سے دلوں کو سرور ملتا ہے اور یہ نکتہ سچ کے لئے پوشیدہ راز کھولتا ہے۔

خود غور کیجئے قدرت کی ان گل کاریوں پر جب انسان کی نظر پڑتی ہے تو ایک ہی نگاہ دلوں کے رنگ دھودیتی ہے اور دلوں کو بے پناہ فرحت بخشی ہے اور ایک خوشکن منظر سے روح میں تازگی پیدا کرتی ہے پھر نہ معلوم قدرت نے ان میں اور کیا کیا نفع اور فائدے پوشیدہ فرمائے ہیں جن کی کوئی حد و شمار نہیں۔

بعض پھل پھول ایسے ہیں کہ ان سے دلوں کو تقویت پہنچتی ہے، بدن کو غذا پہنچا کر زندگی کو قائم رکھتے ہیں، پھر کھاتے وقت جو لذت اور مٹھارہ ملتا ہے وہ تو ہے ہی، پھل میں بیج اور گٹھلی پیدا ہوئی کہ اگر پھل سوکھ

مستقل عنوان

حسن البہاشی فاضل دارالعلوم دیوبند



ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال پٹرن کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)



باموکل عمل کی اجازت

سوال از: عبدالحی

حضرت میں ”طلبائے روحانیت“ کے پورے اعمال اور شرائط کے ساتھ پورا کر چکا ہوں، اکل حلال اور صدق مقال کی بھی پابندی کر رہا ہوں۔ حضرت میں اب سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيمٍ کا عمل کرنا چاہتا ہوں، اجازت اور رہنمائی چاہتا ہوں، اجازت آپ نے بوقت ملاقات دی ہے اب رہنمائی چاہتا ہوں۔ حضرت میں نے بہت کوشش کی روحانی تقویم سے مدد لی مگر اتوار اور مثبت مہینہ میں تثلیث نہیں ملی، شاید مجھے صحیح اندازہ نہیں ہو رہا ہے اس لئے حضرت میں آپ سے عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ میں جو مذکورہ عمل کرنا چاہتا ہوں۔ آپ سے التجا ہے کہ مثبت مہینے اور اتوار، تثلیث کی رہنمائی اور نشاندہی فرمادیں اور خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ جو عمل میں کرنا چاہتا ہوں وہ بھجوا رہا ہوں اس کو دیکھ لیں اور اجازت مرحمت فرمادیں۔

سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيمٍ کی

ریاضت اور موکل کی تسخیر

ترکیب یہ ہے کہ اتوار کے دن سے روزے شروع کر کے چالیس روزے پوری شرائط ریاضت سے رکھے اور روزانہ آیت مذکورہ ۴۳۲ بار

پڑھے، رات کو کم سوئے اور ایسی خلوت ہو کہ کسی کی آواز تک نہ آئے اور شب و روز بوقت عمل عود اور لوبان جلانے، کپڑے سفید اور پاک ہوں اور کم از کم تیسرے دن غسل کرے اور خوشبو لگائے، اس قسم کو نماز صبح اور چاشت اور مغرب کے بعد ایک ایک مرتبہ پڑھے، جب بیس دن گزر جائیں تو ایک موکل آ کر تجھ سے کہے گا اے شخص تجھ کو بیس دن ایسی سخت مشقت اٹھاتے گزر گئے اب تو اپنے آپ کو آرام دے اور اس قدر مال مجھ سے لے لے، اس کے کہنے کی طرف توجہ نہ کرنا چاہئے کتنا ہی وہ کہے مگر ہرگز قبول نہ کرے اور ذکر جاری رکھے، جب چالیس دن پورے ہوں تو تیرا خلوت خانہ نور سے معمور نظر آئے گا اور درود پوار پر تجھ کو آیت سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيمٍ لکھی ہوئی دکھائی دے گی۔

اس عرصہ میں اکثر اچھے اچھے خواب بھی دکھائی دیں گے اور ایک بادشاہ گھوڑے پر سوار جس کے گردا گرد خلق کثیر ہوگی، تیرے سامنے آئے گا، وہ بادشاہ السلام علیکم کہے گا، تجھے اس کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو جانا چاہئے، اس کے سلام کا جواب دے کر کہو جس طرح تم نے مجھ کو بزرگی دی ہے اللہ تم کو بزرگی دے، اے بادشاہ میں تم سے ایک نشانی مانگتا ہوں جس سے میں تم کو بوقت ضرورت بلا سکوں وہ تجھ سے عہد و پیمان لے کر ایک نشانی دے گا اور عہد اس طرح کے ہوں گے، جھوٹ نہ بولنا، گناہ نہ کرنا وغیرہ پھر جو تیری حاجت ہوگی اس کو وہ پورا کرے گا، عام اس سے وہ کیسی ہی مشکل اور دور دراز کا معاملہ ہو قسم محولہ بالا یہ ہے۔ اس کو روزانہ تین مرتبہ پڑھنا چاہئے۔

اللَّهُمَّ لَيْسَ فِي السَّمَوَاتِ ذَوَاتٌ وَلَا فِي الْأَرْضِ
عَمَرَاتٌ وَلَا فِي الْجِبَالِ مَلَزَاتٌ وَلَا فِي الْبَحَارِ قَطَرَاتٌ
وَلَا فِي الْعُيُونِ لَحَظَاتٌ وَلَا فِي النُّفُوسِ خَطَرَاتٌ إِلَّا وَهِيَ
بِكَ وَالْآثُ وَلَكَ شَاهِدَاتٌ وَفِي مُلْكِكَ مُتَحَيَّرَاتٌ
أَسْأَلُكَ بِتَسْخِيرِكَ لِكُلِّ شَيْءٍ أَنْ تُوَفِّقَنِي لِمَا يَرْضِيكَ
وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ التَّكْلَانُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا
بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ
وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ.

جواب

خوشی کی بات ہے کہ آپ نے کتابچے کی تمام ریاضتیں پوری کر لیں اور اس سے بھی زیادہ خوشی کی بات یہ ہے کہ آپ اکل حلال اور صدق مقال کا بھی اہتمام کر رہے ہیں جو دورِ حاضر میں ایک کرامت کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہماری رائے یہ تھی کہ اب آپ دوسرے کتابچے ”قلب قرآن“ کے وظائف پر بھی دھیان دیں، ان وظائف سے آپ کی روحانیت میں اضافہ ہوگا اور آپ کو روشن ضمیری کی دولت میسر آئے گی نیز آپ کو فن کی کتاب تحفۃ العالمین کا بھی مطالعہ کرنا چاہئے تاکہ آپ کو اس لائن کی تمام باریکیوں سے واقفیت ہو سکے، کیوں کہ روحانی عملیات کا سفر تہہ کرتے ہوئے علم نجوم، علم ساعات، علم الاعداد اور علم الحروف وغیرہ کا جاننا بھی ایک حد میں نہایت ضروری ہے۔

آپ نے ۱۴۳۷ھ کی روحانی تقویم کا بغور مطالعہ نہیں کیا، اسی لئے آپ مثبت مہینوں میں اتوار کے دن ستاروں کی نظر تثلیث پکڑنے میں ناکام رہے، اب اس سلسلہ میں آپ ۲۰۱۸ء کی روحانی تقویم کا مطالعہ کریں تو اس سلسلہ کی بے شمار دقتیں آپ کے ہاتھ لگ جائیں گی۔

یہ تو آپ جانتے ہی ہوں گے ہجری مہینوں میں چار مہینے مثبت مانے جاتے ہیں، ان مہینوں کو ثابت بھی کہتے ہیں، ثابت مہینے یہ ہیں، صفر، جمادی الاول، شعبان، ذی قعدہ۔

غالباً آپ کو نظر تثلیث کسی بھی ثابت مہینے میں اتوار کے دن درکار ہے، اگر آپ کی منشاء یہی ہے تو ۲۰۱۸ء میں ۲۲ شعبان کو بروز اتوار صبح ۶ بج کر ۲۵ منٹ پر قمر و مشتری کی تثلیث ہے، اس کے بعد ۲۹ شعبان کو بروز اتوار صبح ۳ بج کر ۳۳ منٹ پر شمس و زحل کی تثلیث ہے، اس کے

بعد ۲۹ رذی قعدہ بروز اتوار کو دن ۲ بج کر ۲۱ منٹ پر قمر و زحل کی تثلیث ہے۔ اس کے بعد ۷ اصرفر بروز اتوار کو شمس و زحل کی تثلیث صبح ۸ بج کر ۲۱ منٹ پر ہوگی۔ آپ ان اوقات اور ان تاریخوں کو اپنی ڈائری میں نوٹ کر لیں اور ان سے حسب منشاء فائدہ اٹھائیں۔

آپ نے سلام قولاً مِّن رَّبِّ رَحِيم کے عمل کی اجازت طلب کی ہے، ہماری طرف سے اجازت ہے لیکن آپ اس عمل کو اور طریقہ عمل کو بغور پڑھیں، اس عمل کی تمام شرائط کا لحاظ رکھیں، پرہیز کو بھی نظر انداز نہ کریں، وقت اور جگہ کی پابندی کو بھی ملحوظ رکھیں، بخورات کا بھی اہتمام کریں اور کامل یکسوئی اور یقین کے ساتھ اس عمل کو مقررہ دنوں تک جاری رکھیں، انشاء اللہ آپ کامیابی سے سرفراز ہوں گے۔

یہ بات یاد رکھیں عمل کوئی سا بھی ہوا اگر وہ بامؤکل ہے تو ہر روز رجال الغیب کا خیال رکھیں، کسی بھی دن رجال الغیب کا آئنا سامنا نہیں ہونا چاہئے، آپ کو اس بات کی کوشش کرنی ہے کہ رجال الغیب کی طرف ہمیشہ آپ کی پشت رہے وہ آپ کے روبرو نہ ہوں۔ تحفۃ العالمین میں رجال الغیب کی تاریخوں کا چارٹ دیا گیا ہے کہ کس تاریخ میں رجال الغیب کس سمت میں ہوتے ہیں، اس چارٹ کو روزانہ اپنے پیش نظر رکھیں ورنہ ناکامی یا رجعت کا خطرہ رہے گا۔ سلام قولاً مِّن رَّبِّ رَحِيم کا عمل بھی نقل کر دیا ہے تاکہ دوسرے شائقین بھی مکمل شرائط اور تمام قیود کے ساتھ اگر کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ ہم کسی کو بھی اجازت دینے میں کبھی بخل سے کام نہیں لیتے لیکن سب کی صلاحیتیں اور سب کی قسمیں ایک جہتی نہیں ہوتیں، ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کو اور دیگر جدوجہد کرنے والے حضرات کو کامیابیوں سے ہمکنار کرے آمین۔

سگے بھائی کا غم

سوال از: انوار عالم ادیب — آسنول (مغربی بنگال)
آپ کی ہدایت کے مطابق ۸/۷/۱۷ سے ”حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ“ روزانہ ۳۵ مرتبہ مع اول و آخر درود شریف ورد کر رہا ہوں۔
میرے موجودہ حالات یہ ہیں۔

نصیب ہوگا اور وہ اپنے غلط ارادوں میں ناکام ہو جائیں گے، لیکن کوئی موقع ملے ہی آپ اپنے گھر کی حفاظت کریں، بھائی کے ساتھ حتی الامکان شرافت کا معاملہ رکھیں لیکن اپنی آنکھیں کھولے رکھیں، یاد رکھئے کہ شریف ہونا خوش نصیبی ہے لیکن زیادہ شریف بننا بے وقوفی ہے۔

باتیں طالب علمانہ

سوال از محمد ارشاد

میراث نام محمد ارشاد ابن محمد ادریس ہے، میراثی نمبر ۱۳۹۰، ۲۰۱۲ء میں آپ سے وابستہ ہو کر روحانی سفر شروع کیا۔ حضور والا چند باتیں آپ کی خدمت عالی میں عرض گزار ہیں، یہ بتائیے کہ کیا دوران ریاضت پر ہیز کرنا بھی ضروری ہے حالانکہ کوئی پرہیز درج نہیں کیا گیا اور کیا بیوی سے صحبت بھی ترک کرنی پڑے گی۔

ریاضت نمبر ۴ شروع کیا ہے اس کے بعد حروف تجبی کی زکوٰۃ کا ارادہ رکھتے ہیں، یہ بتادیتے کہ منزل قمری کب سے شروع ہوگی اور کس دن سے حروف تجبی کی زکوٰۃ ادا کرنا شروع کروں اور اپنا کوئی خاص فون نمبر یا موبائل نمبر عنایت کریں، جلد آپ سے بات نہیں ہو پاتی ہے اگر وائس اپ چلاتے ہو وہ بھی نمبر عطا ہو اور کیا ہر نقوش کی زکوٰۃ کو عروج ماہ میں شروعات کرنا پڑے گا۔ برائے مہربانی جواب عنایت ہو۔

میں ماہنامہ طلسماتی دنیا کا رسالہ ہر مہینہ پڑھتا ہوں اس کے لئے رقم روانہ کر رہا ہوں۔ کیا ہر عمل میں جگہ کی پابندی ضروری ہے اس لئے کہ میں مدرسہ میں پڑھاتا ہوں تو ہر ہفتے میں گھر بھی جانا پڑتا ہے اس لئے جگہ کی پابندی بہت مشکل ہے، فی الحال ہم نے اپنے مصلے کو جگہ قرار دے کر جہاں جاتے ہیں، مصلے کو اپنے ساتھ لے جاتے ہیں اور وقت آنے پر جہاں عمل کا وقت ہو گیا وہیں پر مصلے بچھا کر عمل پڑھ لیتا ہوں تو کیا یہ میرا طریقہ صحیح ہے یا نہیں۔

جواب

بنیادی ریاضتوں کے دوران کسی طرح کے پرہیز کی ضرورت نہیں ہوتی، البتہ زبان کی حفاظت کرنی چاہئے اور زبان سے متعلق جتنی بھی خطائیں ہوں ان کو ترک کر دینا چاہئے، جیسے جھوٹ، غیبت، چغلی خوری، لعن طعن اور تہمت وغیرہ، اس کے ساتھ ساتھ صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے

۶۰ سالہ مجدد بھائی چند ماہ ساتھ کھانے کے بعد الگ ہوئے ہیں کھانے لگ گیا ہے، سمجھوں (اس کے اصحاب کو بھی) اس پر تعجب ہے، پتہ نہیں اس کے دماغ میں کیا چل رہا ہے، اپنے حصہ کے مکان پر قابض ہونے کے باوجود خرچ میں کسی طرح کی کوئی مدد نہیں کر رہا ہے (مثلاً بجلی کا بل، اور میونسپل ٹیکس وغیرہ) سے اسے کوئی دلچسپی نہیں، شریک دوستوں کے بہکانے پر میرے خلاف ایک محاذ کھول رکھا ہے۔ اس عمر میں یہ سب بہت تکلیف دہ ہے، آپ کے مشورے کا انتظار ہے، دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پریشانی سے نجات دے۔

جواب

اگر آپ کا بھائی مکان کے اپنے حصے پر قابض ہے تو اس کو آپ اپنے حصہ میں دخل اندازی مت کرنے دیجئے، اگر وہ ہوٹل میں کھانا کھا رہا ہے تو آپ اس کی خوشامد نہ کیجئے ورنہ وہ آپ کو کمزور اور بزدل سمجھنے لگے گا، جب کوئی بھی انسان خواہ وہ اپنا سا بھائی کیوں نہ ہو کم ظرفی پر اتر آئے تو پھر اس کے ساتھ نرم رویہ رکھنا اور اس کے ساتھ حسن سلوک کرنا قطعاً غلط ہے اور اس کو اور زیادہ خراب کرنے کی سبیل ہے۔ آپ کو اپنے مکان کی جو آپ کے حصہ میں آچکا ہے باقاعدہ حد بندی کر لینی چاہئے تاکہ آپ آگے کے خطرات سے اور بھائی کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رہیں۔ بھائیوں کے ساتھ رعایت اور محبت اسی وقت تک درست ہے جب وہ اس کی قدر کر رہے ہوں، اگر بھائی لوگ کم ظرفی اور نا انصافی پر اتر آئیں یا الٹی سیدھی حرکتیں کرنے لگیں تو پھر ان کے ساتھ محبت اور شرافت کا معاملہ ایک حماقت ہے یا پھر وہ شرافت ہے جو بزدلی کی کوکھ سے جنم لیتی ہے۔ اگر آپ چاہیں تو کچھ دنوں اور ان سے محبت اور نرمی کا برتاؤ کر سکتے ہیں لیکن اگر ان کے دل و دماغ میں کوئی سازش چل رہی ہے اور کچھ غلط قسم کے لوگ ان کی کمر تپتہ پانے میں مشغول ہیں تو پھر آپ کی نرمی اور محبت آپ کے بھائی پر منفی اثرات مرتب کرے گی اور وہ خود تمیں مار خاں سمجھنے کے خط میں مبتلا ہو جائے گا۔

آپ ”حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ“ کا وظیفہ جاری رکھیں اور اس کے ساتھ آیت کریمہ کا ورد روزانہ گیارہ سو مرتبہ پڑھنے کیا معمول بنائیں، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ اس وظیفہ کی برکت سے آپ کو بھائی اور اس کے یار دوستوں کی سازشوں سے چھٹکارا

بھی پرہیز کرنا چاہئے، کسی بھی انسان کی زبان و عمل میں تاثر اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب وہ اللہ کی نافرمانیوں سے دور رہے، شوگر کا مریض کتنی بھی دوا کھالے اگر وہ پرہیز نہیں کرے گا تو شوگر کنٹرول نہیں رہے گی، اسی طرح کوئی بھی مسلمان کتنی بھی عبادت کر لے اگر وہ گناہوں سے نہیں بچے گا تو اس کے اندر روحانیت پیدا نہیں ہوگی اور اس کا ایمان مضحل رہے گا، معلوم ہوا کہ کسی بھی ریاضت اور چلہ کشی کو موثر بنانے کے لئے ضروری ہے کہ انسان گناہوں اور اللہ کی نافرمانیوں سے دور رہے۔ دوران چلہ کشی بیوی سے صحبت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور آگے چل کر آپ جب دوسرے روحانی عملیات کا اہتمام کریں گے اس میں ہو سکتا ہے کہ آپ کو بہت سے پرہیز کرنے پڑیں، ان کا ابھی سے ذکر بے سود ہے۔

حروف تجوی کی زکوٰۃ اس وقت شروع کرنی چاہئے جب چاند منزل شرطین میں ہو اور چاند جب برج حمل میں ہوتا ہے تب وہ منزل شرطین میں ہوتا ہے۔ حروف تجوی کل ۲۸ ہیں اور چاند کی منزلیں بھی ۲۸ ہیں، پہلی منزل شرطین ہے اور آخری منزل رشا ہے، آپ کی آسانی کے لئے بعد میں آنے والی ان تاریخوں کی وضاحت کی جاتی ہے، جب چاند منزل شرطین میں داخل ہوگا آپ ان تاریخوں کو اور ان اوقات کو نوٹ کر لیں۔ ۱۴ اپریل صبح ۸ بج کر ۵۴ منٹ، ۱۱ مئی شام ۶ بج کر ۹ منٹ، ۸ جون رات ۲ بج کر ۵۴ منٹ۔ جس دن زکوٰۃ کی شروعات کریں صبح وقت پر کریں اس کے بعد کچھ آگے پیچھے ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ نقوش کی زکوٰۃ کو عروج ماہ میں ادا کرنا ضروری نہیں ہے لیکن اگر اس کا اہتمام کر لیں تو سونے پر سہاگہ ہے۔

جگہ اور وقت کی پابندی کرنے سے عمل میں قوت پیدا ہوتی ہے اس لئے حتی الامکان جگہ اور وقت کی پابندی کرنی چاہئے، مصلیٰ جگہ کے قائم مقام نہیں ہو سکتا اس لئے مصلے کو جگہ سمجھنے کی خوش فہمی کو ترک کر دیں، اللہ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو کامیابی سے ہمکنار کرے آمین۔

کیا پتھروں کا پیننا ناجائز ہے؟

سوال از: دلی گجرات حضرت ہمارے قریبی دارالافتاء میں طلسماتی دنیا کی وہ کنگج جو

راشی کے پتھر کے متعلق ہے آیا ہے اور سوال پوچھا گیا ہے کہ یہ صحیح ہے؟ میری مفتی صاحب سے زبانی بات ہوئی، انہوں نے ہی بتایا کہ اس طرح کا سوال آیا ہے، مفتی صاحب نے بتایا کہ مجھے دو ضعیف روایات ملی، عقیق پتھر کے فوائد کے متعلق، جواب تو میں نے پڑھا نہیں ہے لیکن مفتی صاحب بتا رہے تھے کہ اگر پتھر کو موثر حقیقی مان کر پہنا جائے تو صحیح نہیں ہے لیکن کرنے والی ذات اللہ کی ہے یہ مان کر پہننے میں کوئی حرج نہیں لیکن پتھر پہننے سے بچنا چاہئے کیوں کہ عموماً لوگ کارساز پتھر کو ہی سمجھ کر پہنتے ہیں۔

میں نے کہا مفتی صاحب دوا کے بارے میں کیا خیال ہے، عموماً لوگ اسے ہی کارساز سمجھتے ہیں۔

تو ہنس کر فرمانے لگے پتھر میں عقیدہ زیادہ بگڑتا ہے۔

یہ زبانی بات ہوئی، اس کا خلاصہ ہے کہ مجھے شرح صدر نہ ہوا، پتھر اور دوا میں کیا فرق ہے؟ کیسے عقیدہ خراب ہوتا ہے۔

جواب

ایک زمانہ وہ ہوا کرتا تھا جب مفتی صاحب بہت سوچ سمجھ کر اپنی زبان کھولا کرتے تھے لیکن یہ زمانہ وہ تھا جب مفتی بننے کے لئے بہت پاپڑ بیلنے پڑتے تھے۔ دارالعلوم دیوبند میں دو چار ایسے طالب علموں کو افتاء میں داخلہ ملتا تھا جو دورۂ حدیث میں اعلیٰ نمبروں سے پاس ہوئے ہوں لیکن آج کی تازہ ترین صورت حال یہ ہے کہ افتاء کی دوکانیں گلی گلی کھل گئی ہیں اور ہر سال سیکڑوں علماء مفتی بن کر پورے ملک میں پھیل رہے ہیں، یہ بے چارے اُس سوچ بوجھ سے قطعی محروم ہوتے ہیں جو کسی دور میں مفتی حضرات میں ہوا کرتی تھی، ایسے لوگوں سے اگر آپ کچھ پوچھیں گے تو اسی طرح کے جوابات دیں گے جو شرعی اور عقلی طور پر کمزور ہوں گے اور جن سے جہالت اور کم علمی کی بوا آتی ہوگی۔ دور اندیش اور صاحب تدبیر مفتی وہ ہوتا ہے کہ جس کا مطالعہ صرف درسی کتابوں تک محدود نہ ہو بلکہ اس نے ان تمام کتابوں کا مطالعہ کرنے کی بھی زحمت گوارہ کی ہو جو دین اسلام کے ان موضوعات سے تعلق بھی رکھتی ہوں، جو موضوع مدرسوں میں نہیں پڑھائے جاتے لیکن وہ موضوع انسان کی زندگی سے اور دین و شریعت سے تعلق رکھتے ہیں، کسی مفتی کا یہ کہہ کر بات ٹال دینا کہ مجھے دو ضعیف روایات عقیق پتھر سے متعلق ملیں اور اس کی روشنی میں انہوں نے

یہ فیصلہ صادر فرمادیا کہ اگر پتھر کو موثر حقیقی مان کر پہنا جائے تو صحیح نہیں ہے، کاش مفتی صاحب کو اس بات کی خبر ہوتی کہ دنیا کی کسی بھی چیز کو موثر حقیقی مان کر استعمال کرنا شرک ہے، خواہ وہ دوا ہو یا غذا، پتھر ہو یا تعویذ۔ اگر کوئی صاحب یہ سمجھتے ہوں کہ مجھے فلاں ڈاکٹر کا علاج ہی اس آتا ہے یا مجھے فلاں حکیم کی دوا ہی سے شفا نصیب ہوتی ہے تو یہ بھی شرک ہی ہے کیوں کہ ہر حالت میں اور ہر صورت میں شفا اللہ ہی دیتا ہے، شفا نہ کسی دوا سے ملتی ہے اور نہ کسی غذا سے۔ مفتی صاحب کی زبردستی دیکھئے کہ وہ اس بات کو مان کر بھی کہ اللہ تعالیٰ کو کرنے والی ذات مان کر اور یہ سمجھ کر کہ شفا اللہ ہی دیتا ہے اور فائدہ پہنچانے والی ذات اسی کی ہے، اس یقین کے ساتھ اگر کوئی پتھر پھین لیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن پتھر پہننے سے احترازی کرنا چاہئے۔ مفتیوں کی اس طرح کی سوچ دگر اللہ کے بندوں کو بھٹکتی ہے اور انہیں گمراہ کر دیتی ہے، یہ تو حید پرستی نہیں ہے بلکہ تو حید و سنت کے ساتھ اچھا خاصا ایک مذاق ہے، جن لوگوں نے انبیاء کی سیرتوں کا مطالعہ کیا ہو وہ بخوبی اس بات سے واقف ہیں کہ عقیق کی انگلی قریباً قریباً ہر نبی نے استعمال کی ہے۔ سورہ رحمن میں یا قوت اور مرجان کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم اپنے رب کی کس کس نعمت کی ناقدری کرو گے اور کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

اسلام تو تجربات زمانہ کو بھی اہمیت دیتا ہے اور ان غذاؤں اور دواؤں کو بھی جائز مانتا ہے جن کا ذکر قرآن وحدیث میں موجود نہ ہو لیکن ایک دنیا ان کی افادیت پر شاہد ہو تو اسلام اس کے استعمال پر کوئی پابندی نہیں لگاتا، شراب کا کھل بھی حرام ہے اور جزد بھی حرام لیکن انگریزی تمام دوائیں الکحل میں ڈبو کر انسانوں تک پہنچتی ہیں اور حد سے زیادہ تقویٰ اور پرہیزگاری کا ڈھونگ بچانے والے لوگ نہایت بے تکلفی کے ساتھ ان دواؤں کو کھاتے ہیں اور ذرا بھی نہیں جھجکتے۔ خود مفتی حضرات بھی ان دواؤں کو بے تکلف استعمال کرتے ہیں جب کہ امراض سے نجات پانے کے لئے اور بھی دوائیں دنیا میں موجود ہیں جو ذرات شراب سے پوری طرح محفوظ ہیں لیکن بات دراصل یہ ہے کہ ان مفتیوں کو جو چیز خود کو بھلی لگتی ہے اس کی وہ کوئی نہ کوئی تاویل کر لیتے ہیں اور جو چیز خود کو بھلی نہیں لگتی اس کے پیچھے لاشعری لے کر دوڑ پڑتے ہیں، اسی طرح کی باتوں نے، مفتی حضرات کی شخصیت کو بری طرح گھائل کیا ہے اور ان کے شرعی

جوابات کا وہ اعتبار نہیں رہا ہے جو کبھی ہوا کرتا تھا۔ ہم بھی دارالعلوم دیوبند کے فارغ ہیں اور ہمیں شرح صدر ہے کہ کسی بھی نگینہ اور پتھر کا استعمال اس یقین کے ساتھ کہ بحکم خداوندی یہ ہمیں فائدہ پہنچائے گا جس طرح بحکم خداوندی شونہ، نمیرہ، مروارید، نمیرہ ابریشم، شہد، بکونجی، زیتون، کھجور اور اصلی روغن وغیرہ بحکم خداوندی ہمیں فائدہ پہنچاتے ہیں، قطعاً جائز ہے۔ اللہ کی پیدا کردہ بے شمار نعمتیں ایسی بھی ہیں کہ جن کا ذکر قرآن میں ہے اور نہ احادیث میں لیکن ان میں اللہ نے کچھ نہ کچھ افادیت رکھی ہے اور ان کی افادیت میں کسی بھی صاحب عقل اور کسی بھی صاحب ایمان کو کوئی شک نہیں ہے، کسی بھی چیز کے بارے میں یہ سوچنا کہ اس سے ایمان کے بگڑنے کا خطرہ ہے، پرہیزگاری نہیں ہے بلکہ جاہلانہ قسم کا وہم ہے اور اس وہم سے اور اس طرح کی ریا کارانہ سوچ و فکر سے ہزار بار اللہ کی پناہ۔

بندش کا طریقہ

سوال از: (الضیاء)

گھر کے حصار کا بہتر طریقہ تفصیل سے بتا دیجئے کہ کیا پہلے جن آسب کو گھر سے نکالنا ہوتا ہے، اس کا کیا طریقہ ہے۔

کہتے ہیں کہ نکالنے بغیر حصار کر دیا جاتا ہے تو آسب جن اندر رہ جاتے ہیں نکل نہیں پاتے۔ ایک بار حصار کرنے کے بعد کب تک وہ مکان حصار میں رہتا ہے، کیا پھر کبھی حصار کرنا پڑتا ہے۔ کیا ایک گھر کے لئے دو تین مرتبہ حصار کرنا ہوتا ہے۔ آپ حضرات نے ایک سائل کے جواب میں فرمایا تھا، گھر کے حصار کے لئے دو تین مرتبہ آنا پڑے گا جو آپ کو مہنگا پڑ سکتا ہے، اس قسم کا مضمون تھا۔

جواب

گھر کی جو بندش کی جاتی ہے اس کا صحیح طریقہ یہی ہے کہ پہلے کسی بھی عمل سے جنات کو گھر سے نکالا جائے اس کے بعد گھر کی بندش کی جائے۔ اگر جنات کو نکالے بغیر کسی گھر کی بندش کر دی جائے تو پھر جنات گھر میں مقید ہی رہیں گے اور زیادہ نقصان پہنچائیں گے لیکن یہ عمل وہی عامل کر سکتا ہے جو اس سلسلہ کی پوری مہارت رکھتا ہو لیکن عملیات کی دنیا میں زیادہ تر ٹیپہ مجھے قسم کے لوگ کام کر رہے ہیں اور ستر فی صد اس لائن میں دھوکہ ہے، ایک سے ایک بڑا تاڑی خود کو تیس مار خاں ثابت کرتے

بہن کر بیت الخلاء، موت، میت کے گھر، قبرستان اور شمشان میں جاسکتے ہیں۔ تعویذات خراب تو نہیں ہو جائیں گے۔

جواب

تعویذ پر موسم جامہ یا مضبوط قسم کی پلاسٹک چڑھانے کے بعد جب کپڑا چڑھایا جاتا ہے تو پھر بے ادبی کا احتمال نہیں رہتا، لیکن بعض محتاط قسم کے علماء نے یہ فرمایا ہے کہ جو تعویذات قرآن حکیم کے حروف پر مشتمل ہوتے ہیں ان کو ناپاکی کی جگہ بہن کر نہیں جانا چاہئے لیکن جو تعویذات اعداد پر مبنی ہوں، ان کا کوئی پرہیز نہیں ہوتا، انہیں بہن کر نہیں بھی جاسکتے ہیں، البتہ بعض تعویذ ایسی جگہوں میں پہنچ کر بے اثر ہو جاتے ہیں اس لئے عالمین اپنے مریضوں کو احتیاط کرنے کی تاکید کرتے ہیں اور یہ تاکید کرتے ہیں کہ ایسی جگہوں پر جانے سے پہلے تعویذ اتار دیں اور واپس آنے کے بعد غسل کریں، پھر دوبارہ تعویذ گلے میں ڈالیں یا بازو پر باندھیں۔

سورۃ الم نشرح کی افادیت

سوال از: (ایضاً)

گزارش یہ ہے کہ سورۃ الم نشرح شریف کے فضائل و فوائد کیا ہیں، اس سورت کے پڑھنے کا طریقہ کیا ہے، کم سے کم تعداد کیا ہے اور زیادہ سے زیادہ تعداد کیا ہے، التجا ہے مکمل فضائل و فوائد اور طریقہ سے باخبر کریں۔

جواب

سورۃ الم نشرح کے بے شمار فوائد ہیں، اس سورت کے ورد کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس سورت کو روزانہ چالیس مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے تو اس کو شرح صدر کی دولت حاصل ہوتی ہے اور اس کا سینہ کشادہ ہو جاتا ہے اور ایک طویل مدت تک پڑھنے کے بعد کشف والہام کی بارشیں بھی قلب و اذہان پر برسے لگتی ہیں۔ اگر بارش کے پانی پر ۲۱ مرتبہ سورۃ الم نشرح پڑھ کر دم کر کے اس مریض کو پلائیں جس کے گردوں میں پتھری ہو، یہ پانی ۲۱ دن تک نہار منہ پلائیں تو اللہ کے فضل و کرم سے پتھری بھی پیشاب کے راستے باہر آ جاتی ہے اور یہ پانی گردے کی دیگر بیماریوں میں مفید ثابت ہوتا ہے۔ اگر ۲۱ مرتبہ عام پانی پر

ہوئے گھروں کی بندش کر دیتا ہے اور گھروالوں سے رقم اینٹھ لیتا ہے، اس کے بعد بھی جنات جوں کے توں اس گھر میں رہتے ہیں اور گھروالوں کو اذیت پہنچاتے رہتے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ گھروں کی بندش کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ سورۃ طارق کی آخری تین آیات ۴ میخوں پر ۲۱ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے انہیں گھر کے چاروں کونوں میں ٹھوک دیا جائے لیکن یہ عمل مؤثر تب ہی ثابت ہوگا جب عامل نے مذکورہ آیات کی زکوٰۃ ادا کر رکھی ہو اور قرآن حکیم کی کسی بھی آیت کی زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آیت کو تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ روزانہ پڑھ کر ۴۰ دن میں زکوٰۃ ادا کی جائے۔ ۴۰ دن میں پڑھنے کی تعداد سوالا کھ مرتبہ ہوگی، اس کے بعد پھر میخوں پر اکیس اکیس مرتبہ پڑھ کر گھر کے چاروں کونوں میں گاڑ دیں اور اس سے پہلے جنات کو گھر سے نکلانے کا کوئی عمل بھی کریں، جنات کو گھر سے نکلانے کے لئے متعدد طریقے عالمین نے تحریر کئے ہیں جو اجوائن، رائی اور سرسوں وغیرہ پر پڑھے جاتے ہیں اور تین دن پہلے انہیں گھر کے چاروں کونوں اور چاروں دیواروں کے نیچے بکھیرے جاتے ہیں، جن کی قوت عمل سے جنات گھر چھوڑنے پر مجبور ہو جاتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک مشکل ترین کام ہے جو ہر عامل کے بس کا نہیں ہے، لہذا جب اس طرح کا کوئی کام کرنا ہو تو کسی معتبر عامل کو تلاش کریں اور معتبر عامل کا ملنا کوئی مشکل بات نہیں ہے، تلاش کرنے سے جب خدا بھی مل جاتا ہے تو معتبر عامل کیوں نہیں مل سکتا، لوگ اس سلسلہ میں ہمیں بھی بلاتے ہیں لیکن مصروفیت کی وجہ سے ہم بار بار سفر کرنے سے قاصر رہتے ہیں، لہذا ہم بھی مشورہ دیتے ہیں کہ اپنے علاقہ کے کسی عامل سے یہ خدمت لے لیں، یوں بھی دور دراز سے کسی کو بھی مدعو کرنا پھر اس کا خرچ اٹھانا دقت طلب بات ہے، اس لئے ہم ہمیشہ یہی مشورہ دیتے ہیں کہ اس طرح کی خدمات کے لئے مقامی عالمین ہی کو ترجیح دیں اور دور دراز سے عالمین کو مدعو کرنے کی زحمت نہ کریں، اس میں بہت ساری دقتیں بھی برداشت کرنی پڑتی ہیں اور اچھے خاصے مصارف بھی۔

تعویذ خراب ہونے کا مسئلہ

سوال از: عبدالرشید نوری

گزارش یہ ہے کہ گلے میں نقش تعویذات ڈالے ہوئے ہیں انہیں

اور بخش شروع کر دوں، خط کا جواب ضرور عطا ہو۔

جواب

یہ سوچ کہ قرآن حکیم پڑھنے سے یا اللہ کا ذکر کرنے سے گھر میں پریشانیاں آتی ہیں، ایک شیطانی وسوسہ ہے، شیطان ہمارا سب سے بڑا اور سب سے طاقت ور دشمن ہے، یہ آسانی سے ہمیں گمراہ کر دیتا ہے اور ہمیں صراطِ مستقیم سے ہٹا دیتا ہے۔ ایک بات یاد رکھئے کہ جس گھر میں قرآن نہیں پڑھا جاتا اور جس گھر میں اللہ کا ذکر نہیں ہوتا تو وہ گھر اہل آسمان کو بالکل ویرانوں کی طرح محسوس ہوتا ہے، اور وہ گھر ایسے روشن دکھائی دیتے ہیں جیسے چاندنی رات میں چاند ستارے چمکتے نظر آتے ہیں جن میں قرآن حکیم کی تلاوت ہوتی ہے اور جن گھروں میں اللہ کا ذکر فکر ہوتا ہے۔ آپ کے شوہر کو جو یہ وہم ہو گیا ہے کہ پڑھنے پڑھانے سے ہماری تکلیفیں بڑھ رہی ہیں اور العیاذ باللہ قرآن حکیم کی تلاوت سے گھر میں بربادی آرہی ہے، محض ایک وسوسہ ہے اللہ کی پناہ ہزار بار اللہ کی پناہ۔ اپنے شوہر کو سمجھائیے کہ اس طرح کی گندی سوچ کی وجہ سے ایمان کے غارت ہو جانے کا خطرہ ہے، ان کو اس بات کی تاکید کریں کہ روزانہ ۲۱ بار صبح شام لا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ پڑھا کریں، انشاء اللہ شیطانی وسوسوں سے اور اٹنے سیدھے توہمات سے نجات مل جائے گی۔ یہ نقش کسی نمازی سے لکھوا کر کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گھر میں لٹکا دیں تو آپ کے اور شوہر کے حق میں بہتر ہوگا۔

۷۸۶

۳۷۸	۳۸۲	۳۸۵	۳۷۱
۳۸۳	۳۷۲	۳۷۷	۳۸۳
۳۷۳	۳۸۷	۳۸۰	۳۷۶
۳۸۱	۳۷۵	۳۷۴	۳۸۶

اس نقش کو اس رفتار سے پڑھیں۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۳	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

پڑھ کر دم کر کے کند ذہن بچوں کو صبح شام پلائیں تو ان کی کند چنی دور ہو جاتی ہے اور ان کی قوت حافظہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ اگر ہر فرض نماز کے بعد سورۃ الم نشرح سات مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالیا جائے تو قرض کی لعنت سے نجات ملتی ہے اور رزق کے دروازے ہر طرف سے کھل جاتے ہیں اور مال و دولت میں خوب خیر و برکت بھی ہوتی ہے اور وسائل میں وسعت پیدا ہوتی ہے۔ سورۃ الم نشرح کا نقش بھی حصول مال و دولت کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے اس لئے نقش نوچندی اتوار کو پہلی ساعت میں بنا کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے سیدھے بازو پر باندھیں تو حصول دولت کے لئے موثر ترین ثابت ہوگا اور حصول روزگار کے لئے بھی تیر کی طرح کام کرے گا۔ اس نقش کو گلاب و زعفران سے لکھیں یا ہری پینسل سے لکھیں، با وضو اور قبلہ رو ہو کر لکھیں تاکہ اس کی افادیت بڑھ جائے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۱۰۳	۳۱۰۷	۳۱۱۰	۳۰۹۶
۳۱۰۹	۳۰۹۷	۳۱۰۲	۳۱۰۸
۳۰۹۸	۳۱۱۲	۳۱۰۵	۳۱۰۱
۳۱۰۶	۳۱۰۰	۳۰۹۹	۳۱۱۱

شیطانی وسوسہ

سوال از مجلسن بی _____ بھوپال
میرا نام مجلسن بی ہے اور ماں کا نام نصیبابی ہے۔ میں روزانہ قرآن پاک کی تلاوت کرتی ہوں، ذکر اذکار پڑھتی ہوں، سورۃ یسین شریف، منزل شریف، سورۃ ملک، سورۃ واقعہ، درود شریف پڑھتی ہوں، پڑھ کر روزانہ بزرگوں اور امت محمدیہ اور اپنی بچی کو بخش دیتی ہوں، کبھی پڑھنے میں ناغہ بھی ہو جاتا ہے۔

میرے شوہر جن کا نام یعقوب خاں ہے وہ کہتے ہیں کہ پڑھنا بند کر دو، اس پڑھنے سے ہی تو پریشانی اور بیماریاں آرہی ہیں، میں نے ان کے کہنے پر ایک ہفتہ پڑھائی بند کر دی، مجھے گھبراہٹ محسوس ہونے لگی اور ایسا محسوس ہوا کہ میرے روزانہ کئی جوتے سر پر پڑ رہے ہیں، کھویا کھویا سا محسوس کر رہی ہوں۔ پراہ کرم بتائیں پڑھنا بند رکھوں یا پھر روزانہ پڑھنا

تبلیغی جماعت

سوال از: جمید خاں ————— ناگپور

آج کل تبلیغی جماعت میں جو اختلاف چل رہا ہے اور یہ اختلاف ایک فتنہ کی شکل اختیار کرتا جا رہا ہے، کیا یہ اختلاف ختم نہیں ہو سکتا، اگر علماء اور صلحا اس سلسلہ میں کوشش کریں اور دونوں گروپ کو ایک وہ جو مولانا سعد کا معتقد ہے اور دوسرا وہ جو شورائی نظام کا ہموا ہے کیا انہیں سمجھایا نہیں جاسکتا، میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ اگر سب لوگ مل کر کوشش کریں تو یہ اختلاف ختم ہو سکتا ہے کیوں کہ یہ اختلاف اتنا بڑا نہیں ہے کہ یہ ختم نہ ہو سکے۔ اب تو حال یہ ہو چکا ہے جو جماعتیں مسجدوں میں آ رہی ہیں ان سے یہ پوچھا جاتا ہے کہ تم مولانا سعد والے ہوں یا شورئی والے، اس طرح کی باتوں سے عوام میں بہت بدگمانیاں پھیل رہی ہیں اور تبلیغی جماعت کا اثر آہستہ آہستہ ختم ہو رہا ہے جو بہت تشویشناک بات ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ اس موضوع پر قلم اٹھائیں اور آپ ہماری رہنمائی بھی کریں اور اس اختلاف کو جو ایک فتنہ بنتا جا رہا ہے ختم کرنے کی جدوجہد کریں، اللہ ہم سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہم کو کسی بڑے فتنے سے محفوظ رکھے، آمین۔

جواب

بے شک یہ بات بہت افسوسناک ہے کہ مسلمانوں میں جو اختلاف ایک بار شروع ہو جاتا ہے وہ پھر کبھی ختم نہیں ہوتا اور دوسری افسوسناک کی بات یہ ہے کہ مسلمانوں میں تقسیم و تفریق کا سلسلہ جاری ہے جو مسلمانوں کی یکتیر کو بے اثر کر رہا ہے اور ہندوستان میں بلکہ پورے عالم میں ان کی بڑھتی ہوئی تعداد بھی بے معنی ہو کر رہ گئی ہے۔ آج ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد چالیس کروڑ کے قریب ہے، لیکن یہ اتنے حصوں میں بٹ گئی ہے کہ ہم ایک بڑی دہائی ہوتے ہوئے بھی ایک چھوٹی سی اکائی سے بھی کم ہو کر رہ گئے ہیں۔ پندرہ سو برس پہلے حسین و یزید کا اختلاف مسلمانوں میں شروع ہوا تھا، اہل بیت کو میدان کر بلا میں بے دریغ قتل کیا گیا تھا، خاندان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلم کھلا تذلیل کی گئی تھی، یہ اختلاف جو ایک بڑے ظلم و ستم پر مبنی تھا اور جس میں حق و باطل دونوں بالکل واضح تھے، یہ اختلاف ہنوز ختم نہیں ہوا ہے۔ آج بھی یزید

کے چاہنے والے ہمارے ارد گرد موجود ہیں جو سیدنا امام حسین کی شبیہ کو مشکوک کرنے کی مذموم کوششوں میں مشغول ہیں۔ رافضی، خارجی، شیعہ، سنی جو فرقے دور صحابہ میں وجود پا چکے تھے وہ سب کے سب موجود ہیں اور دن بدن صحت مند ہوتے جا رہے ہیں اور اب تو صورت حال یہ ہے کہ اقتدار پسندی اور اغراض پرستی نے اچھے خاصے اہل تقویٰ کو بھی پوری طرح بگاڑ کے رکھ دیا ہے، وہ لوگ کہ دنیا جنہیں تقوے کا امام سمجھتی ہے وہ بھی اقتدار اور خود پسندی کے نشے میں چور ہیں اور دین کی رسوائی اور ملت کی بدنامی کا انہیں کوئی احساس نہیں ہے، دین و ملت کی خاطر قربانی دینے کی رسم کا تو ملیا میٹ ہو کر رہ گیا ہے، اس غلط سوچ نے کہ بس ہم ہی راہ حق پر ہیں لوگوں کا دماغ خراب کر دیا ہے اور شیطان لعین نے ان فرشتہ نما انسانوں سے بھی ایسے ایسے کارنامے انجام دلوا دیئے ہیں کہ جن کی توقع پاگل خانوں میں زندگی گزارنے والے پاگلوں سے بھی نہیں کی جاسکتی۔ صحابہ کرام نیکیاں کر کے بھی شرمندہ شرمندہ رہتے تھے، آج کے دور کے اہل تقویٰ کا حال یہ ہے کہ وہ فحش قسم کی غلطیاں کرنے کے بعد بھی نہ نادم ہوتے ہیں نہ شرمسار، ایسی صورت حال میں کون کسے جھکانے پر مجبور کر سکتا ہے۔ آج کے انسانوں کا حال یہ ہے کہ وہ اپنی غلطی کو غلط ہی نہیں سمجھتے اور عمومی طور پر اس ڈگر پر چل رہے ہیں جس ڈگر پر چل کر شیطان راندہ درگاہ ہوا تھا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اللہ کی نظروں سے گر گیا تھا اور قیامت تک ذلیل و خوار ہی رہے گا۔

۱۹۸۲ء جب دارالعلوم دیوبند تقسیم کے مرحلے سے گزرا تھا، اس وقت بعض تبلیغی جماعت کے لوگوں کو ہم نے یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ یہ مولوی حضرات اقتدار کی خاطر ایک دوسرے کی پگڑیاں اچھا ل رہے ہیں تبلیغیوں کی یہ سوچ اور باب دل کے نزدیک بہت افسوسناک تھی۔

مادر علمی دو حصوں میں بٹنے جا رہی تھی، وہ وقت مذاق اڑانے کا نہیں تھا، وہ ماتم کرنے کا وقت تھا اور یہ دعا کرنے کا وقت تھا کہ علماء دیوبند ایک رہیں اور ان کا شیرازہ منتشر ہونے سے محفوظ رہے لیکن تبلیغی جماعت کے بعض عاقبت نااندیش لوگ اس زعم میں مبتلا تھے کہ علماء اقتدار پرست ہیں اور زر پسند ہیں اس لئے آپس میں گتم گھتا ہو رہے ہیں اور دنیا میں بس ایک ہماری جماعت ہی ایسی ہے جسے نہ کرسی کی چاہت ہے اور نہ مال و دولت کی اور نہ ہمارے یہاں کوئی عہدہ ہے اور نہ کوئی

منصب، وہ شیطان جو ہم سب کا خطرناک دشمن ہے جس نے اچھے اچھوں کو نہیں بخشا وہ تبلیغی جماعت کے ان عاقبت نااندیش لوگوں کو کیسے چھوڑ دیتا؟

دارالعلوم دیوبند کی تقسیم کے بعد مظاہر العلوم و حصوں میں بٹا، اس کے بعد جمعیت علماء ہند کے ٹکڑے ہوئے اور اب تبلیغی جماعت بھی دو حصوں میں بٹ گئی، کوئی مانے یا نہ مانے لیکن مسلم پرسنل لاء بورڈ کئی حصوں میں تقسیم ہو چکا ہے اور اس ایک متحدہ پلیٹ فارم پر اپنی اپنی کائیں کائیں کرنے والے اچھے خاصی تعداد میں موجود ہیں جو مسلم پرسنل لاء بورڈ کا صدر بننے کے خواب دیکھ رہے ہیں اور اس خواب کی تعبیر پانے کے لئے وہ ہر جائز اور ناجائز راستوں سے بے تکلف گزر جانے میں مصروف ہیں اور اس طرح کے کرتب بازوں کی وجہ سے مسلم پرسنل لاء بورڈ اپنی معنویت کھو بیٹھا ہے اور آج سرکار کی نظروں میں اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

اور اب تبلیغی جماعت بھی دو ٹکڑوں میں بٹ گئی ہے جسے اپنے تئیں یہ یگانہ تھا کہ ہمیں اقتدار سے اور مال و زر سے کوئی سروکار نہیں ہے، آج ان کے یہاں جوتوں میں دال بٹ رہی ہے اور امارت اور شوریٰ کے نام پر سر پھنول ہو رہی ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ دونوں گروہ ایک دوسرے پر الزام تراشی کر رہے ہیں اور دونوں ہی ایک دوسرے کو قصور وار ثابت کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہیں، بڑے بڑے اجلاس آج بھی ہو رہے ہیں، اللہ کے وہ کثیر بندے جن کی اکثریت دین کی سوچ بوجھ سے محروم ہے اپنا گھربار چھوڑ کر اپنا کاروبار چھوڑ کر اور اپنا آرام تھک کر کے ان جلسوں میں شرکت کر رہی ہے جہاں بہت کچھ ہے، بہت سی ترانیاں ہیں، بہت سے وعدے ہیں، لیکن خوف خدا اور شرم دنیا نام کی چیزوں سے یہ بے نیاز ہو چکے ہیں۔ بنگلہ دیش کے ہونے والے عالمی اجتماع میں مولانا سعد صاحب کی جوتوہن اور بے عزتی کی گئی ہے وہ تبلیغی جماعت والوں کو زبیا نہیں دیتی۔ مولانا سعد کی غلطیاں اپنی جگہ لیکن عوامی طور پر کھلم کھلا ان کی تذلیل کرنا اور ان کے خلاف نعرے لگانا ایک افسوسناک طرز عمل تھا، جن کی توقع ان لوگوں سے نہیں کی جاسکتی جو ہر وقت دعوت دین کرنے کا شور و غل مچاتے ہیں اور خود کو صحابہ کرام کے پیروکار سمجھنے کی خوش فہمی میں مبتلا ہوں۔

مولانا سعد کے خلاف ہم نے ویڈیو پر جو مناظر دیکھے ہیں وہ یقیناً افسوسناک ہیں، ان مناظر سے نہ صرف تبلیغی جماعت بدنام ہوتی ہے نہ صرف ملت بدنام ہوتی ہے بلکہ رسوائی کے جھکے مذہب اسلام کو بھی پہنچ پڑتے ہیں جو یقیناً اعتدال کا مذہب ہے اور جس کے اندر افراط و تفریط کی کوئی گنجائش موجود نہیں ہے۔ جب مولانا سعد صاحب بنگلہ دیش پہنچ گئے تھے تو انہیں جلسہ گاہ ہی میں گھیرا جاتا اور انہیں روبرو ان کی غلطیوں کا احساس دلایا جاتا، ان کے خلاف ہنگامہ کرنا اور ان کے خلاف نعرے لگانا اور انہیں جلسہ گاہ تک نہ پہنچنے دینا اس بات کی علامت ہے کہ مولانا سعد کے مد مقابل گروہ بھی تربیت اور تقویٰ سے محروم ہے۔

تبلیغی جماعت کی کافی باتیں قابل گرفت ہیں، سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اس جماعت کے ساتھ علماء کی دعائیں تو رہیں لیکن یہ جماعت علماء کی سرپرستی سے محروم رہی۔ دارالعلوم دیوبند کے جو فارغین اس جماعت میں گھسے رہے وہ سرپرست بن کر نہیں بلکہ اس جماعت کے ماتحت ہو کر کسی مفاد کی خاطر خوشامدیوں کی طرح ہر بات میں ہاں ہاں ملانے والوں کی طرح اپنی چلت چلت پھرت درج کراتے رہے۔ انہوں نے اس قابل تعریف جماعت کو بھٹکنے سے بچانے کی کوشش نہیں کی، ورنہ صورت حال یہ نہ ہوتی جو اس وقت ہے۔

دارالعلوم دیوبند نے جب عورتوں کی جماعت کے بارے میں اپنا فتویٰ پیش کیا کہ عورتوں کا چلنے میں نکلنا احتیاط کے خلاف ہے اور اس سے فتنے پھیلنے کا اندیشہ ہے تو کئی نام نہاد مفتیوں نے دارالعلوم دیوبند کے فتوے کے خلاف اپنی آواز بلند کی، حالانکہ مادر علمی کی آبرو کی خاطر یہ ضروری تھا کہ دارالعلوم دیوبند کا ہر فارغ دارالعلوم دیوبند کے فتوے کو اہمیت دیتا اور تبلیغی جماعت کو یہ بات سمجھانے کی کوشش کرتا کہ فی زمانہ عورتوں کا برائے دعوت گھروں سے نکلنا حزم و احتیاط کے خلاف ہے اور دارالعلوم دیوبند کا موقف ۱۶ آنے درست ہے، لیکن رشتے داریوں کی وجہ سے اپنے دوستانہ تعلقات کی وجہ سے یا پھر محض خوشامد اور چاپلوسی کی وجہ سے جس کے تانے بانے کسی نہ کسی غرض سے جڑے ہوئے ہیں، کچھ مولویوں اور مفتیوں کا ہاں میں ہاں ملانا تبلیغی جماعت کے حق میں بہتر نہیں ہے۔ ہر معاملہ میں بے جا کر تھپتھپانے سے دارالعلوم دیوبند کا تو کچھ بڑے والا نہیں ہے لیکن تبلیغی جماعت راہ حق سے بھٹک جائے گی اور بھٹک گئی ہے اور شیطان

چاہئے تھی جو اس جماعت میں گھسے ہوئے تھے، سچ تو یہ ہے کہ سب جا طرفداری نے مسلمانوں کی کئی اچھی جماعتوں کو گمراہ کر دیا اور انہیں خوش فہمیوں کی اُن منزلوں تک پہنچا دیا ہے کہ جہاں سے ان کی واپسی اب ممکن نہیں ہے، سوچئے جب میدان حشر میں ذرے ذرے کا حساب ہوگا، جب وَاِنْ كَانَ مِنْ شِقَاقِ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَاهَا كَافِئًا ہوگا تو کیا صرف مولانا سعدی وہاں شرمندہ ہوں گے، کیا وہاں وہ حضرات اللہ کی پکڑ سے بچ جائیں گے جو بے شمار دعوے دن رات اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے اور اپنے کانوں سے سنتے ہوئے بھی ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کا مصداق بنے ہوئے تھے اور ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رہتی تھی۔

سوچئے بار بار سوچئے اور ہمیں نہیں اپنے ضمیر کو جواب دیجئے اور حاسبو قبل اَنْ تعاسبو کی زندہ تفسیر بن کر زندگی گزارئیے، ورنہ یاد رکھئے کہ محض خوش فہمیوں سے نہ کسی گروہ کا انجام بخیر ہوا ہے اور نہ کبھی ہوگا۔ حسن خاتمہ کے لئے ہمیں فعل و عمل کی گھاٹیوں سے گزرنا پڑے گا اور بیٹھا بیٹھا ہپ ہپ اور کڑوا کڑوا تھو تھو والی غلط پالیسیوں سے نجات حاصل کرنی پڑے گی۔

یہ بات بھی یاد رکھئے کہ عبادت جب عادت بن جاتی ہے تو اس کے اثرات انسان پر واضح نہیں ہوتے، وہ نماز جس کے بارے میں قرآن حکیم کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ انسان کو برائیوں سے روکتی ہے اور خطاؤں سے باز رکھتی ہے، وہ آج کے دور کے نمازیوں پر اثر انداز نہیں ہو رہی ہے کیوں؟ کہ نماز محض ایک عادت ایک رسم بن کر رہ گئی ہے اور جو لوگ نماز واقعتاً عبادت کی طرح ادا کر رہے ہیں وہ برائیوں سے بھی بچ رہے ہیں اور ان کی نماز انہیں اللہ کی نافرمانیوں سے بھی بچا رہی ہے۔ تبلیغی جماعت کے چلے جو کبھی انسانوں کی اصلاح کا ذریعہ بنتے تھے وہ اب محض ایک رسم بن کر رہ گئے ہیں۔ ہم ایسے بے شمار لوگوں سے واقف ہیں کہ جو چلے میں جانے سے پہلے جیسے تھے وہ چلے سے واپسی کے بعد بھی ویسے کے ویسے ہی نظر آئے، ان کے ظاہر میں تو بہت سی تبدیلیاں آ جاتی ہیں، مثلاً ان کی وضع قطع درست ہو جاتی ہے، ان کا لباس بدل جاتا ہے اور چہرے پر داڑھی کا اہتمام ہو جاتا ہے لیکن ان کے باطن میں کوئی انقلاب نہیں آتا، جو جھوٹا ہے وہ جھوٹا ہی رہتا ہے جو بد معاملہ ہے وہ بد معاملہ ہی رہتا ہے جو

اس جماعت کو اور اس پر یقین رکھنے والوں کو گمراہ کر دے گا، وہ اور گمراہ کر رہا ہے اور یہ جماعت اپنے جم غفیر کے ساتھ اپنے اصلی مقصد سے دور اور بہت دور ہو جائے گی اور ہوجھکی ہے جو یقیناً ایک دردناک بات ہے۔

افسوس کی بات ہے کہ کچھ نام نہاد علماء کے ہوتے ہوئے یہ سب کچھ ہوتا رہا کہ جس عالم دین نے پورا ایک سال جماعت میں نہ لگایا ہو، خواہ کتنا ہی بڑا عالم کیوں نہ ہو، خواہ اس کی پرہیزگاری کتنی ہی مستند کیوں نہ ہو اسے حیات صحابہ پڑھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ جس عالم نے پورا ایک سال جماعت میں ایک چلہ نہ دیا ہو اس کو امامت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے اور جو امام سال میں ایک چلہ نہ دے اور جماعت کے مشورے وغیرہ میں نہ بیٹھے اس کو امام بنے رہنے کا کوئی حق نہیں ہے، بڑے بڑے جید قسم کے علماء سے اور ان حضرات صلحا سے کہ جن کے تقوے سے اور جن کی پرہیزگاریاں ضرب المثل ہیں، جماعت کے ان افراد کا کہ جو دین و شریعت کے معاملات میں قطعاً نابالغ ہیں۔ یہ پوچھنا کہ آپ نے کتنا وقت لگایا ہے؟ ایک بے ہودہ سوال ہے جس کے تانے بانے غرور، تکبر اور گھمنڈ سے ملے ہوئے ہیں اور غرور و تکبر اور گھمنڈ کرنے والے لوگ خواہ وہ کیسے بھی کارنامے انجام دے رہے ہوں اللہ کی نظروں سے گر جاتے ہیں۔

تبلیغی جماعت کی حقانیت میں کوئی شبہ نہیں لیکن اس کو ”کشتی نوح“ بتانا اور یہ دعویٰ کرنا کہ جو اس کشتی میں سوار نہیں ہوگا اس کی بخشش نہیں ہوگی، ایک غلط بات ہے۔ اور ایسی خوش فہمی ہے جس پر صرف ہنسا جاسکتا ہے، آج بھی ہزاروں علماء اور ہزاروں صلحاء ایسے ہیں جو تبلیغی جماعت سے متفق نہیں ہیں ان میں وہ لوگ بھی شامل ہیں کہ جنہوں نے دین و شریعت کو عام کرنے کے لئے بے شمار کارنامے انجام دیئے ہیں، ڈھیروں کتابیں لکھی ہیں، ان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اللہ اور قال الرسول کی پناہ گاہوں میں بسر ہوا ہے اور ان میں بے شمار ایسے لوگ بھی شامل ہیں کہ جنہوں نے خدمت خلق میں اپنی قیمتی زندگی گزاری ہے اور خدمت خلق کے دوران انہوں نے اپنی راحتوں اور اپنی ضرورتوں کو قربان کیا ہے وغیرہ ایسے معتبر اور قابل رشک لوگوں کو محض اس لئے نظر انداز کرنا اور انہیں کوئی اہمیت نہ دینا کہ وہ اس کشتی نوح میں سوار نہیں ہوئے ایک غلط بات ہے اور ایک غلط پروپیگنڈہ ہے جس کی روک تھام ان علماء کو کرنی

سکے گی۔ جو علماء تبلیغی جماعت میں گھسے ہوئے ہیں ان کا فرض ہے کہ وہ تبلیغی جماعت کو ان سختیوں سے بچائیں جو سختیاں کسی کو زیادہ دنوں تک پہنچنے نہیں دیتیں، جب تک تبلیغی جماعت نے خود کو دارالعلوم دیوبند کی اولاد سمجھا وہ مقبول رہی اور جب سے یہ جماعت مادر علمی سے اور دیگر دینی مدارس سے بے نیاز ہوئے تب سے یہ جماعت خود انتشار کا شکار ہو گئی، جماعت کے ذمہ داروں کو چاہئے کہ وہ مسجد کے منبر و محراب پر صرف علماء کو براجمان رہنے دیں، تقریریں اسی انداز سے کریں کہ جیسے دین سیکھنے کے ارادے سے بات کر رہے ہوں اور علماء کے وقت لگانے کو اپنے وقت لگانے سے زیادہ اہمیت دیں اور اپنی چلت پھرت کو صحابہ کرام کے مجاہدوں سے کمتر سمجھیں، جو اہمیت جہاد کی ہے جس میں اپنی جان سے بھی ہاتھ دھونے پڑ جاتے ہیں وہ اہمیت چلوں کی نہیں ہو سکتی، جو اہمیت ہجرت کی ہے وہ تبلیغی جماعت کے خروج کی نہیں ہو سکتی، ہرنیکی کو اگر ہم اس کی صحیح جگہ پر رکھیں گے تب ہی وہ بارگاہ خداوندی میں قبول ہوگی ورنہ منہ پر ماردی جائے گی اور ساری چلت پھرت زحمت خواہ مخواہ ہو کر رہ جائے گی۔

”کشتی نوح“ کا اپنا ایک وجود سہمی، لیکن ”سفینہ محمد“ کا بھی اپنا ایک مقام ہے اور اب جو دنیا کے حالات بن رہے ہیں اس میں خود غور و فکر کرنا چاہئے کہ اب کشتی نوح کی زیادہ اہمیت ہے یا ”سفینہ محمد“ کی اور جب تک دونوں گروپ میں یہ اختلاف موجود رہے گا تو پھر عوام کو کسی کشتی میں سوار ہوں اور کسے برحق جانیں، کیوں کہ اب اس کشتی کی پتواردو ہاتھوں میں ہیں اور دونوں کے سفر کی سمیتیں یقیناً ایک دوسرے سے الگ الگ ہیں۔

آپ نے صحیح کہا ہے کہ اکثر مسجدوں میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے، جہاں غلبہ مولانا سعد صاحب کا ہے وہاں ان کی باتوں کو اہمیت دی جا رہی ہے چاہے وہ گمراہ کن ہوں اور جہاں شورائی والوں کی اجارہ داری ہے وہاں ان ہی کو برحق سمجھا جا رہا ہے۔ ضلع بجنور کے ایک علاقہ میں ایک مسجد میں باقاعدہ دیواریں کھینچ گئی تھیں اور اللہ کا گھر دو حصوں میں بٹ گیا ہے۔ خود کو ”حضرت“ کہلانے کا نشہ بہت خطرناک ہوتا ہے جب کسی کو یہ لفظ سننے کی عادت سی پڑ جاتی ہے تو پھر وہ اس سے کم عزت پر تیار نہیں ہوتا اور دوسروں کو اہمیت نہیں دیتا، وہ اس ناجائز قسم کی خوش فہمی میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ میں ہی سب سے بڑا ہوں اور باقی سب مجھ سے چھوٹے

اپنے بیوی کے ساتھ برا ہے وہ برا ہی رہتا ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ عوام ان کی غلطیوں اور بے اعتدالیوں کی ان حضرات کو کوئی توفیق نہیں ہوتی، جو چوٹی کے لوگ ہیں اور انہیں نہ یہ جائزہ لینے کی فکر ہوتی ہے کہ عوام کی چلت پھرت ان پر اثر انداز کیوں نہیں ہو رہی ہے۔ ہم نے ایسے بہت سے لوگوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ وہ جماعت کے رنگ میں پوری طرح رنگنے کے بعد وہ دیکھنے میں تو اچھے لگے لیکن برتنے میں اچھے نہیں ثابت ہوئے۔ اکثر لوگوں کا حال یہ ہو جاتا ہے کہ وہ خود کو مرنے سے پہلے ہی ناجی سمجھنے لگتے ہیں۔ علماء کو بے حیثیت سمجھنے لگتے ہیں، جو لوگ جماعت سے جڑے ہوئے نہیں ہوتے خواہ وہ معاشرے میں کتنے ہی اہم کیوں نہ ہوں انہیں حقیر گردانے لگتے ہیں اور انہیں سلام تک کرنا گوارہ نہیں کرتے یہ برائیاں صاف طور پر ثابت کرتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے تبلیغی جماعت کو اسلام کے سوا دوسرا مذہب سمجھ لیا ہے جو ان کی اپنی نظروں میں دین اسلام سے مختلف ہے اور اس طرح کی سوچ و فکر نے تبلیغی جماعت کو بہت بھاری نقصان پہنچایا ہے۔

جماعت کے کچھ لوگوں کی یہ سوچ کہ ہمارے مفسرین بھی اپنے ہوں گے، ہمارے علماء بھی اپنے ہوں گے، ہمارے مفتی بھی اپنے ہوں گے، یہ سوچ یہ ثابت کرتی ہے کہ جماعت کے لوگ اپنی الگ تھلگ آئیڈیالوجی تیار کر رہے ہیں تو پھر وہ اس بات کی توقع کیوں رکھتے ہیں کہ مدارس ان کا ساتھ دیں اور تمام مسلمان ان کی ہاں میں ملائیں۔ جہاں عام مسلمانوں کا اکرام نہ رہا ہو، جہاں علماء کی تکریم ختم ہو چکی ہو، جہاں صرف اپنے طور طریقوں کی گھن گرج ہو اور جہاں صرف اپنی قائم کردہ مذہبی رسومات کی فکر اور پابندی ہو وہ جماعت زیادہ دنوں تک کیسے زندہ رہ سکتی ہے؟

دین اسلام جو دنیا کا سب سے زیادہ معتبر مذہب ہے وہ آج تک اس لئے زندہ ہے اور قیامت تک زندہ رہے گا کہ اس میں کوئی سختی نہیں ہے بلکہ اس میں ایسی چمک ہے جو دنیا کے کسی مذہب میں نہیں ہے۔ اسلام خود یہ دعویٰ کرتا ہے کہ ”لا اکراہ فی الدین“ دین میں کوئی زور زبردستی نہیں ہے پھر کوئی بھی جماعت خواہ وہ محسوس کرنے میں کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو اگر دین اسلام کے اصولوں سے بے نیاز ہو جائے گی تو اس کو زبردست نقصان برداشت کرنا پڑے گا اور وہ زیادہ دنوں تک زندہ نہیں رہ

ہے، اگر یہ بات صحیح ہے تو اس بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟

جواب

تبلیغی جماعت میں جو اختلاف ہے وہ اقتدار کا اختلاف ہے، ایک طویل عرصہ سے ایک ہی خاندان ایک مخصوص عہدے پر فائز تھا، اب دوسرے خاندان نے یہ اقتدار چھین لیا ہے اور حضرت نظام الدین والے مرکز میں اب دوسرا خاندان براہمان ہو گیا ہے۔ مولانا سعد دوسرے خاندان کے فرد ہیں جو شورانی نظام سے یکسر بے نیاز ہیں اور ایسی امارت کے قائل ہیں جس پر کوئی پوچھ گچھ کرنے والا نہ ہو، اس اختلاف میں یہ بات بھی یقینی ہے کہ جب ایک خاندان پوری شدت کے ساتھ مرکز میں اپنا تسلط جمانے میں کامیاب ہوا تھا تو اس خاندان نے میواتیوں کو حاشے پر لگا دیا تھا اور گجراتی لوگ پوری طرح مرکز پر چھا گئے تھے، اب صورت حال دگرگوں ہو گئی ہے، اب گجراتی لوگ حاشے پر ہیں اور میواتی لوگوں کی اجارہ داری قائم ہو گئی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ رب العالمین اس اختلاف کو ختم کر دے جس کی وجہ سے دین اسلام کی بھی رسوائی ہو رہی ہے، علماء بھی بدنام ہو رہے ہیں اور وہ تبلیغی جماعت بھی رسوا ہو رہی ہے جسے فرشتوں کی جماعت سمجھا جاتا تھا اس سلسلہ میں بڑی ذمہ داری مولانا ابراہیم، مولانا احمد لاٹ صاحب، مولانا طارق جمیل جیسے افراد پر عائد ہوتی ہے کہ وہ اس جماعت کی صحیح رہنمائی کریں اور اس کی اصلاح کرنے میں اس دارالعلوم دیوبند کے ذمہ داروں کو اہمیت دیں جن کا موقف بہر حال درست ہے اور جس کی پیروی کرنی چاہئے، لیکن ہمیں اس بات کی امید نہیں ہے کہ مذکورہ حضرات سنجیدگی سے اس جانب توجہ دیں گے، حقیقت یہ ہے کہ صرف مولانا سعد صاحب کے پیچھے لاٹھی لے کر دوڑنے سے فائدہ نہیں ہوگا، جن غلط سلط باتوں کی وجہ سے مولانا سعد صاحب راہ حق سے ادھر ادھر ہوئے ہیں ان باتوں سے کبھی کوتاہی ہونا چاہئے، اگر ان باتوں کی اصلاح نہیں ہوئی تو تبلیغی جماعت میں ایک نہیں درجنوں مولوی سعد پیدا ہو سکتے ہیں اور دارالعلوم دیوبند جیسے معتبر مدرسوں سے کھلم کھلا کر سکتے ہیں، جہالت جب سرچڑھ کر بوئے لگتی ہے تو ”علم“ بے چارہ لاوارث سا بن کر رہ جاتا ہے۔

☆☆☆☆

ہیں اور میری رعیت میں ہیں۔

آپ کے خط کا جواب دیتے ہوئے ہم مولانا ابراہیم اور مولانا لاٹ صاحب سے یہ گزارش کریں گے کہ تبلیغی جماعت میں پھیلی ہوئی برائیوں کی اصلاح کے لئے کمر بستہ ہو جائیں اور مسجدوں میں اماموں کے ساتھ اور علماء کے ساتھ جو زیادتیاں ہو رہی ہیں اس کے خلاف باقاعدہ ایک مہم شروع کریں اور جو لوگ غلو کا شکار ہیں ان کا باقاعدہ بائیکاٹ کریں، یہ باطل تصور کہ تبلیغی جماعت اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا مذہب ہے اگر ختم نہیں ہوا اور عوام کو اس سے خلاصی حاصل نہیں ہوئی تو تبلیغی جماعت کو تو نقصان پہنچے گا ہی لیکن دین اسلام کو بھی بہت سے صدمات برداشت کرنے پڑیں گے اور امت مسلمہ بھی رسوائیوں اور پراگندہ کاریوں سے دوچار ہوگی۔ ہم تاکید عرض کریں گے کہ صرف مولانا سعد صاحب کے پیچھے لاٹھی لے کر دوڑنے سے بات نہیں بنے گی، مولانا سعد صاحب کے بھٹکنے کی جو اصل وجہ ہے، جو بھٹکنے کے بنیادی اسباب ہیں ان پر غور کرنا چاہئے، اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے اور اسی میں تبلیغی جماعت کی فلاح ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ ہماری ان کھری کھری باتوں سے جو ہم نے آپ کے سوالوں کے جواب میں کہہ دی ہیں بے شمار لوگ ہمارے مخالف ہو جائیں گے اور تبلیغی جماعت کے بے شمار اندھے معتقد جو بڑے بڑے علماء کو بھی نظر میں نہیں لاتے ہمارے خلاف محاذ آرائی شروع کر دیں گے لیکن ہمیں پرواہ نہیں، ہم ہمیشہ سے اس بات کے قائل ہیں

اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں بے گانے بھی ناخوش
میں زہر ہلال کو کبھی کہہ نہ سکا قتد
کہتا ہوں وہی بات سمجھتا ہوں جسے حق
نہ ملاء مسجد ہوں نہ تہذیب کا فرزند

آہ! تبلیغی جماعت

سوال از: (ایضاً)

تبلیغی جماعت میں جو حالات پیدا ہو گئے ہیں وہ تو ہیں ہی افسوسناک لیکن اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عوام کو اور طلباء مدارس کو کس کا ساتھ دینا چاہئے، مولانا سعد کا یا ان لوگوں کا جو شورانی نظام کے قائل ہیں۔ سنا ہے کہ گجرات میں کوئی دوسرا مرکز بھی قائم کرنے کی تیاری

حسن الهاشمی

عکسِ سلیمانی

دفعِ آسیب کے لئے

اگر کسی مکان میں یا کسی آفس و دکان میں آسیب کا خطرہ ہو وہاں اینٹیں اور پتھر آتے ہوں، خون کی چھینٹیں آتی ہوں، گوشت کی بوٹیاں آتی ہوں یا بال وغیرہ گرتے ہوں تو ان چیزوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے اس نقش کو وہاں لٹکا دیں۔ یہ نقش انشاء اللہ پورے گھر اور آفس وغیرہ کو کنٹرول کرے گا اور آسیبی شرارتوں سے نجات مل جائے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۹۱۶	۹۹۱۹	۹۹۲۲	۹۹۰۹
۹۹۲۱	۹۹۱۰	۹۹۱۵	۹۹۲۰
۹۹۱۱	۹۹۲۳	۹۹۱۷	۹۹۱۳
۹۹۱۸	۹۹۱۳	۹۹۱۲	۹۹۲۳

اثراتِ آسیب سے حفاظت

اگر کوئی شخص آسیبی اثرات کا شکار ہو تو اس کے گلے میں اصحابِ کہف کے نام درج ذیل طریقہ سے لکھ کر ڈال دیں اور اس کے ساتھ یا بدوح کا نقش بھی گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ آسیبی اثرات سے نجات مل جائے گی۔ اگر اس نقش کو چینی کی پلیٹ پر گلاب و زعفران سے لکھ کر تازہ پانی سے دھو کر مریض کو پلا دیں، لگاتار ۷ دن تک تو مریض کو مکمل شفا نصیب ہو جاتی ہے اور اثرات سے کلی طور پر اس کو نجات مل جاتی ہے۔

اصحابِ کہف کے نام یہ ہیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم الہی بحرمة یملیحنا مکسلمینا کشفوطط اذرفطیونس کشافطیونس تیونس
یوانس بوس و کلہم قطمیر و علی اللہ قصد السبیل و منها جائز و لو شاء لہذاکم اجمعین۔ و صلی اللہ تعالیٰ
علی خیر خلقہ مُحَمَّدٌ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اجمعین۔ برحمتک یا ارحم الراحمین۔
یا بدوح کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۶	۴	۲
۲	۴	۶	۸
۶	۸	۲	۴
۴	۲	۸	۶

جنات اور جادو سے حفاظت

جنات کے حملوں اور جادو سے نجات پانے کے لئے حضرت جبریل علیہ السلام نے سرکارِ دو عالم ﷺ کو یہ دعا پڑھنے کی تلقین کی:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَبَرَاءَ وَذَرَاءَ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ فِيهَا وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا حَمَنُ.

ایک بار ایک جن آپ ﷺ پر حملہ کرنا چاہتا تھا اور آگ کا ایک انگارہ آپ ﷺ کی طرف اُچھالنا چاہتا تھا، آپ نے یہ دعا پڑھی تو وہ جن اپنے برے ارادے میں ناکام رہا اور سرکارِ دو عالم ﷺ محفوظ رہے۔

اگر کسی جگہ جنات کی شرارتوں کا اندیشہ ہو تو بہ آوازِ بلند تعوذ و تسمیہ کے بعد ایک بار آیت الکرسی اور ایک بار یہ دعا پڑھی جائے تو جنات کو کوئی شرارت کرنے کا موقع نہیں ملے گا اور حق تعالیٰ کی طرف سے بطور خاص حفاظت ہوگی۔ یہ عمل بارہا کا آزمایا ہوا ہے اور یہ عمل اللہ کے فضل و کرم سے کبھی خطا نہیں کرتا۔

ام الصبیان سے نجات

اگر کوئی بچہ ام الصبیان کا شکار ہو تو مٹی کے چار ٹھیکروں پر یا مٹی کی چار پلیٹوں پر یہ نقش لکھ کر ان کو آگ میں ڈال دیں، پھر ان پلیٹوں کو نکال کر اُس پلنگ کے چاروں پاؤں کے پاس رکھ دیں جہاں بچہ سوتا ہے، انشاء اللہ چند ہی دنوں میں ام الصبیان سے نجات مل جائے گی۔ اس نقش کو کالی روشنائی سے لکھنا ہے۔ نقش ہے۔

۷۸۶

۱۰۳۰	۱۰۲۴	۱۰۱۰	۱۰۳۶
۱۰۱۲	۱۰۳۴	۱۰۳۲	۱۰۶۲
۱۰۴۰	۱۰۱۴	۱۰۲۰	۱۰۲۲
۱۰۱۸	۱۰۲۸	۱۰۳۸	۱۰۱۶

اس نقش کی چال یہ ہے۔

۱۱	۸	۱	۱۳
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴

اگر بچہ ڈرتا ہو

اگر کوئی بچہ سوتے ہوئے ڈرتا ہو تو یہ نقش لکھ کر اس کے گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ نیند میں چوٹکنے اور ڈر سے محفوظ رہے گا۔

۷۸۶

۱۸	۲۱	۲۳	۱۱
۲۳	۱۲	۱۷	۲۲
۱۳	۲۶	۱۹	۱۶
۲۰	۱۵	۱۴	۲۵

لوگوں کے دلوں میں اپنی محبت پیدا کرنے کے لئے

اگر کوئی شخص اس بات کا خواہش مند ہو کہ لوگوں کے قلوب میں اس کی محبت پیدا ہو جائے اور لوگ اس کو دیکھ کر اس پر مہربان ہو جائیں تو اس کو چاہئے کہ قرآن کریم کی یہ آیات لکھ کر ہرے پکڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ . وَقَالَ الْمَلِكُ اَتُونِنِیْ بِہِ اَسْتَخْلِصُہُ لِنَفْسِیْ فَلَمَّا کَلَمَہُ قَالَ اِنَّکَ الْیَوْمَ لَدِیْنَا مَکِیْنٌ اٰمِیْنٌ . اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْہِیْ لِلدِّیْنِ فَطَرَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ . وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِہًا . فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ . وَالْقِیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ . یُحِبُّوْنَہُمْ کَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ . فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحِبِّکُمْ اللّٰهُ . لَوْ اَنْفَقْتُ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَا اَلْفَتْ بَیْنَ قُلُوْبِہُمْ وَلَکِنَّ اللّٰہَ اَلَفَ بَیْنَهُمْ اِنَّہٗ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ .

آیت قطب کا کمال

اکابرین نے فرمایا ہے کہ جو شخص آیت قطب کو روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھے گا اس کو غیب سے رزق عطا ہوگا اور ایسی ایسی جگہ سے رزق حلال عطا ہوگا کہ جہاں سے رزق ملنے کی کوئی امید نہیں ہوگی۔ اس کے علاوہ بے شمار امور میں زبردست کامیابی ملے گی۔ سربلندی

عطا ہوگی، تمام خواہشات پوری ہوں گی، تمام ضرورتیں پوری ہوں گی، تخیر حکام کی دولت عطا ہوگی، آسیب و سحر سے نجات ملے گی اور حفاظت بھی رہے گی، مقدمات اور جنگ و جدل میں فتح نصیب ہوگی، دشمنوں پر غلبہ حاصل ہوگا، مجلسوں میں اکرام ہوگا، دیکھنے والے محبت کرنے پر مجبور ہوں گے، قوت، رعب، دبدبہ اور سرخ روئی نصیب ہوگی، بزدلی اور احساسِ کمتری قریب نہیں پھٹکے گی اور بھی بے شمار معاملوں میں اعتبار اور استحکام عطا ہوگا۔

آیت قطب یہ ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمْنًا نُّعَاسًا یَغْشٰی طَآئِفَةً مِنْكُمْ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ یَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِیَّةِ یَقُولُوْنَ هَلْ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَیْءٍ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهُ لِلّٰهِ یُخَفِّوْنَ فِیْ اَنْفُسِهِمْ مَا لَا یُبْدُوْنَ لَكَ یَقُولُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَا قُتِلْنَا هٰهُنَا قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُیُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ کُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ وَلِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ وَلِیُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ.

اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنا چاہئے، انشاء اللہ اس قدر فائدے ہوں گے کہ ان فائدوں کو زبان بیان کرنے سے قاصر ہے۔

ہر مصیبت کا علاج

اگر کوئی محرم کی دس تاریخ کو یہ آیت درج ذیل طریقہ سے چاندی پر کندہ کرا کے چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر پہن لے تو ہر مشکل اور ہر مصیبت سے نجات ملے گی۔ ڈسنے والے جانوروں اور پھاڑنے والے جانوروں کی شرارت سے حفاظت رہے گی، علاوہ ازیں ہر طرح کے خوف اور ڈر سے نجات ملے گی اور قدم قدم پر فتوحات نصیب ہوں گی۔ اس آیت کو اگر خود کندہ کرنا ممکن نہ ہو تو کسی پرہیزگار شخص سے یا کسی خدا ترس عامل سے کندہ کرائیں۔ آیت کریمہ اس طرح کندہ کرائیں۔

۷۸۶
اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ
عَبْدَهُ
۷۸۶

مہلک امراض سے حفاظت کے لئے

اگر کوئی شخص پابندی کے ساتھ مغرب کی نماز کے بعد روزانہ ایک تسبیح ”یَا مَلِکُ یَا قُدُّوْس“ کی پڑھنے کا معمول بنالے تو وہ تمام مہلک اور بڑی بیماریوں سے محفوظ رہے گا، مثلاً: کینسر، ٹی بی، شوگر، گردہ یا مثانہ کی پتھری، بواسیر، ناسور وغیرہ اور اگر خدا نخواستہ کوئی اس طرح کی کسی بیماری میں مبتلا ہو جائے تو وہ اس نقش کو گلے میں ڈالے اور مذکورہ تسبیح کو مغرب اور عشاء کی نماز کے بعد پڑھے، انشاء اللہ وہ

ہلاکت سے محفوظ رہے گا اور بیماری سے نجات ملے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۹	۷۳	۷۶	۶۲
۷۵	۶۳	۶۸	۷۴
۶۴	۷۸	۷۱	۶۷
۷۲	۶۶	۶۵	۷۷

اسم اللہ کے ذریعہ دل کی بیماریوں کا علاج

اگر کوئی صاحب ایمان اسم ”اللہ کو نہایت جلی قلم سے کسی کاغذ پر لکھ کر یا کسی سے لکھوا کر اپنے سامنے رکھے اور دن رات میں کم سے کم تین بار با وضو ہو کر نہایت اخلاص اور یقین کے ساتھ اس اسم کی طرف دیکھے اور دل میں یہ خیال رکھے کہ یہ مباح نام جس طرح اس کاغذ پر لکھا ہوا ہے اسی طرح خوش خط اور خوبصورت انداز سے میرے دل پر لکھا ہوا ہے اور پھر آنکھیں بند کر کے دس منٹ تک اس تصور کو جمائے اور اسی خیال و تصور میں غرق رہے۔ ہر روز کوئی بھی وقت متعین کر کے تین بار اس عمل کو کرے، انشاء اللہ ہول دل سے، اختلاج قلب سے، دھڑکن کی کمی اور زیادتی سے، اضطراب قلب سے محفوظ رہے گا اور دل کی کوئی بھی بیماری کبھی دل کے قریب نہیں پھٹے گی۔ ہارٹ ایک سے بھی حفاظت رہے گی اور دل کی رگیں بند ہونے کی شکایت بھی کبھی نہیں ہوگی، غرضیکہ دل کی جتنی بھی بیماریاں ہوتی ہیں ان سے پوری طرح محفوظ رہے گا۔

اسم ”اللہ“ کی عجیب تاثیر

اس اسم الہی کی عجیب و غریب تاثیر ہے، اس کی ایک ادنیٰ سی تاثیر یہ ہے کہ اگر کوئی شخص روزانہ تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ اس اسم کا ذکر کرے گا، با وضو اور قبلہ رو ہو کر اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ لگا تا ۴۰ راتوں تک تو اس کے قلب پر کشف و الہام کی بارشیں ہونے لگیں گی، اس کا ضمیر روشن ہو جائے گا اور اس کو عبادت و ریاضت میں ایک عجیب کیف محسوس ہونے لگے گا۔ دوران عمل اس کو رسول اکرم ﷺ کی زیارت خواب میں نصیب ہوگی، اس کی ملاقاتیں غیبی مخلوقات سے ہوں گی اور اس کو بار بار فرشتوں کا دیدار نصیب ہوگا۔ چالیس دن گزرنے کے بعد عشاء کی نماز کے بعد صرف ۶۶ بار ”یا اللہ“ پڑھنے کا معمول تا عمر رکھے تاکہ اس اسم الہی کی تاثیر باقی رہے۔ چلہ پورا ہونے کے بعد اگر ایک بوتل پانی پر ۶۶ مرتبہ ”یا اللہ“ پڑھ کر دم کرے گا تو وہ پانی ہر ایک مرض کو دفع کرنے کا ذریعہ بنے گا۔

اسم ذات ”یا اللہ“ کا ایک اور کامیاب طریقہ

اس عمل کو نوچندی جمعرات سے شروع کریں۔ روزانہ ۱۴۸ کاغذ کے ٹکڑوں پر ۶۶ مرتبہ لکھیں اور ان کی ۱۴۸ آٹے کی گولیاں بنالیں

اور روزانہ انہیں عصر کے بعد دریا یا نہر میں ڈال دیں، بڑے تالاب میں بھی ڈال سکتے ہیں۔ اگر ڈالنے میں ناغہ ہو جائے تو دو یا تین دن کی اکٹھی بھی ڈال سکتے ہیں لیکن روزانہ ۱۴۸ بار لکھنا اور گولیاں بنانا ضروری ہے۔ اس عمل میں نیت زکوٰۃ کی رکھیں، انشاء اللہ ۴۰ دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی۔

۴۰ دن کے بعد روزانہ ”یا اللہ“ ۶۶ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ ۴۰ دن گزرنے کے بعد یا اللہ کا نقش جس کو بھی دیں گے خواہ کسی بھی مقصد کے لئے دیں انشاء اللہ اس کو فائدہ ہوگا اور اس کی ضرورت پوری ہوگی اور اس کو ہر بیماری سے نجات ملے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶	۱۹	۲۲	۹
۲۱	۱۰	۱۵	۲۰
۱۱	۲۴	۱۷	۱۴
۱۸	۱۳	۱۲	۲۳

بحق یا اللہ

زبردست کامیابی حاصل کرنے کے لئے

کوئی بھی مہم یا ضرورت درپیش ہو یا کسی مقدمہ میں یا کسی مقابلہ میں جیت کی خواہش ہو یا کسی بھی معاملے میں اپنی برتری مطلوب ہو یا کسی کے دل میں اپنی محبت پیدا کرنے کی خواہش ہو تو ”یا لطیف“ کا عمل کریں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ”یا لطیف“ ۱۲۹ مرتبہ پڑھیں، یہ ایک تسبیح ہوئی اور ایک ہی نشست میں یا لطیف کی ۱۲۹ تسبیحیں پڑھیں، اول و آخر ہر تسبیح شروع کرنے سے پہلے اور ختم پر ایک بار درود شریف پڑھیں۔ کل تعداد سولہ ہزار چھ سو اکتالیس ہوگی، اس کے بعد سجدے میں جا کر ۷ مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھ کر اپنی خواہش اور ضرورت یا جو بھی مقصد ہو اس کے لئے دعا کریں۔ انشاء اللہ زبردست کامیابی ملے گی۔ اس عمل کو عروج ماہ میں کریں۔ انشاء اللہ زبردست کامیابی ملے گی۔ اگر نوچندی جمعرات، نوچندی جمعہ یا نوچندی اتوار کو کریں تو اور بھی بہتر ہے۔

لڑکی کی شادی کے لئے

اگر کسی لڑکی کی شادی نہ ہو رہی ہو تو اس کے ماں باپ میں سے کوئی یہ عمل کرے۔ لڑکی بھی یہ عمل کر سکتی ہے۔ نوچندی جمعرات کو عشاء کے بعد سے عمل شروع ہوگا، بدھ کا دن گزار کر نوچندی جمعرات مغرب کے بعد سے شروع ہو جائے گا، عشاء کے بعد گیارہ ہزار مرتبہ ”یا مغنی“ پڑھنا ہے، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنا ہے۔ اس عمل کو لگاتار ۱۱ دن تک کریں، انشاء اللہ بہت جلد رشتہ طے ہو جائے گا اور اچھا پیغام موصول ہوگا۔

مرنے کے بعد کسی کو خواب میں دیکھنا

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ کسی کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ پاک صاف کپڑے پہن کر، عشاء کی نماز کے بعد سونے سے پہلے سورہ شمس، سورہ واللیل، سورہ واتین اور سورہ اخلاص پڑھے، اول و آخر ایک بار درود شریف پڑھے اور اللہ سے دعا کرے کہ دونوں شخص سے خواب میں ملاقات کرادے۔ اس عمل کو اگر پہلی رات میں کامیابی نہ ملے تو لگاتار ۳ راتوں تک کرے، انشاء اللہ تیسری رات تک ضرور کامیابی ملی جائے گی۔ اس نقش کو اپنے تکیہ میں رکھ لے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۴۰۱	۷۴۰۴	۷۴۰۸	۷۳۹۴
۷۴۰۷	۷۳۹۵	۷۴۰۰	۷۴۰۵
۷۳۹۶	۷۴۱۰	۷۴۰۲	۷۳۹۹
۷۴۰۳	۷۳۹۸	۷۳۹۷	۷۴۰۹

ناجائز تعلقات ختم کرنے کے لئے

اگر کسی کے ناجائز تعلقات کرانے کے لئے جن کی وجہ سے سماج میں بگاڑ اور فساد پیدا ہونے کا خطرہ ہو اور سبھی کی خواہش ہو کہ یہ ناجائز تعلقات ختم ہوں تو کسی مرنے والے شخص کا بچا ہوا کفن کا کپڑا جو ایک چادر کی شکل میں ہوتا ہے حاصل کر لیں اور یہ نقش زحل یا مریخ کی ساعت میں اُن دنوں میں بنائے، جب زوالی ماہ کا عرصہ چل رہا ہو یا پھر اُس وقت بنائیں جب چاند برج عقرب میں ہو۔ اس نقش کو کفن کے بچے ہوئے کپڑے پر کالی روشنائی سے کیکر یا نیم کی شاخ کا قلم بنا کر اس سے لکھیں، پھر اس نقش کو اسی مرحوم کی قبر میں دباویں جس کے کفن کا کپڑا لیا گیا تھا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

والقینا	بینہم	العداوة	والبغضاء
بینہم	العداوة	والبغضاء	الی
العداوة	والبغضاء	الی	یوم
والبغضاء	الی	یوم	القیامة

البغض فلاں ابن فلاں علی البغض فلاں ابن فلاں

اس کے بعد اس نقش کو کالے کپڑے میں لپیٹ کے اُسی مردے کی قبر میں دفن کر دیں، جس کا کفن تھا اور اس کے بعد ۳ دن تک اس قبر کے پاس بیٹھ کر تین سو تیرہ مرتبہ آیت شریفہ اس طرح پڑھیں وَ اَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فَاِذَا ابْنُ فُلَانٍ اِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ

حق عزرائیل آگے پیچھے درود شریف نہ پڑھیں، انشاء اللہ دونوں کے تعلقات ختم ہو جائیں گے لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ اگر کسی کے جانور تعلقات کو ختم کرنے کے لئے یہ عمل کیا جائے گا تو دونوں جہاں کی بربادی عامل کے حصے میں آئے گی۔

ظالم افسر کی زبان بندی

اگر کسی وجہ سے کسی ظالم افسر سے ملاقات کرنی ہو تو یہ کلمات ایک مرتبہ پڑھ کر اور اپنے سینے پر دم کر کے اس کے پاس جائے تو انشاء اللہ افسر کی زبان بند رہے گی، وہ فضول بکواس نہیں کرے گا اور کوئی ظالمانہ فیصلہ صادر نہیں کرے گا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ یَا اِلٰهَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ۔ ہر مارا ہد گوید زبان بند شود و طسرت علیہم حصا مؤمنی بر جگر او دارا حضرت زکریا برترین او و قہر خدا بہ آں مقہور و اللّٰهُ الْمُسْتَعَانِ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ بحق یا اللہ یا اللہ یا اللہ۔ اگر پڑھا ممکن نہ ہو تو ان کلمات کو کسی سے لکھوا کر اپنے پاس رکھے اور حاکم سے ملاقات کرے، انشاء اللہ حاکم کے ظلم و ستم سے محفوظ رہے گا۔

دشمن کو ذلیل کرنے کے لئے

سہ شنبہ کے روز دوپہر کے وقت بعد غسل برہنہ کر کے تنہائی میں اپنا رخ جنوب کی طرف کر کے ۴۱ رائی کے دانوں پر ۴۱ مرتبہ سورہ کوثر پڑھے جب ہو الاہتر پر پہنچے تو اپنی طرف تھوک کر کہے فلاں اہتر۔ پھر یہ اکتالیس رائی کے دانے دشمن کے گھر میں پھینک دے، باذن اللہ دشمن ذلیل و خوار ہوگا۔

دشمنوں میں عداوت پیدا کرنے کے لئے

کچی اینٹ پر کالی سیاہی سے سورہ القارعہ لکھے، اس کے بعد لکھے ابغض فلاں ابن فلاں علی ابغض فلاں ابن فلاں پھر اس اینٹ کو کسی دریا میں ڈال دے، بحکم خداوندی دونوں میں پھوٹ پڑ جائے گی اور ایک دوسرے کے جانی دشمن بن جائیں گے۔

قرض کی ادائیگی

اگر کوئی شخص قرض میں جتلا ہو اور کسی بھی طرح قرض سے نجات نہ مل پارہی ہو تو اس نقش کو لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں، انشاء اللہ بہت جلد قرض ادا ہو جائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۶۳	۱۳۶۷	۱۳۷۰	۱۳۷۷
۱۳۶۹	۱۳۷۸	۱۳۶۳	۱۳۶۸
۱۳۷۹	۱۳۷۲	۱۳۶۵	۱۳۶۲
۱۳۶۶	۱۳۶۱	۱۳۶۰	۱۳۷۱

آفتوں اور مصیبتوں سے حفاظت

یہ نقش جس گلی میں یا بازو پر رہے گا وہ ہر آفت اور مصیبت سے بحکم خداوندی محفوظ رہے گا۔ یہ نقش ناگہانی موت اور ایکسڈینٹ وغیرہ سے بھی بچاتا ہے۔ اکابرین کی رائے کے مطابق یہ نقش ہر اس شخص کے پاس ضرور رہنا چاہئے جو سفر پا جا رہا ہو۔ انشاء اللہ یہ نقش راستوں کے حادثوں سے محفوظ رکھے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۳۶۷۴	۳۶۷۸	۱
۳۶۷۷	۲	۷	۳۶۷۵
۳	۳۶۸۰	۳۶۷۲	۶
۳۶۷۳	۵	۴	۳۶۷۹

سرکارِ دوعالم ﷺ کی زیارت کا عمل

مندرجہ ذیل نقش ذوالکتابت مثلث کا نقش ہے، یہ نقش ۱۳ ادوار پر مشتمل ہے اور اس کے ہر دور کے خانوں میں ۱۹ کا اضافہ ہوتا ہے، اس کا ایک دور ختم ہونے کے بعد دوسرا دور نئے اسم سے شروع ہوتا ہے، پھر ۱۹ کا اضافہ کرنے کے بعد چال چلی جاتی ہے، اس طرح فن کے اعتبار سے نقش مکمل ہو جاتا ہے اور ہر سطر کی میزان ۳۳۳ برآمد ہوتی ہے۔ اس نقش کو ساعتِ سعید میں لکھ کر رات کو تکیہ کے اندر رکھ کر سو جائیں، بستر پاک صاف اور عطر سے معطر ہونا چاہئے، خصوصاً تکیہ کو عطر سے معطر رکھیں، بستر پر لیٹنے کے بعد جب تک آنکھ نہ لگ جائے اس وقت تک یہ عزیمت پڑھتے رہیں: یا مکمل الکامل العلم الکافی الباسط السالم الحمد الاحمد اللہ۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

علیم	کامل	محمد
۱۵۰	۸۱	۹۲
احمد	کافی	قیوم احد
۵۳	۱۱۱	۱۶۹
مکمل	سالم	باسط
۱۳۰	۱۳۱	۷۲

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۸	۳	۴
۱	۵	۹
۶	۷	۲

فقہی سوالات

مفتی وقاص ہاشمی

جواب : اصل چیز بلوغ ہے نہ کہ عمر۔ اگر کسی کے اندر دسویں سال میں بلوغ کی یقینی علامات میں سے کوئی علامت پائی جائے تو وہ بالغ ہے اور تمام احکام شرعیہ کا بالیقین مکلف ہوگا، جس صورت میں کوئی علامت ظاہر نہ ہو تو پندرہ برس کی عمر میں بالغ سمجھا جائے گا۔ اسلامی حکومت میں اگر باپ حل وعقد اپنے زمانہ کے عمومی سن بلوغ کا لحاظ کر کے پندرہ سے کم بھی مدت مقرر کر سکتے ہیں۔

۳۔ سوال : محمد محبوب علی (جنازہ)

ادھر ایک رواج ہے کہ جنازہ کی نماز ختم ہوتے ہی تمام حاضرین میت پر پھول چڑھاتے ہیں۔ پھر اس کے بعد فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔ جب نماز میں دعا پڑھی جاتی ہے تو بعد فارغ ہونے نماز کے پھر فاتحہ یا دعاست ہے کیا؟ اور بعد دفن کرنے میت کے قبر سے چالیس قدم دور ہٹ کر کچھ فاتحہ پڑھی جاتی ہے کیا یہ طریقہ جائز ہے؟ چالیس قدم قبر سے دور ہٹ کر فاتحہ یا دعا پڑھنے کی اصل حقیقت کیا ہے؟

جواب : پھول چڑھانا بدعت ہے۔ نماز جنازہ خود دعا ہے اس کے بعد دعا زوائد میں سے ہے۔ چالیس قدم ہٹ کر فاتحہ یا دعا پڑھنے کی کوئی مضبوط دلیل ہمیں قرآن و سنت میں نہیں ملی۔ جو اس کے وعیدار ہیں وہ دلیل لائیں۔

۴۔ سوال : زید ریل سے سفر کر رہا تھا اتفاقاً وہ ریل میں پھنسا کر مر گیا، کیا اس کو شہادت کا درجہ ملا؟

جواب : یقیناً اس کو شہادت کا درجہ ملا۔

۵۔ سوال : ایس ایم سلطان احمد مارواڑ (بیوگی)
مسلمان بیوہ عورت کو اپنی زندگی میں زیور اور اچھا رنگین کپڑا ریشم وغیرہ پہننا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب : ایک محدود دائرہ شرم و حیا میں رہ کر وہ ہر جائز لباس اور زیور استعمال کر سکتی ہے بشرطیکہ ان کی زینت اور آرائش کسی جنسی فساد کا ذریعہ نہ بنے۔

۱۔ سوال : سید شوکت نسیم حیدر آباد (کراچ)

ایک مسلمان عیسائی عورت سے نکاح کرتا ہے۔ لیکن عورت عیسائیت پر ہی بدستور قائم رہے تو کیا نکاح جائز ہوگا؟ اور اگر جائز ہے تو اس کی اولاد کا کیا مذہب سمجھنا چاہئے؟

جواب : نصرانی اہل کتاب ہیں اور اہل کتاب کی عورتوں سے مسلمان کا نکاح درست ہے خواہ عورت تمام عمر اپنے مذہب پر قائم رہے۔ اور اولاد باعتبار فطرت مسلمان ہوگی کیوں کہ حضور ﷺ کا قول مبارک ہے کل مولود یولد علی فطر الاسلام لیکن اس پیدائشی مذہب سے کیا ہوتا ہے۔ مذہب تو حقیقت میں وہ ہے جو شعور کے بعد اولاد اختیار کرے گی۔ کسی خدا رسیدہ مسلمان کی اولاد دشوہر کے بعد کفر اختیار کر لے یا کسی کٹر کافر کی اولاد اسلام لے آئے تو دونوں کے دنیوی اور دینی احکام ان کے اختیار کردہ مذہب کے مطابق ہوں گے نہ کہ پیدائش کے۔ مذہب وارثی چیز نہیں بلکہ شعوری اور اختیاری شے ہے۔ اسی لئے صحابہ کرام کو باوجود ان کے کفر ابتدائی کے ہم ان تمام مسلمانوں سے افضل سمجھتے ہیں جو بعد میں ہوئے خواہ وہ اور ان کے باپ دادا کیسے ہی بکے مسلمان ہوں۔

۲۔ سوال : از سراج الحسن رانچور (دکن) (بلوغیت کی مدت)

یہ تو مسلم ہے کہ زکوٰۃ عاقل بالغ پر فرض ہے۔ تشریح طلب یہ چیز ہے کہ شرعاً لڑکا کس عمر میں بالغ کہا جاسکتا ہے اور لڑکی کس عمر میں بالغ کہی جاسکتی ہے۔ اگر لڑکے کا مختل ہونا اور لڑکی کا حائضہ ہونا ہی اس کے بلوغیت کی مدت سمجھی جائے تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ۹-۱۰-۱۱ سال میں ہی لڑکیاں حائضہ ہونے لگتی ہیں اور ۱۴-۱۵ سال میں ہی لڑکا مختل ہونے لگتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ شرعاً اعتبار کس چیز کا ہے یعنی شریعت نے بلوغیت کے لئے عمر کی قید لگائی ہے یا علامات ہی بلوغیت کی دلیل ہیں۔ اور زکوٰۃ ان پر کب فرض ہوگی؟

حقائق نامہ

یعنی اپنی علمی کمیوں اور کوتاہیوں پر
مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی کے رجوع نامے
اور اکابر دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ اور موقف

دوسری قسط

● حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب راستاد حدیث دارالعلوم دیوبند ●

پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر یہ ضروری وضاحت کر دی جائے کہ کلام الہی قرآن کریم کا یہ خاص اسلوب ہے کہ باستثناء حضرت یوسف علیہ السلام کے انبیائے سابقین علیہم السلام اور ان کی امتوں کے حالات و واقعات کا جب تذکرہ کرتا ہے تو کسی شخصیت یا قوم سے متعلق سارے واقعات کو مرتب طور پر ایک ہی جگہ بیان نہیں کرتا بلکہ موقع محل کی مناسبت سے ان واقعات کو جتھے جتھے الگ الگ سورتوں میں ذکر کرتا ہے، اسی طرح کسی قوم و فرد کے ایک ہی واقعہ کو کمر ذکر کرتا ہے تو اس میں بھی واقعہ کے ایک حصہ کو ایک جگہ اور اسی واقعہ کے بقیہ اجزاء کو دوسری جگہ بیان کرتا ہے جیسا کہ خود سورۃ اعراف اور سورۃ طہ کی زیر مطالعہ آیتوں سے بھی ظاہر ہے۔ چوں کہ قرآن میں ان واقعات کے ذکر کرنے کا ایک اہم ترین مقصد ان سے عبرت و موعظت کا حصول ہے اور عبرت پذیری میں یہ انداز سب سے زیادہ مفید و موثر ہے، اسی لئے اس اسلوب کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔

اب ظاہر ہے کہ کسی قوم یا فرد سے متعلق قرآن مجید میں مذکور سارے اجزاء کو پیش نظر رکھ کر ہی اس کے بارے میں صحیح نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کیوں کہ صرف کسی ایک مقام پر مذکورہ واقعہ کی بنیاد پر اخذ نتیجہ اور فیصلہ صحیح نہیں ہوگا بلکہ اس طرز عمل سے خود قرآن کی مخالفت کا بھی اندیشہ ہے۔

اس ضروری وضاحت کے بعد آیات مذکورہ بالا کی تفسیر ملاحظہ کیجئے۔

(۱) امام مجتہد حافظ ابن جریر طبری المتوفی ۳۱۰ھ کی تفسیر

بقول تعالیٰ ذکرہ: (وَمَا أَغْجَلَكْ) : و ای شیء

أعجلک (عَنْ قَوْمِكَ يَمُوسَى) فَقَدِمْتَهُمْ وَ خَلَفْتَهُمْ وَ رَأَيْتُكَ،

وَلَمْ تَكُنْ مَعَهُمْ؟ (قَالَ هُمْ أَوْلَاءُ عَلَى آلِي) يَقُولُ: قَوْمِي

امام قرطبی لکھتے ہیں: وَ كَانَ مُوسَى وَعَدَ قَوْمَهُ ثَلَاثِينَ يَوْمًا، فَلَمَّا أَبْطَأَ فِي الْعَشْرِ الزَّائِدِ وَ مَضَتْ ثَلَاثُونَ لَيْلَةً، قَالَ (السَّامِرِيُّ) لِبَنِي إِسْرَئِيلَ وَ كَانَ مَطَاعًا فِيهِمْ إِنَّ مَعَكُمْ خُلِيًّا مِنْ خُلَى آلِ فِرْعَوْنَ وَ كَانَ السَّامِرِيُّ سَمِعَ قَوْلَهُمْ اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ وَ كَانَتْ تِلْكَ الْإِلَهَةُ عَلَى مِثَالِ الْبَقَرِ، فَصَاغَ لَهُمْ عَجَلًا جَسَدًا الْخ (الْجَامِعُ لَا حُكَامَ الْقُرْآنِ، ج ۴، ص ۲۸۳، ۲۸۴)

سورۃ الاعراف کی ان مذکورہ آیات کو بار بار پڑھئے اور غور کیجئے، کیا ان کے کسی حرف میں بھی اس بات کا اشارہ ہے کہ بنی اسرائیل کی یہ گمراہی حضرت موسیٰ کے ترک دعوت اور کوہ طور پر تنہا بغرض عبادت آنے کی وجہ سے ہوئی ہے۔

سورۃ طہ میں مذکور واقعہ کی تفسیر

سورۃ اعراف کی اوپر مذکور آیات میں قوم موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ گمراہی کی تفصیلات مستند تفاسیر کی روشنی میں معلوم ہو جانے کے بعد آئیے، اب ذیل میں منقول سورۃ طہ کی آیات سے متعلق علمائے اہل سنت والجماعت کی اہم ترین اور مستند ترین تفاسیر پر نظر ڈالیں کہ ان مفسرین عظام نے ان پاک آیات کی تفسیروں میں واقعہ کی کیا تفصیل بیان کی ہے؟

وَمَا أَغْجَلَكْ عَنْ قَوْمِكَ يَمُوسَى. قَالَ هُمْ أَوْلَاءُ عَلَى فِرْعَوْنَ وَ عَجَلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَى. قَالَ فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ. (طہ: ۸۵-۸۳)

ایک ضروری وضاحت

ان آیات کے بارے میں ائمہ تفسیر کے تشریحی و تفسیری نقول سے

ان تسبقہم؟ قيل: عنى بالقوم جميع بنى اسرائيل، فعلى هذا قيل: امتخلف هارون على بنى اسرائيل، وخرج معه سبعون رجلاً للميقات، فقلوبه: (هُم أَوْلَاءُ عَلَى آثَرِي) ليس يريد أنهم يسرون خلفه متوجهين اليه، بل أراد أنهم بالقرب منى ينتظرون عودى إليهم، وقيل لا، بل كان أمر هارون أن يتبع فى بنى اسرائيل أثره و يلتحقوا به.

وقال قوم: أراد بالقوم السبعين الذين اختارهم، وكان موسى لما قرب من الطور سبقهم شوقاً الى سماع كلام الله فلما وقف فى مقامه قال الله تبارك وتعالى (مَا أَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يَمُوسَى) فبقى صلى الله عليه وسلم متحيراً عن الجواب لهذا الكلمة لما استقبله من صدق الشوق فأعرض عن الجواب و كنى عنه بقوله: (هُم أَوْلَاءُ عَلَى آثَرِي)، واما سألته عن السبب الذى أعجله بقوله "ما" فأخبر عن مجيئهم بالأثر، ثم قال: (وَعَجَلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَى) فكنى عن ذكرى الشوق و صدقه إلى ابتغاء الرضا. وقال ابن عباس: كان الله عالماً ولكن قال: "مَا أَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ" رحمة لموسى و اكراماً له بهذا القول و تسكيناً لقلبه و رقة عليه (المراد بالركة هنا التعطف) (قَالَ) مجيئاً لربه (هُم أَوْلَاءُ عَلَى آثَرِي)..... (وَعَجَلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَى)، أى عجلت إلى المواضع الذى أمرتنى بالمصير إليه لترضى..... قوله تعالى: (فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ)، أى: اختبرناهم و امتحناهم بان يستدلوا على الله عز و جل (وَأَضَلُّهُمْ السَّامِرِيُّ)، أى دعاهم الى الضلالة أو هو سببها، وقيل: (فَتَنَّاهُمْ) ألقيناهم فى الفتنة أى: زينا لهم عبادة العجل، ولهذا قال موسى: (إِنْ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ) (الجامع لأحكام القرآن، ج ۱۱، ص ۲۳۳، ۲۳۲)

(۴) امام ابن كثير متوفى ۷۷۷ھ کی تفسیر

لما سار موسى عليه السلام بنى اسرائيل بعد هلاك

على اثرى يلحقون به (وَعَجَلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَى) يقول: و عجلت أنا لسبقتهم رب كما ترضى عنى. واما قال الله تعالى ذكره لموسى (وَمَا أَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ) لانه جل ثناؤه فيما بلغنا، حين نجاه و بنى اسرائيل من فرعون و قومه و قطع بهم البحر، و عدهم جانب الطور الأيمن، فتعجل موسى الى ربه و أقام هارون فى بنى اسرائيل يسير بهم على اثرى (قَالَ فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ) يقول الله تعالى ذكره قال الله لموسى: فإننا يا موسى قد ابتلينا قومك من بعدك بعبادة العجل، و ذلك كان فتنتهم من بعد موسى و يعنى بقوله (من بعدك) من بعد فراقك إياهم، يقول الله تبارك و تعالى (و أضلهم السامرى) و كان اضلال السامرى إياهم دعائه إياهم إلى عبادة العجل (جامع البيان عن تأويل آى القرآن، ج ۹، ص ۲۳۳-۲۳۲)

(۲) امام بخارى متوفى ۵۱۶ھ کی تفسیر

(وَمَا أَعْجَلَكَ) أى: وما حملك على العجلة (عَنْ قَوْمِكَ) و ذلك أن موسى اختار من قومه سبعين رجلاً حتى يذهبوا معه إلى الطور لياخذوا التوراة فسار بهم، ثم عجل موسى من بينهم شوقاً إلى ربه عز و جل و خلف السبعين، و امرهم ان يتبعوه إلى الجبل فقال تعالى له: (وَمَا أَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يَمُوسَى)، (قَالَ) مجيئاً لربه تعالى (هُم أَوْلَاءُ عَلَى آثَرِي) يعنى: هم بالقرب منى يأتون من بعدى (وَعَجَلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَى) لتزداد رضى (قَالَ فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ)، أى: ابتلينا الذين خلفتهم مع هارون و كانوا ست مائة الف فافتنوا بالعجل غير الثنى عشر الفا من بعدك، أى: من بعد ان طلاقك إلى الجبل (وَأَضَلُّهُمْ السَّامِرِيُّ)، أى: دعاهم و صرفهم إلى عبادة العجل و أضافه إلى السامرى، لأنهم ضلوا بسببه. (معالم التنزيل، ج ۲، ص ۲۷۱)

(۳) امام ابو عبد الله قرطبي متوفى ۶۷۱ھ کی تفسیر

(وَمَا أَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يَمُوسَى) أى ما حملك على

(۵) علامہ قاضی بیضاوی متوفی ۶۹۱ھ اور ۶۸۵ھ کی تفسیر

(وَمَا أَغْوَيْنَاكَ عَنْ قَوْمِكَ يَمُوسَى) سوال عن سبب العجلة يتضمن انكارها من حيث انها نقيصة في نفسها انضم اليها اغفال القوم و اليهام التعظم عليهم فلذلك اجاب موسى عن الامرين و قدم جواب الانكار لانه اهم (قَالَ هُمْ أَوْلَاءُ عَلَى أَثَرِي) ما تقدمتهم الا بخطى يسيرة لا يعتد بها عادة، وليس بيني وبينهم الا مسافة قريبة يتقدم الرفقة بها بعضهم بعضا (وَأَغْوَيْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِرَضَى) فان المسارعة إلى امتثال أمرك والوفاء بعهدك يوجب مرضاتك.

شیخ زادہ اپنے حاشیہ علی تفسیر بیضاوی میں قاضی صاحب کی عبارت کی وضاحت میں لکھتے ہیں:

والجواب بقوله (هُم أَوْلَاءُ عَلَى أَثَرِي) لا يطابقه ظاهراً اشار الى الجواب عنه بقوله: سؤال عن سبب العجلة يتضمن انكارها يعنى أنه لما تضمن الانكار قدم العذر عما انكر عليه فابتدأ به لكون الاعتذار عنه اهم بالنسبة الى بيان السبب (قَالَ فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ): ابتليناهم بعبادة العجل بعد خروجك من بينهم وهم الذين خلفهم مع هارون و كانوا ست مائة الف ما نجا من عبادة العجل منهم الا اثنا عشر الفسا في حاشية شيخ زادہ "ابتليناهم بعبادة العجل"، يعنى أن المراد بالفتنة المحنة التي فيها شدائد والبلايا، والمعنى ألقينا قومك الذين خلفتهم مع هارون في محنة و فتنة بعبادة العجل، و خلقنا فيهم الكفر والضلال لسوء اختيارهم و ميلهم إلى جانب التقليد والهوى، و عدم اتباعهم الدلائل القاطعة التي أقامها صاحب المعجزات القاهرة (وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ) باتخاذ العجل والدعاء الى عبادته (حاشية شيخ زادہ: و أسند الإضلال إلى السامري لأنه كان سبب ضلالهم حيث اتخذ لهم العجل و دعاهم

لرعون و (فَاتُوا عَلَى قَوْمٍ يَعْكُفُونَ عَلَى أَصْنَامٍ لَهُمْ قَالُوا يَا مُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلَٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ. إِنَّ هَؤُلَاءِ مَتَّبِعُوا مَا هُمْ فِيهِ وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) و واعدہ ربہ ثلاثین ليلة ثم اتبعها له عشراً فتمت أربعین ليلة، ای: يصوم ليلاً و نهاراً. فسار موسى عليه السلام مبادراً الى الطور و استخلف على بنى اسرائيل اخاه هارون، ولهذا قال تعالى (وَمَا أَغْوَيْنَاكَ عَنْ قَوْمِكَ يَمُوسَى قَالَ هُمْ أَوْلَاءُ عَلَى أَثَرِي) ای: قادمون ينزلون قريباً من الطور (وَأَغْوَيْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِرَضَى) ای لتزداد عنى رضا (قَالَ فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ) أخبر تعالى نبيه موسى بما كان بعده من الحديث في بنى اسرائيل و عبادتهم العجل الذى عمله لهم ذلك السامري.

امام ابن جریر طبری، امام بغوی، امام قرطبی اور امام ابن کثیر جو صرف تفسیر ہی کے امام نہیں ہیں بلکہ حدیث و فقہ وغیرہ علوم شرعیہ میں بھی امامت کے درجہ پر فائز ہیں، ان چاروں ائمہ کی زیر بحث آیت کی تفسیروں کو بغور پڑھا جائے، کیا ان تفسیروں سے اشارہ بھی یہ پتہ چلتا ہے کہ بنی اسرائیل کی گمراہی کا سبب حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دعوت کو چھوڑ کر عبادت کے لئے کوہ طور پر چلا جانا تھا۔

یہ ائمہ کبار "مَا أَغْوَيْنَاكَ" میں "مَا" کو استفہام انکاری کے بجائے استفہام عن سبب العجلة ہی کے معنی میں لے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ علام الغیوب والشہادہ کی طرف سے یہ سوال طلب معرفت کے لئے نہیں بلکہ تعریف غیر کے لئے ہے، جیسے حضرات ابراہیم علیہ السلام نے جب باری تعالیٰ سے سوال کیا تھا کہ "إِنِّي كَيْفَ تُخَيِّمُ الْمَوْتِي" تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سوال ہوا تھا "أَوَلَمْ تُؤْمِنْ"

اسی طرح سے (قَالَ فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا) میں سب نے فاکوتعقیب ذکی کے ہی معنی میں لیا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے بلا واسطہ کلام کرنے اور عطائے توریث کے بعد انہیں یہ اطلاع دی کہ میں نے آپ کی قوم کو امتحان و آزمائش میں ڈالا جس میں وہ ناکام ہو گئی اور سامری کے دام ضلالت میں پھنس گئی ہے۔

الی عبادتہ، و قال: هذا إلهکم و اللہ موسیٰ، و إلا لم یملک أحد إضلال أحد، و أسند الفتن إلی نفسه، لأنه خالق الأعیان و الأعراض بأسرها (تفسیر القاضی البیضاوی مع حاشیہ شیخ زادہ، ج ۳، ص ۳۲۸)

شیخ زادہ کی خط کشیدہ عبارت کو پڑھئے اور بتائے کہ قوم بنی اسرائیل اپنی پستی عزیمت کی بناء پر کفر و کمرانی میں مبتلا ہوئی تھی یا حضرت موسیٰ کے دعوت کے کام کو چھوڑ کر عبادت میں مشغول ہو جانے کی وجہ سے یہ کمرانی ان کے گلے کا طوق بنی تھی؟

(۶) مفتی دیار روم ابوسعود عمادی متوفی ۹۸۲ھ کی تفسیر

(وَمَا أَغْجَلَكْ عَنْ قَوْمِكَ يَمُوسَى) حکایہ لما جرى بينه تعالى و بين موسى عليه الصلاة والسلام من الكلام عند ابتداء موافاته الميقات بموجب المواعدة المذكورة، اي: و قلنا له: اي شيء أعجلك منفرداً عن قومك، و هذا كما ترى سؤال عن سبب تقدمه على النقاء مسوق لإنكار انفرادهم عنهم لما في ذلك بحسب الظاهر من مخايل إغفالهم و عدم الاعتداد بهم مع كونه مأموراً باستصحابهم و إحضارهم معه لا لإنكار نفس العجلة الصادرة عنه عليه الصلاة والسلام لكونها نقيصة منافية للحزم اللائق بأولي العزم، ولذلك أجاب عليه الصلاة والسلام بنفي الانفراد المنافي للاستصحاب والمعية حيث.

(قَالَ هُمْ أَوْلَاءُ عَلَيَّ أَتَرَى) یعنی انہم معی، و إنما سبقتهم بخطا يسيرة ظننت أنها لا تخل بالمعية ولا تقدر في الاستصحاب فإن ذلك مما لا يعتد به فيما بين الرفقة اصلاً و بعد ما ذكر عليه الصلاة والسلام أن تقدمه ذلك ليس لأمر منكر ذكر أنه لأمر مرضي حيث قال: (وَعَجَلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِمَرْضِي) عنى بمسارعتي إلى الامتثال بأمرك و اعتنائی بالوفاء بعهدك و زيادة (رَبِّ) لمزيد الضراعة و الابتهاال رغبة في قبول العذر. قَالَ فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ (۸۵)

(قَالَ) استئناف مبني على سؤال من حكاية اعتذاره و عليه الصلاة والسلام وهو السر في وروده على صيغة الغائب لا أنه التفات من التكلم إلى الغيبة لما أن المقدر فيما سبق من الموضوعين على صيغة التكلم كانه قيل من وجه السامعين: فما ذا قال له ربه حينئذ؟ فقيل قال (فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ)، أي: ابتليناهم بعبادة العجل من بعد ذهابك من بينهم و هم الذين خلفهم مع هارون عليه الصلاة والسلام و كانوا ست مائة ألف ما نجا منهم من عبادة العجل إلا اثنا عشر ألفاً و اليقائ لتتريب الاخبار بما ذكر من الابتلاء على إخبار موسى عليه الصلاة والسلام بمجئته لكن لا لأن الإخبار بها سبب موجب للإخبار به بل لما بينهما من المناسبة المصححة للانتقال من أحدهما إلى الآخر من حيث إن مدار الابتلاء المذكور عجلة القوم فانه روي أنهم أقاموا على ما وصى به موسى عليه الصلاة والسلام عشرين ليلة بعد ذهابه فحسبوا مع أيامها أربعين و قالوا أكملنا العدة و ليس من موسى عليه الصلاة والسلام عن ولا أثر، (وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ) حيث كان هو المدبر في الفتنة، فقال لهم: إنما أخلف موسى عليه الصلاة والسلام ميعادكم لما معكم من حلي القوم و هو حرام عليكم فكان من أمر العجل ما كان، فإخباره تعالى بوقوع هذه الفتنة عند قدومه عليه الصلاة والسلام إما باعتبار تحققها في علمه تعالى و مشيئته و إما بطريق التعبير عن المتوقع بالواقع الخ (تفسير أبي السعود: ۶/۳۳)

اس کے بعد نصاب درس میں شامل معروف و متداول تفسیر جلالین جلد ثانی مؤلفہ جلال الدین محمد بن احمد محلی متوفی ۸۶۳ھ کی زیر بحث آیت پاک کی تفسیر مع تعلیقات نقل کر کے مطالعہ تفسیر کے اس باب کو بغرض اختصار بند کیا جا رہا ہے۔

(۷) جلالین کی تفسیر

(وَمَا أَغْجَلَكْ الْخ) : فی الخطیب و لما امر اللہ تعالیٰ موسیٰ بحضور الميقات مع قوم مخصوصين و هم السبعون الذين اختارهم اللہ تعالیٰ من جملة بنی اسرائیل لیلہوا

اکیلے چلے گئے۔ ۳۰ رات موسیٰ علیہ السلام نے عبادت میں گزاری جس کی وجہ سے چھ لاکھ بنی اسرائیل جو سب کے سب ہدایت پر تھے ان میں سے ۵ لاکھ ۸۸ ہزار چالیس رات کی چھوٹی مدت میں گمراہ ہو گئے۔

نظر

مولانا سعد صاحب کاندھلوی نے ۱۳ ربیع الاول ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۳ دسمبر ۲۰۱۶ء کو بعد نماز فجر بنگلہ والی مسجد حضرت نظام الدین دہلی میں جو تقریر کی تھی، اس میں یہ الفاظ بھی ہیں ”صرف ۳۰ رات موسیٰ علیہ السلام نے دعوت کا عمل نہیں کیا“ مولانا عبدالسلام قاسمی نے یہ الفاظ کیوں استفتاء سے حذف کر دیئے؟ اس کی وجہ وہ جانتے ہوں گے، جب کہ مستفتی کی دیانت کا تقاضا ہے کہ وہ مفتی کے سامنے مسئلہ دریافت طلب کی مکمل صورت بیان کرے، مولانا عبدالسلام ماشاء اللہ قاسمی ہیں، وہ مستفتی کی ذمہ داریوں کو خوب جانتے اور سمجھتے ہوں گے۔

استفتاء کے بعد خود غازی آبادی صاحب نے مولانا محمد سعد صاحب کے مذکورہ بالا قول کو شرعاً درست باور کرانے کے لئے درج ذیل دلائل نقل کئے ہیں:

(۱) ”قَالَ فَيَا أَيُّهَا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ“ والمراد بالفتن إما الابتلاء، أو الإضلال، یعنی ابتلیناہم باظهار العجل، هل يعبدونه أم لا؟ أو أضللناہم بعبادة العجل.

فان قيل ”فَيَا أَيُّهَا قَدْ فَتَنَّا“ مرتب على قوله ”عَجَلْتُ إِلَيْكَ“ والتقدير ”إذا عجلت الی فَيَا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ“، وهذا الكلام يقتضى كون العجلة سبباً للفتنة، إذ الفاء للسببية فما وجه هذه السببية؟ قلت لعل وجه ذلك أن الانبياء عليهم السلام أرسلوا الهداية الخلق بوجهين : ظاهراً، بدعوتهم إلى الإسلام، و تعليمهم الأحكام، و باطناً بجذبهم إلى الله عما سواه و إفاضة نور الإيمان و المعرفة فى قلوبهم حتى ينشرح صدورهم للإيمان، و يروا الحق حقاً و الباطل باطلاً، ولا يتم ذلك إلا عند كمال توجههم إلى الخلق بشراً شرهم، ولما كان عجلة موسى عليه السلام إلى الله تعالى مبيهاً على غلبة المحبة و الشوق و سكر ذلك، انقطع عند

معه إلى الطور لاجل أن يأخذوا التوراة فسار بهم موسى ثم عجل من بينهم شوقاً إلى ربه و خلفهم ورائه و أمرهم أن يتبعوه إلى الجبل، فقال تعالى له مَا أَعَجَلَكَ الْخ قَالَ هُمْ أَوْلَاءُ عَلَى أَثَرِي أَيْ: بالقرب منى ياتون ”علّ اثرى“ وَ عَجَلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَى“ عنى أَيْ: زيادة على رضاك، و قبل الجواب أتى الاعتذار بحسب ظنه و تخلف المظنون و قوله: ”و بحسب ظنه“، أَيْ: ظن أن الكل لحقوه و تبعوه و جاء و ا على أثرى، و قوله: ”و تخلف المظنون“: و هو أنهم لم يخرجوا ولم يتبعوه، فقوله ”هم أولاء على أثرى“ أَيْ: بحسب ظنه، و فى الواقع ليس كذلك، و قوله ”كما قال“ علة لقوله: ”و تخلف المظنون“ و ما مصدرية، أَيْ: و دليل تخلف المظنون، من الجمل، ”فَيَا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ“، الظاهر من صنع المسافر أن المراد من قومك اللاحق هم الذين عنى بما قبله من أصل أن المعرفة إذا أعيدت كانت عين الأولى و أنهم تخلفوا كلهم و شغلهم الفتنة من المجيء إلى الطور، ولكن الثابت عند غيره أن المعنى بالأول هم النقباء، و المراد بالثانى هم المختلفون، و قوله ”فَيَا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ“ استئناف كلام و قصة اخرى فلذا أعاد (قَالَ) و الفاء للتعقيب، أَيْ: أقول لك عقب ما ذكرنا ”إِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ“ و قيل: إنها للتعليل، أَيْ: لا ينبغي البعد من قومك، أَيْ: النقباء السبعين فان القوم الذين خلفتهم مع أخيك (وَ أَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ) فكيف تأمن على هؤلاء. (جلالين، ج ۲، ص ۲۶۵، مع تعليقات جديدة)

مستفتی

عبدالسلام قاسمی غازی آبادی کے دلائل پر ایک نظر
استفتاء کی عبارت

کیا فرماتے ہیں حضرت مفتی صاحب مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ حضرت مولانا سعد صاحب دامت برکاتہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ کے ذیل میں یہ بیان فرمایا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی گمراہی کی وجہ یہ ہوئی کہ وہ طور پر موسیٰ علیہ السلام بجائے قوم کو ساتھ لے کر جانے کے

بطور ظن و گمان کے کوئی بات کہیں تو بغیر باری تعالیٰ کی تقریر کے یہ بات امت کے حق میں حجت نہیں ہوتی، تو قاضی صاحب کا یہ غیر یقینی جواب کیسے دلیل و حجت بنے گا۔

(ج) حضرت قاضی صاحب نے اپنے اس جواب میں فرمایا ہے کہ حضرات انبیاء و دو طور پر خلق خدا کی ہدایت کے لئے بھیجے جاتے ہیں: (۱) ایک ہدایت ظاہری جو دعوت الی الاسلام اور تعلیم احکام کے ذریعہ انجام پاتی ہے۔

(۲) دوسرے باطنی ہدایت جو انبیاء کی توجہ باطنی کے ذریعہ انجام پذیر ہوتی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہدایت ظاہری یعنی دعوت و تعلیم پر قاضی صاحب نے سکوت فرمایا ہے، گویا ان کے نزدیک دعوت و تعلیم کے کام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بخیر و خوبی پورا کیا۔ دوسری یعنی ہدایت باطنی جس میں بوجہ غلبہ محبت الہی سکر و بے خودی طاری ہوجانے کے سبب خلل واقع ہوا، جس سے ان کی قوم گمراہ ہوگئی، اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ یہ دلیل صرف دعویٰ کے موافق نہیں بلکہ اس کے ایک جزء میں مخالف ہے کیوں کہ دعویٰ کا پہلا جزء یہ ہے کہ ”۳۰ رات موسیٰ علیہ السلام نے دعوت الی اللہ کا کام نہیں کیا“ جب کہ حضرت قاضی صاحب کا اس نوع کی ہدایت پر سکوت بتا رہا ہے کہ یہ کام پورے طور پر انجام دیا گیا۔

(د) حضرت قاضی صاحب علوم دینیہ بالخصوص حدیث و فقہ اور کلام و تصوف میں اپنے عہد کے فرد فرید تھے، بایں ہمہ ان کا یہ صوفیانہ کلام ”ولما کانت عجلة مومنی علیہ السلام الی اللہ متعباً علی غلبة المحبة والشوق و سکر ذلك“ یعنی بقول حضرت قاضی صاحب توجہ باطنی بھی کار نبوت و رسالت کا ایک حصہ ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غلبہ محبت الہی نے سکر کی حالت طاری کردی، جس کی وجہ سے وہ رسالت کے اس حصہ کو انجام نہ دے سکے، ہم جیسے باطنی حقائق سے نااہلوں کو یہ بات ٹھنک رہی ہے کہ رسول پر بزمانہ رسالت کیا ایسی حالت پیش آسکتی ہے جس سے وہ رسالت کے کام کو انجام دینے سے قاصر ہو جائیں؛ کیوں کہ حضرات انبیاء کرام ایسے عوارضات سے جو تبلیغ رسالت میں خلل انداز ہوں، محفوظ ہوتے ہیں۔

(ه) اس دلیل کے نقل کرنے میں تلاش حق سے بے اعتنائی برتنی گئی ہے۔ قاضی صاحب نے زیر بحث واقعہ سے متعلق آیت کی تفسیر کی

ذلك توجه باطنه عن الامة، فحينئذ وقع امة في الفتنة والصلال“ (مظہری، ۱۵۶-۱۵۵/۶)

(۱) اس دلیل پر نظر

(الف) مولانا عبد السلام قاسمی بفضلہ تعالیٰ عالم ہیں اور نام کے ساتھ قاسمی کا لاحقہ بتا رہا ہے کہ دارالعلوم دیوبند کے فضلاء میں سے ہیں، اس لئے وہ ضرور جانتے ہوں گے کہ وہی دلیل، دلیل کہلانے کی مستحق اور لائق قبول ہوتی ہے جو اپنے دعویٰ کے مطابق ہوتی ہے۔ دعویٰ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے ۳۰ راتیں دعوت کا عمل نہیں کیا اور اپنی قوم کو پیچھے چھوڑ کر تنہا کوہ طور پر عبادت میں مشغول رہے، اس وجہ سے قوم کی اکثریت گمراہ ہوگئی اور حضرت قاضی صاحب کی عبارت سے ثابت ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت و شوق کا ان پر اس قدر غلبہ ہوا کہ ان پر سکر اور بے خودی کی کیفیت طاری ہوگئی، جس کی وجہ سے ان کی توجہ باطنی امت سے منقطع ہوگئی اور اسی توجہ باطنی کے انقطاع سے امت فتنہ و ضلالت میں واقع ہوگئی۔ مولانا غازی آبادی صاحب ہی انصاف سے بتائیں کہ کیا ان کی یہ دلیل ان کے دعویٰ کے مطابق ہے؟

دعویٰ : دعوت کا عمل ترک کر کے امت سے الگ عبادت میں مشغول ہو گئے اس وجہ سے ہدایت یافتہ قوم گمراہ ہوگئی۔

دلیل : محبت الہی اور اس کے شوق کا اس قدر غلبہ ہوا کہ اس سے سکر کی کیفیت ہوگئی جس سے امت کی طرف توجہ باطنی منقطع ہوگئی اس وجہ سے امت گمراہ ہوگئی۔

معمولی پڑھا لکھا شخص بھی دعویٰ دلیل کو ایک نظر دیکھ کر یہی کہے گا کہ دونوں میں مطابقت نہیں ہے، لہذا اسے دلیل کہنا بجائے خود دلیل کا مذاق اڑانا ہے۔

(ب) حضرت قاضی صاحب علیہ الرحمہ نے یہ جواب لفظ: لَعَلَّ سے شروع کیا ہے جو توقع، تعلیل اور بقول کو فیوں کے استفہام کے معانی میں استعمال ہوتا ہے، ظاہر ہے کہ یہاں توقع ہی کے معنی میں ہے، اردو میں توقع کا ترجمہ ”شاید“، ”امید ہے“ اور ”ممکن ہے“ سے کیا جاتا ہے اور یہ سب معانی جزم و یقین سے خالی ہیں، جب مجیب ہی کو اس جواب کی صحت پر جزم و یقین حاصل نہیں ہے تو پھر یہ کسی امر پر دلیل و حجت کہے بن سکتا ہے؟ کیوں کہ رسول خدا ﷺ جب اپنی بشری حیثیت سے

کی اور جو تفسیری عبارت لائق توجہ اور نقل کرنے کی مستحق تھی اسے نظر انداز کر دیا۔ واللہ المستعان

(۲) (وَمَا أَغْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يَمُوسَى) سوال عن سبب المعجلة يتضمن انكارها من حيث انها نقيصة في نفسها انضم اليها اغفال القوم“ (تفسیر بیضاوی ۴/۳۵)

آں موصوف اس دوسری دلیل سے بھی لپکی جاتا چاہتے ہیں کہ مولانا محمد سعد کاندھلوی نے جو بات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہی ہے، وہ درست ہے اور اس کے ثبوت میں تفسیر بیضاوی کا یہ حوالہ درج کیا ہے مولانا محمد سعد صاحب نے دعوت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا تھا کہ ”دعوت کا چھوٹ جانا یہ امت کی گمراہی کا تقنی سبب ہے“ (بلفظہ) اپنی بات کو مدلل کرنے کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ واقعہ ذکر کیا تھا، مولانا صاحب کی بات کے دو جزء ہیں:

(۱) ۴۰ رات موسیٰ علیہ السلام نے دعوت کا عمل نہیں کیا۔
(۲) ۴۰ رات موسیٰ علیہ السلام عبادت میں مشغول رہے، یہی دونوں امر بنی اسرائیل کی گمراہی کا سبب بنے۔

اب بتایا جاجائے کہ قاضی بیضاوی رحمہ اللہ کی اس تفسیری عبارت سے موسیٰ علیہ السلام کے ان دونوں کاموں اور اس کے نتیجے میں قوم کی گمراہی آخر کون سی بات ثابت ہو رہی ہے جو بطور پیش کی جارہی ہے؟ ہم نے گذشتہ طور میں آیت زیر تحقیق سے متعلق قاضی صاحب کی مکمل عبارت مع حاشیہ شیخ زادہ نقل کر دی ہے، اسے ایک بار پھر بغور دیکھ لیجئے، حقیقت پوری طرح سمجھ میں آجائے گی۔

(۳) اپنی تیسری دلیل میں تفسیر مراغی کی ایک عبارت نقل کی ہے، دلیل بھی پہلی دونوں دلیلوں کی طرح دعویٰ کے مطابق نہیں ہے۔

(۴) عصر جدید کے معروف مصری محقق شیخ ابوزہرہ کی تفسیر سے اس حوالے میں تو آں موصوف نے کمال ہی کر دیا ہے کہ ان کی عبارت کے سیاق و سباق کو حذف کر کے بیچ سے ایک جملہ لے لیا اور خود مفسر کے معنی و مراد کے برخلاف اپنے فکر و نظر کے مطابق ایک مفہوم کشید کر لیا جس سے نہ جاننے والوں کو یہ جتنا چاہتے ہیں کہ شیخ ابوزہرہ پہلے ہی سے ان کے ہم زبان و ہم فکر ہیں، ہم شیخ کی مکمل عبارت نقل کر رہے ہیں جس سے اہل علم و دانش پر صبح روشن کی طرح واضح ہو جائے گا کہ جناب غازی

ابن العربی میں مختصر لفظوں میں ایسی تفسیر بیان کی ہے جو واقعہ کی صحیح تصویر پیش کرتی ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شایان شان بھی ہے، اگرچہ غازی آبادی صاحب نے اسے چھوڑ دیا ہے، لیکن ہم نقل کر رہے ہیں۔

”وَمَا أَغْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يَمُوسَى“ خطاب لموسى محطوف على الخطاب لبنى اسرائيل ”قَدْ أَلْجَيْنَاكَ الْخَ“، ”وَمَا أَغْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يَمُوسَى“، قال البغوي: اى ما حملك على المعجلة عن قومك، و ذلك ان موسى اختار من قومه سبعين رجلاً حتى يذهبوا معه الى الطور لياخذوا التوراة فصار بهم ثم عجل موسى من بينهم شوقاً الى ربه، و خلف السبين و أمرهم أن يتبعوه الى الجبل، فقال الله تعالى ”وَمَا أَغْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يَمُوسَى“ قلت: و هذا سوال تقرير كما يسئل المحبوب من المحب حين يراه فى غاية المحبة و الشوق كى يذكر شوقه، لكن فيه مظنة انكار بما فيه من تركه موافقة الرفقة، فأجاب موسى عن الأمرين و قدم جواب الانكار لكونه أهم، (قال) موسى (هم أولاء على آلئرى)، يعنى: ما تقدمتهم الا بخطى يسيرة لا يعتد بها عادة وليس بينى و بينهم إلا مسافة قريبة يتقدم بها الرفقة بعضهم بعضاً، ”وَعَجَلْتُ“ معطوف على قوله ”هم أولاء“، أو حال بتقدير قد، ”إِلَيْكَ“ اى: الى مقام كرامتك و المكان الذى وعدنى لعجلها لك على و كلامك منى...، ”لترضى“، قيل: يعنى: لأن المسارعة الى امتثال أمرك و الوفاء بعهدك أوجب لازدياد مرضاتك، قلت: بل معنى ”لترضى“ لغاية محبتك و اشغال الشوق الى لقائك و استماع كلامك كما هو مقتضى اقرب وقت لقاء المحبوب، و ذلك الشوق و المسحبة يقتضى مرضاتك، ”قَالَ فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ“... و جاز ان يكون الكلام فى الآية انه قال الله تعالى بعد ما أنجز وعده و أعطاه التوراة ارجع الى قومه (قومك) فإننا قد فتننا قومك. (تفسير مظهر، ج ۶، ص ۱۵۵-۱۵۶)

”قَالَ فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ“ اور و جاز ان يكون الخ کے دوہان وہ عبارت ہے جو اوپر غازی آبادی صاحب نے بطور دلیل پیش

آبادی صاحب نے علمی امانت و دیانت کی کہاں تک رعایت کی ہے، ملاحظہ ہواصل عبارت:

اول صدمۃ لموسیٰ الکلیم فتنۃ العجل، ذهب موسیٰ الی جانب الطور الایمن کما وعدہ ربہ لیتلقى التوراة، و ذهب فرحاً عجلاً، لانه علی شوق لمخاطبہ ربہ، ولأن المسارعة الی وعد الحبيب ترضیہ و ترضی نفسه، و فی غیبة موسیٰ عن قومہ لمیکن وقتاً طویلاً، فتن بنو اسرائیل بعبادۃ العجل، و ربما یكون موضع عتب بهذه المسارعة لما اقترن بغیبة، و کل شیء بارادۃ اللہ ولكن علی المرشد الہادی أن یراقب النفوس و موضع ضعفها، و موضع الضعف عن الاسرائیلیین هو معاشرتهم لأهل فرعون، هو اتباعهم طریق هؤلاء فی أوہامہم و عاداتہم و تقالیدہم۔ قال اللہ تعالیٰ لکلیمہ، وقد جاء مسارعا الیہ فی موعده۔

(وَمَا أَغْجَلْتَكَ عَنْ قَوْمِكَ يَمُوسَى، قَالَ هُمْ أَوْلَاءُ عَلَيَّ أَتَرَىٰ وَ أَغْجَلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَىٰ۔

”الوار“ وصلت ما بعدها بما قبلها لکمال السياق، و لبيان أن الفتنة جاءت بعد الانعام بالانجاء و تنزيل المن والسلوی و المواعدة علی خطاب اللہ تعالیٰ لموسى، و هذا فیہ تقرب لما یقع منهم من بعد، اذ ارنوا تلك النعم السامية بالكفر لا بالشك، و بذلك يتصور القارئ ما سيكون منهم۔

كان موسیٰ علیہ السلام قد خرج من قومہ بمن يمثلونہم، و ہم السبعون المختارون الذين يمثلون أسباطہم، ولكنه ککل رئیس قد یسبق من منعه یتعرف أمر اللقاء ولأنه فی شوق للأنس بكلام ربہ ولأنه یرى أن اللہ تعالیٰ سیخاطبہ بشرائع قد بعث بها۔

سبقہم الی الموعده، ولكن اللہ تعالیٰ قدر میقاتا محددًا الابتداء و الانتهاء لمصلحة قدرها و لم یکن تقدیرہ لغيرہ أمر قدرہ سبحانه، و ان لبث موسیٰ فی قومہ قد قدر اللہ فیہ دفع ضرر، واللہ لا یخلف الميعاد، و کل شیء

بقضاء اللہ و بتقدیرہ و فی علمہ المکنون، فهو سبحانه و تعالیٰ یعلم ما کان و ما سیکون۔

عتب اللہ تعالیٰ علی کليمہ المختار تعجلہ فی ذاتہ، و عتب علیہ أن سبق قومہ و ترکہم، و ہم یحتاجون الی رعايته و مراقبة خواطرہم ببصیرتہی، و ہم قریبوا عہد بمعاشرۃ الفاسقین۔

عتب اللہ تعالیٰ علی کليمہ هذا، و کان علی موسیٰ أن یعتذر عما کان منہ، واللہ علیم بذات الصدور، قال: (هُم أَوْلَا عَلَيَّ أَتَرَىٰ) أشار الیہم، و لم یأت بـ”کاف“ الخطاب تأدباً مع اللہ (۱)، ولأنه سبحانه العليم، فلا یحتاج الی تنبیہ بہا، اذ هو یخاطب العليم الخیری، و معنی (أَوْلَا عَلَيَّ أَتَرَىٰ) انہم علی مقربة منی، و لا یضلون الطريق؛ لأنہم ورائی، ثم قال معتذراً عن تعجلہ: (وَ أَغْجَلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَىٰ)، ای کان الدافع علی عجلی الیک محاولتی إرضاءک حاسباً أن المسارعة الیک ترضیک، و قال کلمتین تقرباً الیہ سبحانه و مشیراً بہما الی رغبة فی ذلك التعجیل و هو أنسا بکلامہ معہ۔

الکلمۃ الأولى هی (إِلَيْكَ) ای عجلتی کانت الیک، و أنت القرب الی نفسی آنس بکلامک، و الکلمۃ الثانیۃ هی (رَبِّ) ای القائم علی نفسی، و من صنعتی علی عینک؛ فانی أسارع الی من صنعتی علی عینہ جل جلالہ۔

و قد نبہہ سبحانه الی مغیبة تعجلہ، فقال عز من قائل: (قَالَ فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ) فاعل (قَالَ) هو الضمیر العائد علی اللہ جلت قدرتہ، و الفاء للسببیۃ، ای بسبب غیبتک و عدم قیامک بحق الرقابة النفسیۃ علیہم التي مکناک منها، (قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ) ای اختبرناہم لتبیین مقدار اراداتہم و عقولہم و مدارکہم، و اضاف الاختبار الذی سماہ ”فتنة“ الی نفسہ، و هو العليم بکل شیء قبل وقوعہ، و بعد وقوعہ فلازمان تكون بالنسبة للناس لا بالنسبة للذات العلیۃ۔

ہے اور قاشانی کے بارے میں سید رشید رضا نے لکھا ہے کہ یہ فرقہ باطنیہ سے تعلق رکھتے ہیں مگر ڈاکٹر محمد حسین ذہبی اسے صحیح نہیں سمجھتے ہیں، بہر صورت یہ تفسیر خالص حضرات صوفیا کی تفسیر اشاری پر مشتمل ہے اور عقائد و احکام پر تفسیری اشاری سے استدلال و استشہاد نہیں کیا جاتا کیوں کہ اس تفسیر کا مدار الفاظ کے باطنی معنی و مفہوم پر ہوتا ہے جب کہ اسلامی عقائد و احکام قرآن و حدیث کے ظاہری نصوص سے ماخوذ ہیں، کاش کہ مولانا غازی آبادی زیر بحث موضوع میں اس کتاب کا حوالہ نہ دیتے تو ان کے حق میں بہتر ہوگا، مگر اسے کیا کیجئے کہ انہیں قدیم ائمہ تفسیر کی مستند کتابوں کے مقابلہ میں تفسیر القرآن منسوب بنام ابن عربی اور ابن عاشور، مراغی، قاسمی وغیرہ عہد جدید کے مفسرین کی کتابیں ہی پسند ہیں۔

اس کے بعد آں موصوف لکھتے ہیں کہ مذکورہ واقعہ سے متعلق اردو کتب تفسیر سے دلائل، پھر اردو تفسیر سے پہلی دلیل میں تفسیر مظہری عربی کی جو عبارت اپنی اولین دلیل میں نقل کی تھی، اسی کا اردو ترجمہ نقل کر دیا ہے۔ آج معلوم ہوا کہ کسی کتاب کے ترجمہ کی حیثیت الگ مستقل کتاب کی ہوتی ہے، اس جدید انکشاف پر ہم مولانا کے مشکور ہیں۔

اس ترجمہ کو نقل کر لینے کے بعد لکھتے ہیں: یہی تفسیر روح المعانی ۱۶/۲۴ وغیرہ میں بھی ہے۔ یہ بات صحیح ہے کہ علامہ آلوسی تفسیر روح المعانی میں آیات کی ظاہری اعتبار سے تفسیر مکمل کر لینے کے بعد ”التفسیر من ادب الاشارة“ کے عنوان سے کثرت سے اشاری تفسیر بھی بیان کرتے ہیں، یہ تفسیر جو آں موصوف نے تفسیر مظہری اردو کے حوالہ سے درج کی ہے اس کا روح المعانی میں وجود ہی نہیں، یہ حوالہ انہوں نے شاید روح المعانی کو دیکھے بغیر دیدیا ہے۔ علمی مباحث میں اس قسم کا رویہ آدمی کو غیر معتمد بنادیتا ہے۔

اردو تفسیروں سے دلائل کے ذیل میں معارف القرآن سے ایک عبارت (جس کو حضرت مفتی صاحبؒ نے بحوالہ روح المعانی درج کیا ہے) نقل کی ہے، اس سلسلے میں عرض ہے کہ معارف القرآن مؤلفہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کثرت سے دستیاب ہے، آپ ان کی پوری تحریر پڑھ سکتے ہیں، البتہ روح المعانی تک سب کی رسائی نہیں ہے، اس لئے ہم افادہ کی غرض سے روح المعانی کی اصل عبارت نقل کر رہے ہیں۔

”وَمَا أَعْجَلَكَ الْخ“ حکایۃ لما جرى بينه تعالى وبين موسى عليه السلام من الكلام عند ابتداء موافاته الميقات

و عبر سبحانه فقال (قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ) أضاف القوم إليه استحساناً لهمته، و قوة في عتابه، أي أنهم قومه الذي جاء لأخراجهم من طهواء فرعون، ولكن لم يزل الأثر المسمي في عقولهم، طففي بتعاليمه عليهم نفسياً و إن خلعوا الربة و أزالوا أرق الأجساد، فلم يزيلوا أرق النفوس، ولقد قال تعالى: (وَأَصْلَهُمُ السَّامِرِيُّ)، أي أوقعهم في المضلال، و السامري شخص التقل معهم من مصر، كان يجيد النحت و التصوير، و لم ينص على أنه من الاسرائيليين أو أهل مصر الأصليين، و يغلب على الظن أنه الاسرائيلي اندمج مع المصريين و عرف صناعاتهم، و قيل: إنه كان هندياً يعبد البقر، ثم اعتنق ديانة بنى اسرائيل. (زهرة التفاسير، تفسير سورة طه: ص: ۲۷۵، ۲۷۶)

(۵) یہ پانچویں دلیل تفسیر القاسمی سے ماخوذ ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ ”وَمَا أَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يَمْؤُسِي“ اس سوال کے ذریعہ خدائے عالم الغیب نے درحقیقت آداب سفر کی موسیٰ علیہ السلام کو تعلیم دی ہے، یہ تفسیر امام ابن المنیر مالکی کی تفسیر الانصاف سے ماخوذ ہے۔ علامہ آلوسی نے روح المعانی میں اسے نقل کر کے اس پر تبصرہ کیا ہے کہ یہ واقع حال کے مطابق نہیں ہے۔ بہر حال زیر بحث مسئلہ سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

یہی حال مولانا غازی آبادی کی پیش کردہ دلیل (۶) و دلیل (۷) کا بھی ہے، جو علی الترتیبی تفسیر طبری اور تفسیر رازی کے حوالہ سے نقل کی گئی ہیں۔ ان دونوں تفسیروں کی عبارت سے ہی ثابت ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے یہ سوال کیا کہ قوم سے آگے بڑھ کر کیوں آگئے؟ ظاہر ہے کہ اتنی بات سے مولانا سعد صاحب کے قول کی صحت تو ثابت نہیں ہو سکتی۔

(۸) اس دلیل میں امام محی الدین ابن عربی کی جانب منسوب تفسیر القرآن کی ایک طویل عبارت نقل کی ہے، مولانا غازی آبادی جانتے ہیں کہ ابن عربی کی شخصیت بڑی مختلف فیہ ہے، علاوہ ازیں اس تفسیر کی نسبت ان کی جانب محل بحث ہے۔ ڈاکٹر محمد حسین ذہبی نے التفسیر والمفسرون میں متعدد قابل قبول دلائل سے ثابت کیا ہے کہ یہ تفسیر شیخ ابن عربی کی نہیں ہے بلکہ عبدالرزاق قاشانی صوفی کی تالیف ہے، کتاب کو رواج دینے کے لئے ابن عربی کی جانب اس کی نسبت کر دی گئی

بموجب المواعدة المذكورة سابقا، ای: و قلنا له: ای شیء عجل بك عن قومك فتقدمت عليهم، المراد بهم هنا عند كثرة ومنهم الزمخشري النقاء السبعون، والمراد بالتعجيل تقدمه عليهم لا الاكثان قبل تمام المعاد المضروب خالفا لبعضهم، والاستطهام للانكار ويتضمن كما في الكشف انكار السبب الحمال لوجود مانع في البين وهو ايها الغفال القوم وعدم الاعداد بهم مع كونه عليه السلام مأمورا باستصحابهم وإحضارهم معه، وإنكار أصل الفعل؛ لان العجل نقيصة في نفسها فكيف من أولى العزم الالفتق بهم مزيد العزم. (روح المعاني، ج ۱۶، ص ۲۴۱)

روح المعانی کی عبارت میں جو الکشف کی عبارت آئی ہے اس عبارت کو اور حضرت مفتی صاحب نے جو لکھا ہے، اس کے مقابلہ سے معلوم ہو جائے گا کہ معارف القرآن کی عبارت کا کچھ حصہ اوپر منقول الکشف کی عبارت سے زائد ہے، یہ زیادتی حضرت مفتی صاحب نے کہاں سے نقل کی ہے؟ واللہ اعلم بالصواب، نیز واضح ہو کہ الکشف، یہ امام نقشبندی کی الکشف والبيان ہے جو اسرائیلیات اور موضوعات کا سب سے بڑا خزانہ ہے۔

اس کے بعد آخر میں مولانا عبدالسلام قاسمی غازی آبادی سے عرض ہے کہ اردو کی اپنے اکابر کی تفسیروں میں بیان القرآن از حضرت تھانوی، معارف القرآن از مولانا محمد ادریس کاندھلوی اور فوائد عثمانی بر ترجمہ حضرت شیخ الہند کے ساتھ مولانا محمد جونا گڑھی کا ترجمہ و حواشی: احسن البیان وغیرہ کا بھی مطالعہ کر لیں، ان کے حق میں یہ مطالعہ نہایت مفید ہوگا۔ موصوف کی سہولت کے لئے معارف القرآن ادریسی کی واقعہ سے متعلق تفسیر نقل کی جا رہی ہے، ہم از کم اسی کو ملاحظہ کر لیں۔

معارف القرآن (ادریسی) کی عبارت

موسیٰ علیہ السلام کی کوہ طور سے واپسی اور گوسالہ پرستی کا واقعہ
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا أَغْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يَمْؤُسِي الٰهِي
وَبِيعَ كُلُّ شَيْءٍ عَلَمًا.

القصة جب فرون غرق ہو گیا تو بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام

سے یہ استدعا کی کہ ہمارے لئے کوئی دستور ہدایت امداد قانون شریعت چاہئے کہ ہم اس پر چلیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس بارے میں حق تعالیٰ سے درخواست کی، حق تعالیٰ نے توریت عطا کرنے کا وعدہ فرمایا کہ ہم تم کو ایسی کتاب عطا کریں گے جس میں احکام شریعت جمع ہوں گے اور یہ حکم دیا کہ ستر علماء اپنے ہمراہ لے کر کوہ طور پر آئیں تاکہ وہ اس کرامت کا جلوہ دیکھیں، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی جگہ پر ہارونی علیہ السلام کو چھوڑا اور ستر علماء کو لے کر کوہ طور کی طرف متوجہ ہوئے، جب وہ کوہ طور کے قریب پہنچے تو موسیٰ علیہ السلام شدت شوق سے بے تاب ہو گئے اور ان سب سے پہلے سبقت کر کے آگے پہنچ گئے اور ان کو یہ سمجھا گئے کہ تم پہاڑ پر آ جانا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے یہ سوال کیا۔

اور اے موسیٰ جلدی کر کے اپنی قوم سے پہلے آ جانے پر تم کو کس چیز نے آمادہ کیا تو عرض کیا کہ اے میرے پروردگار وہ میرے پیچھے ہی پیچھے آرہے ہیں، کچھ زیادہ دور نہیں اور اے میرے پروردگار میں نے تیری طرف آنے میں اس لئے جلدی کی کہ تو مجھ سے اور زیادہ خوش ہو جائے۔ اس لئے میں نے بعد شوق و رغبت تیری طرف غلت اور مسارت کی تاکہ مزید تیرے قرب اور رضا اور کرامت کا سبب بنے، اس غلت اور سبقت سے میرا مقصود اپنی بڑائی نہیں بلکہ تیری حریت خوشنودی مقصود ہے اور نہ یہ غلت قوم سے غفلت اور بے اعتنائی کی بنا پر ہے وہ سب میرے پیچھے پیچھے میرے نشان قدم پر چلے آرہے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! یہ خاص گروہ اگرچہ تمہارے پیچھے پیچھے تمہارے نشان قدم پر چلا آ رہا ہے مگر تمہاری وہ قوم جن پر تم ہارون علیہ السلام کو اپنا خلیفہ مقرر کر کے چھوڑ آئے ہو، وہ تمہارے نشان قدم سے منحرف ہو گئی۔ حق جل شانہ کا اس سوال مَا أَغْجَلَكَ سے مقصود یہی تھا کہ موسیٰ علیہ السلام کو اس فتنہ کی خبر دیں، جو ان کی مفارقت کے بعد پیش آیا، چنانچہ فرماتے ہیں: پس تحقیق ہم نے تمہاری قوم کو تمہارے چلے آنے کے بعد فتنہ اور آزمائش میں ڈال دیا ہے اور ظاہر اسباب میں سامری نے ان کو گمراہ کیا ہے۔ یعنی اصل فتنہ اور ابتلاء تو من جانب اللہ ہے اور گمراہی کا ظاہر سب اور واسطہ سامری ہے کہ اس نے گوسالہ ایجاد کیا اور بنی اسرائیل کو اس کی عبادت پر آمادہ کیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام طور پر جاتے وقت اپنے بھائی ہارون علیہ

شرف شمس

روحانی عملیات کے ایک معتبر ادارے ”ہاشمی
روحانی مرکز“ کی طرف سے ایک گرانقدر تحفہ

شرف شمس کے موقع پر ہاشمی روحانی مرکز ایک نقش تیار کر رہا ہے اور اس نقش کو عام لوگوں تک پہنچانے کے لئے بہت ہی مخصوص طریقہ سے مرتب کیا جا رہا ہے، یہ نقش ذہانت و فراست میں اضافہ کرنے کے لئے تسخیر خلاق کے لئے، حصول دولت اور حصول عزت کیلئے شہرت و مقبولیت کے لئے، عہدے کی بقا کیلئے، حصول منصب کے لئے، جائیداد خریدنے کے لئے، مقدمات اور محبت میں کامیابی کیلئے، تکمیل تعلیم اور امتحان میں کامیابی کے لئے، من پسند شادی کے لئے اور ہر قسم کی بندش کو ختم کرانے کیلئے انشاء اللہ مفید اور موثر ثابت ہوگا، یہ نقش انشاء اللہ گردش اور نحوست سے بھی نجات کا ذریعہ بنے گا۔

جو لوگ دنیا کو اپنی مٹھی میں سمیٹنا چاہتے ہوں اور جائز مقاصد میں بھرپور کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہوں وہ **ہاشمی روحانی مرکز** کے تیار کردہ اس نقش سے فائدہ اٹھائیں۔ اس نقش کو آپ خود بھی بنا سکتے ہیں لیکن اگر آپ یہ نقش ہاشمی روحانی مرکز سے بنوانا چاہتے ہیں تو سونے پر بنوانے کے لئے ۲۵ ہزار روپے، چاندی پر بنوانے کے لئے پندرہ سو روپے اور کاغذ پر بنوانے کے لئے پانچ سو روپے روانہ کریں۔ آپ کا ہدیہ ۳۱ مارچ ۲۰۱۸ء تک پہنچ جانا چاہئے۔

ہمارا پتہ

ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی دیوبند

۲۲۷۵۵۳ یو پی

اکاؤنٹ نمبر: Hasan Ahmed siddiqui

AC.NO- 20015925432

State Bank off india Deoband

IFSC code. SBIN0004941

السلام کو اپنا جانشین کر گئے تھے اور یہ ہدایت فرما گئے تھے کہ ان کو توحید اور ہدایت پر قائم رکھنا۔

”سامری“ موسیٰ علیہ السلام کی امت کا ایک منافق تھا، ہر وقت مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش میں لگا رہتا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام کے چلے جانے کے بعد اس نے چاندی سونے کا ایک بچھڑا ڈھال لیا اور بنی اسرائیل سے کہا کہ یہ تمہارا معبود ہے، بنی اسرائیل اس کو پوجنے لگے اور آزمائش میں پورے نہ اترے سوائے بارہ ہزار کے سب گوسالہ پرستی میں مبتلا ہو گئے۔

سامری کا نام موسیٰ بن ظفر تھا اور بعض کہتے ہیں اس کا نام ہارون تھا۔ موسیٰ علیہ السلام کے جاتے ہی سارے بنی اسرائیل کے گمراہ کرنے کی فکر میں پڑ گیا، بالآخر اس نے یہ فتنہ کھڑا کیا، جس پر بنی اسرائیل مفتون ہو گئے۔ انتہی

اور پرندہ کوران تفصیلات سے یہ امر بخوبی ثابت ہو جاتا ہے کہ مولانا محمد سعد صاحب کا اندھلوی کا یہ قول اللہ کے رسول: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شایان شان نہیں ہے؛ بلکہ مولانا محمد سعد صاحب کا یہ قول بالکل غلط ہے، بایں ہمہ مولانا موصوف کا اس پر اصرار مسئلہ کی نزاکت کو خطرناک حد تک بڑھا دیتا ہے۔

و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین، اللہم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعه و ارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه و صلی اللہ تعالیٰ علی نبینا و سائر الانبیاء وسلم۔

بہ شکریہ (محمد طیب قاسمی)

ادارہ پیغام محمود، دیوبند

☆ میزانِ عمل میں سب سے زیادہ بھاری عمل حسن خلق ہے۔ (حدیث)

☆ خوش خلق جنت میں اعلیٰ مراتب پائے گا، اگرچہ عبادت کم

رکھتا ہو۔ (حدیث)

☆ خوں بد عبادت کو اس طرح تباہ کر دیتی ہے جیسے سرکہ شہد

کو۔ (حدیث)

☆ عالم بد خوئی دوستی سے فاسق خوش خوئی دوستی مجھے زیادہ پسند

ہے۔ (حضرت جنید بغدادیؒ)

قسط نمبر: ۶۰

اسلام الف سے ی تک

(ش)

مختار بدری

میں کسی کے شریک کرنے کو شرک فی الاختیارات کہتے ہیں، مثلاً جنت میں داخلہ، گناہوں کی مغفرت، دوزخ سے چھٹکارا، تمام سزا و جزا کے اختیارات صرف اور صرف اللہ کے ہاتھ میں ہیں، اس کے برخلاف کسی غیر کے حق میں ایسا عقیدہ رکھنا شرک فی الاختیارات ہے۔

حضرت ابو الدرداءؓ کی روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی تم کو قتل کر دے یا آگ میں جھونک دے تب بھی تم شرک نہ کرنا۔ (بخاری)

خدائے تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے لیکن شرک کو نہیں، ہاں اگر کوئی مشرک توبہ کر کے شرک سے باز آ جائے تو اس کی توبہ قبول ہو جاتی ہے۔

شریعت

عبادت کے طریقے، معاشرت کے اصول، آپس کے معاملات، باہمی تعلقات کے قوانین، جائز و ناجائز، حرام و حلال کی حد بندی وغیرہ احکامات کے مجموعہ کو شریعت کہتے ہیں۔ قرآن مجید کے احکام احادیث نبویؐ، فقہ اور اجماع امت سے جو قانون مرتب کیا گیا ہے اسے علم شریعت کہتے ہیں۔

شعارۃ

شعارۃ سے مراد ہے نشانی اور شعائر اس کی جمع ہے، شعائر اللہ سے مراد وہ چیزیں ہیں جن سے اللہ کی عظمت کے نشانات ظاہر ہوتے ہیں جیسے خانہ کعبہ، مساجد وغیرہ۔ اِنَّ الصُّفَا وَالْمُرُوَّةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ۔

صفاد و مرودہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔ (۱۵۸:۲)

شعب: شاخیں، جماعتیں، گھاٹی، شعب ابی طالب،

ابوطالب کی گھاٹی۔

اللہ کے ساتھ کسی کو عبادت میں شریک کرنا گناہ کبیرہ ہے، عبادت کے لائق صرف اللہ ذوالجلال والا کرام ہے، کسی اور کو سجدہ کرنا، کسی کے نام پر جانور چھوڑنا، کسی کے نام کی منت کرنا، کسی کے نام کا پیسہ باندھنا یا فقیر بنانا، کاروبار عالم کو ستاروں کی تاثیر سمجھنا، اچھی بری تارخ یا دن کا پوچھنا، کسی مہینہ کو منحوس سمجھنا، کسی کے نام کی قسم کھانا وغیرہ خلاف شرع کام ہیں، لہذا بڑی احتیاط برتنی چاہئے، عام طور پر لوگ اللہ کی ذات میں اس کی صفات میں اور اس کے حقوق میں شرک کرنے کی غلطی کرتے ہیں، مخلوق میں سے کسی کو اس کا بیٹا یا بیٹی قرار دینا اللہ کی ذات میں شرک ہے۔

نصاری کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اور یہود کا حضرت عزیز کو خدا کا بیٹا کہنا اس کی مثال ہے، قرآن مجید میں ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

لکھو کہ اللہ ایک ہے وہ بے نیاز ہے، اسے نہ کسی نے جنا ہے اور نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔ (۱۱۲)

ذات واحد کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرانا ذات الہی کی طرح کسی دوسرے کو ابدی اور ازلی سمجھنا شرک فی الذات ہے، شرک فی الصفات یہ ہے کہ اس کے علم و حکمت، اس کی قدرت و اختیار، اس کی تخلیق و تدبیر میں کسی کو شریک کرنا، ایران کے مجوسیوں کی طرح خیر و شر کے الگ الگ خالق کو ماننا، اللہ کے سوا کسی کو سمیع و بصیر، اول و آخر، قادر و مقتدر، دائم و باقی تصور کرنا، شرک فی المخلوق یہ ہے اللہ جل شانہ کی بندگی و عبادت میں کسی کو شامل و شریک جاننا اور اس کی اطاعت کرنا، دراصل خدا ہی سب کا مالک و رب ہے اور وہی اس لائق ہے کہ اس کے حضور رکوع و سجود کئے جائیں۔ بعض لوگوں نے فرشتوں کے بارے میں، بعضوں نے سیاروں، ستاروں، جانوروں اور درختوں تک کے بارے میں ربوبیت کا تصور قائم کر رکھا ہے جو سراسر بے بنیاد ہے اور غلط ہے۔ خداوند کریم کے اختیارات

مشابہ ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ پتھر کی چوٹ سے آپ کی ایک انگلی زخمی ہو گئی اور خون بہہ لگا تو فرمایا۔

هل انت الا اصبح دمیت و فی سبیل اللہ ما لقیتم
(تو تو انگلی ہے خون میں بھری ہوئی اور جو تو نے دیکھا راہ خدا میں دیکھا ہے)

فتح مکہ کے بعد سن ۸ھ میں بنی ہوازن جن کا تیر اندازی میں کوئی ثانی نہ تھا، مسلمانوں کے خلاف صف آراء ہوئے، جب مسلمانوں کے پاؤں اکھڑنے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور فرمایا۔

انا التبی لا کذب ابنا عبد المطلب

(میں نبی ہوں اس میں جھوٹ نہیں ہے، میں فرزند عبد المطلب ہوں) تو مسلمانوں کو جوش آیا کہ نبی برحق ساتھ میں ہیں تو پھر خوف کیا، غرض لڑائی کا نقشہ ہی بدل گیا۔

جس وقت مسجد نبوی کی تعمیر کا کام شروع ہوا تو حضور مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بھی مزدوروں کے ساتھ شامل تھے اور رجز پڑھتے جاتے تھے۔

اللہم لا خیر الا خیر الاخرہ فاغفر الانصار والمہاجرہ
(اے خدا، کامیابی صرف آخرت کی کامیابی ہے، اے خدا مہاجرین اور انصار کو بخش دے) (صحیح البخاری، باب المساجد)

شعری

آسمان کا روشن ترین ستارہ جسے مرزم اجوار الکلب الاکبر وغیرہ بھی کہتے ہیں۔ اس کا انگریزی نام Sirius اور Majoris Canis ہے، یہ زمین سے آٹھ نوری سال سے بھی زیادہ فاصلہ پر ہے اور سورج سے ۲۳ گنا زیادہ روشن ہے۔ اہل مصر اس کی پرستش کرتے تھے کیوں کہ اس کے طلوع کے زمانہ میں نیکی کا فیضان شروع ہوتا ہے۔ اہل عرب کا خیال تھا کہ یہ ستارہ لوگوں کی قسمتوں پر اپنا اثر ڈالتا ہے اور قبیلہ خزاعہ کے لوگ اس کے پرستار تھے۔

شعیب علیہ السلام

ایک مشہور پیغمبر شعیب علیہ السلام بن صفور بن ثابت بن عناق بن مدین بن ابراہیم۔ مدین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹوں میں سے

شعبان

اسلامی قمری سال کا آٹھواں مہینہ۔ شعب کے معنی ہیں متفرق ہونا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے چونکہ اس میں روزہ دار کے لئے نیکیاں شاخ در شاخ ہوتی ہیں اس لئے اسے شعبان کہا گیا، شعبان کی پندرہویں تاریخ جسے برات کہتے ہیں، عبادات الہی کے لئے خاص اہمیت رکھتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کو اپنا مہینہ کہا، آپ ماہ رمضان کے علاوہ دوسرے جس مہینہ میں زیادہ عبادت کرتے تھے وہ شعبان کا مہینہ تھا۔

شعر

بال، انسانی بالوں کی خرید و فروخت اسلام میں منع ہے، چونکہ بال انسانی جسم کا ایک حصہ ہیں اس لئے اس کی عزت کو برقرار رکھنا ضروری سمجھا گیا۔

شعر

موزوں و مقفی کلام، جمع اشعار، اگر شعر کا مقصد حق و صداقت کی حمایت اور کفر و باطل کی مخالفت ہو تو شعر کہنا نہ صرف جائز ہے، بلکہ اجر کا باعث ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان بن ثابتؓ سے فرمایا، پڑھو روح القدس تمہارے ساتھ ہے اور کعب بن مالکؓ سے فرمایا کافروں کی ہجو کرو، خدا کی قسم یہ ان کے لئے تیروں سے زیادہ سخت ہیں۔ (انوار التقریل)

اللہ جل شانہ نے اس بات کو پسند نہیں کیا کہ پیغمبر کی حقیقت طرازی کو شاعروں کی خیال نکتہ آفرینی اور دماغی بلند پروازی پر محمول کر دیا جائے اس لئے پیغمبر کو شاعر نہیں بنایا۔ وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ۔ ہم نے اس کو شعر نہیں سکھایا اور یہ اس کے لائق نہیں۔ (۶۹:۳۶) چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی دعوے کے ساتھ شعر نہیں کہا، البتہ کبھی کوئی مقفی عبارت نکل بھی گئی تو اسے شعر نہیں کہا گیا۔ اور نہ شعر کہنا آپؐ کو زیبا تھا، مگر آپ شاعرانہ کلام بڑی دلچسپی سے سنا کرتے تھے۔ شعراء کی حوصلہ افزائی کے لئے مناسب داد اور انعام عطا فرماتے تھے، کبھی کبھی زبان مبارک سے ایسے کلمات ادا ہوتے تھے جو شعر سے

وَارْجُوا الْيَوْمَ الْآخِرَ وَلَا تَعْتَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۝
 فَكَذَّبُوهُ فَأَخْلَتْنَهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جثِيمِينَ ۝
 اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا تو انہوں نے کہا:
 بھائیو خدا کی عبادت کرو اور پچھلے دن (کے آنے) کی امید رکھو اور ملک
 میں فساد نہ مچاؤ مگر انہوں نے ان کو جھوٹا سمجھا تو انہیں زلزلے (کے
 عذاب) نے پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔
 (۳۷:۲۹)

☆☆

تمام روحانی مسائل کے حل کے لئے اور ہر قسم کا تعویذ و نقش یا لوح
 حاصل کرنے کے لئے **ہاشمی روحانی مرکز دیوبند**
 سے رابطہ کریں
 فون نمبر: 9358002992

ایک ہیں۔ حضرت ابوذر سے مروی ہے کہ چار پیغمبر عرب سے ہیں، ہود
 علیہ السلام، صالح علیہ السلام، شعیب علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔
 حضرت شعیب علیہ السلام مدین کی طرف بھیجے گئے، مدین بن ابراہیم
 علیہ السلام کی نسل کا قبیلہ وہاں آباد تھا اس لئے اس بستی کا نام بھی مدین
 پڑ گیا۔ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ یہ بستی حجاز اور شام کے درمیانی راستہ میں
 معان کے قریب تھی، حضرت شعیب علیہ السلام نے اہل مدین کے
 مشرکانہ طور طریقوں کی اصلاح اور ان کی اجتماعی برائیوں کے خاتمہ کی
 پوری کوشش کی مگر انہوں نے ان کے پند و نصائح اور دعوت تبلیغ کا کوئی اثر
 نہیں لیا تو آسمان سے بجلیوں کے شعلے برسے، زمین میں زلزلہ آیا اور وہ
 تباہ ہو کر رہ گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب فرعون کے مظالم سے بچنے
 کے لئے مصر سے مدین تشریف لائے تو حضرت شعیب علیہ السلام نے
 انہیں پناہ دی اور اپنی ایک صاحب زادی سے ان کا بیاہ بھی کر دیا۔
 وَاللّٰی مَلٰئِیْنِ اَھْلَہُمْ شَعِیْبًا ط فَقَالَ یَقُوْمُ اَعْبُدُوا اللّٰہَ

اپنے من پسند اور اپنی راشی کے پتھر حاصل کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

پتھر اور اورنگینے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ایک عظیم نعمت ہے۔ جس طرح دواؤں، غذاؤں اور دوسری چیزوں سے انسان کو بیماریوں سے شفاء اور
 تندرستی نصیب ہوتی ہے اسی طرح پتھروں کے استعمال سے بھی انسان مختلف امراض سے نجات حاصل کرتا ہے اور اس کو اللہ کے فضل و کرم سے صحت
 اور تندرستی نصیب ہوتی ہے۔ ہم شائقین کی فرمائش پر ہر قسم کے پتھر مہیا کر سکتے ہیں۔ ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر اللہ کے فضل و کرم سے کسی بھی
 شخص کو کوئی پتھر اس آجائے تو اس کی زندگی میں عظیم انقلاب برپا ہو جاتا ہے، اس کی غربت مال داری میں بدل جاتی ہے اور وہ فرش سے عرش پر بھی پہنچ
 سکتا ہے۔ یہ بھی کوئی ضروری نہیں کہ قیمتی پتھر ہی انسان کو اس آتے ہیں، بعض اوقات بہت معمولی قیمت کے پتھر سے انسان کی زندگی سدھر جاتی ہے۔
 جس طرح آپ دواؤں، غذاؤں پر اور اسی طرح کی دوسری چیزوں پر اپنا پیسہ لگاتے ہیں اور ان چیزوں کو بطور سبب استعمال کرتے ہیں، اسی طرح ایک
 بار اپنے حالات بدلنے کے لئے کوئی پتھر بھی پہنیں۔ انشاء اللہ آپ کو اندازہ ہوگا کہ ہمارا مشورہ غلط نہیں تھا۔ ہمارے یہاں الماس، نیلم، پتا، یاقوت،
 مونگا، موتی، گارنیٹ، اوپل، سنہلا، گومید، لاجورد، عقیق وغیرہ پتھر بھی موجود رہتے ہیں اور جو پتھر نہیں ہوگا وہ فرمائش موصول ہونے پر مہیا کر دیا جاتا
 ہے۔ آپ اپنا من پسند یا راشی کا پتھر حاصل کرنے کے لئے ایک بار ہمیں خدمت کا موقع دیں۔

مزید تفصیل مطلوب ہو تو اس موبائل پر رابطہ قائم کریں

موبائل نمبر - 9897648829

ہمارا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند، (یو پی) پن کوڈ نمبر: ۲۲۷۵۵۴

”مولانا سعد صاحب کا ایک اور رجوع“

اور پھر وہی ڈگر اور وہی روش

دارالعلوم دیوبند

کے جوابات بھیجنے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ کے علاوہ

مولانا سعد صاحب کے چند بیانات

قسط: ۲

یہ اقتباسات صرف پانچ بیانات کے ہیں، جن کی آڈیو موجود ہیں، ان اقتباسات میں ضروری سیاق و سباق کا بھی ذکر ہے۔

رجوع کے بعد کے کئے چند بیانات اور ان کا علمی جائزہ اہل علم کی خدمت میں پیش ہے، میری گزارش ہے کہ ان بیانات کو گہرائی سے پڑھا جائے اور اندازہ لگایا جائے کہ بات کہاں تک پہنچ چکی ہے۔

پہلے دارالعلوم دیوبند کے موقف کے تین اقتباسات پیش کئے جا رہے ہیں، جن سے کئی مرتبہ رجوع کی بات مشہور کی جا چکی ہے۔ آگے درج کئے جانے والے بیانات کا ان اقتباسات سے موازنہ کر لیا جائے، انشاء اللہ رجوع کی حقیقت اور مولانا کی اصل فکر واضح ہو جائے گی۔

(۱) ہم امت مسلمہ بالخصوص عام تبلیغی احباب کو اس بات سے آگاہ کرنا اپنا دینی فریضہ سمجھتے ہیں کہ مولانا سعد صاحب کم علمی کی بنا پر اپنے افکار و نظریات اور قرآن حدیث کی تشریحات میں جمہور اہل السنۃ والجماعۃ کے راستہ سے ہٹتے جا رہے ہیں، اس لئے ان باتوں پر سکوت اختیار نہیں کیا جاسکتا، اس لئے کہ یہ نظریات اگرچہ ایک فرد کے ہیں، لیکن یہ چیزیں اب عوام الناس میں تیزی سے پھیلتی جا رہی ہیں۔

(۲) ”ان کے بیانات کے بعض ایسے اقتباسات بھی موصول ہوئے ہیں، جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ مولانا سعد صاحب کے نزدیک دعوت کے وسیع مفہوم میں صرف تبلیغی جماعت کی موجودہ ترتیب ہی

داخل ہے، صرف اسی کو وہ انبیاء اور صحابہ کے طریقہ جہد سے تعبیر کرتے ہیں اور اسی خاص ترتیب کو سنت اور بعینہ انبیاء کی محنت کا مصداق قرار دیتے ہیں، حالانکہ جمہور امت کا متفقہ مسلک ہے کہ دعوت و تبلیغ ایک امر کلی ہے، جس کی شریعت میں کوئی ایسی خاص ترتیب لازم نہیں کی گئی کہ جس کے چھوڑنے سے سنت کا ترک لازم آئے، مختلف زمانوں میں دعوت و تبلیغ کی شکلیں مختلف رہی ہیں، کسی بھی دور میں دعوت کے فریضے سے بے اعتنائی نہیں برتی گئی، صحابہ کے بعد تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، فقہاء محدثین، مشائخ، اولیاء اللہ اور قریبی عہد کے ہمارے اکابر نے عالمی سطح پر دین کو زندہ کرنے کے مختلف طریقے اختیار کئے۔“ کتب خانوں میں بکھرا ہوا دینی لٹریچر اس بات کا بین ثبوت ہے کہ دعوت کا کام بذریعہ تحریر بھی برابر ہوتا رہا ہے۔

(۳) ”تبلیغی جماعت کے کام کی اہمیت وہ اس طرز پر بیان کر رہے ہیں کہ جس سے دین کے دیگر شعبوں پر سخت تنقید اور ان کا استخفاف ہو رہا ہے اور سلف کی پرانی دعوتی ترتیبوں کا رد و انکار لازم آرہا ہے، نیز اس کی وجہ سے اکابر و اسلاف کی عظمت میں کمی، بلکہ استخفاف پیدا ہو رہا ہے، ان کا یہ رویہ جماعت تبلیغ کے سابقہ ذمہ دار:

وہ چار قسم ہے جن پر اللہ کا انعام ہوا ہے، ان چاروں میں اکثریت محنت کرنے والوں کی ہے: نبی، صدیق، شہداء، ایک قسم ہے صالحین کی، تیسری قسم ہے محنت کرنے والوں کی، اور ایک قسم ہے کرامت والوں کی، نصرت والی قسم وہ ہے، جو دعوت پر قائم ہے، صحابہ کے ساتھ غیبی نصرتیں دعوت کی شرط کے ساتھ ہیں، ان نصرت اللہ، منصور کم، صوفی صرف دین پر چلنے والا دیندار ہے، لیکن نصرت کرنے والا نہیں ہے، ان کی محنت پر کرامت ظاہر ہو سکتی ہے، نصرت ظاہر نہیں ہو سکتی ہے۔

اس طرح کے بیانا سے حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی، بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا قاسم نانوتوی، اور بعد کے بزرگوں میں پیر ذوالفقار علی نقشبندی جیسے اکابرین اور ان کی دینی، تبلیغی اور دعوتی جدوجہد کی زبردست تردید ہوگی، جو بہت بڑی ناقدری ہے اور نہایت قابل افسوس بات ہے۔ اور اس سے انانولا غیری کی بو آتی ہے۔

مولانا نصرت کو دعوت کے ساتھ مشروط قرار دیتے ہیں اور دعوت کے مفہوم کو خود چل کر دعوت دینے میں منحصر کر رہے ہیں، پھر اسی پر متفرع کرتے ہوئے قرآن کریم کی آیت کی تفسیر کر رہے ہیں، اسی کا نام تفسیر بالرائے ہے کہ ذہن میں پہلے ایک مفروضہ متعین کر لیا جائے اور اس کو آیت سے ثابت کرنے کی کوشش کی جائے، انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے درمیان محنت اور دین کی نصرت کے تعلق سے تفریق کرنا کیا کسی مفسر نے لکھا ہے؟ صالحین اور دوسرے تین طبقوں میں محنت اور نصرت کا فرق کر کے صالحین کو دین کی نصرت کرنے والوں سے خارج کرنا اور بطور طرز کے یہ کہنا کہ وہ کرامت والے ہیں، سخت ترین غلطی ہے، نصرت، دعوت، خروج اور نفر کی یہ حقیقت کس دلیل سے ثابت ہے؟ کیا اس تشریح اور تفسیر پر کوئی دلیل پیش کی جاسکتی ہے کہ دعوت کا مصداق صرف خود چل کر دعوت دینا ہے؟

کیا یہ تشریح جمہور اہل سنت والجماعت کے خلاف نہیں ہے، کیا یہ ایک خطرناک فکر نہیں ہے، جس سے نصوص میں تحریف کا دروازہ کھل جاتا ہے؟ مولانا اور ان کے ہم نوا افراد کا یہ خاص نظریہ بن چکا ہے کہ:

”دعوت کی یہ مخصوص شکل ہی اعمال نبوت ہے، اسی وجہ سے وہ کہتے ہیں کہ اعمال نبوت اور اعمال ولایت میں فرق ہے، اولیاء دین

حضرت مولانا الیاس صاحب، حضرت مولانا یوسف صاحب اور حضرت مولانا انعام الحسن صاحب کے یکسر خلاف ہے۔“ (فتویٰ دارالعلوم دیوبند بابت مولانا سعد صاحب)

اب مولانا سعد صاحب کے رجوع کے بعد کے بیانات ملاحظہ فرمائیں:

بیان

بتاریخ: ۱۷ دسمبر، ۲۰۱۷ء، بعد نماز فجر

وہ چار قسم ہے جن پر اللہ کا انعام ہوا ہے، ان چار میں اکثریت محنت کرنے والوں کی ہے: نبی، صدیق، شہداء، ایک قسم ہے صالحین کی، تیسری قسم ہے محنت کرنے والوں کی، اور ایک قسم ہے کرامت والوں کی، نصرت والی قسم وہ ہے، جو دعوت پر قائم ہے، صحابہ کے ساتھ غیبی نصرتیں دعوت کی شرط کے ساتھ ہیں، ان تنصر واللہ منصور کم، صوفی صرف دین پر چلنے والا دیندار ہے، لیکن نصرت کرنے والا نہیں ہے، ان کی محنت پر کرامت ظاہر ہو سکتی ہے، نصرت ظاہر نہیں ہو سکتی۔

اس لئے جتنی غیبی نصرتیں ہیں، اس کی اصل وجہ دعوت ہے، جو دعوت خود جا کر پہنچاتا ہے، اگر اس کے مقابلے میں باطل آجاتا ہے، تو اللہ اس کے مقابلے میں خود آجاتے ہیں، لہذا دعوت کو سمجھنا چاہئے، اس کام میں اور تحریکوں میں یہی فرق ہے، ہمارے یہاں دوسری تحریکوں سے مشابہت نہیں ہے، بلکہ صحابہ کی سیرت سے ہے۔

دعوت صحابہ کرام کا طریقہ محنت ہے، جس کی سب سے بنیادی چیز نقل و حرکت ہے، کیونکہ خروج اللہ کا ایسا امر ہے، جس کا کوئی متبادل نہیں ہے، اصل میں خروج ہی دعوت ہے، جس نے خروج کو نہیں سمجھا، اس نے دعوت کا صاف انکار کر دیا۔

یہ ناقص بیانات ملک کے ان اہم ذمہ داروں کی مجلس میں کئے گئے ہیں، جو اپنے اپنے صوبوں کی ترجمان کی حیثیت سے نظام الدین میں ہر تین مہینے کے بعد ہدایات لینے آتے ہیں۔

ان بیانات میں دو باتیں قابل غور ہیں:

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا کی تفسیر کرتے ہوئے فرما رہے ہیں:

کے داعی نہیں تھے، صحابہ کرام کے بعد دعوت کو ترک کر دیا گیا۔“

اسی نظریہ کو وہ مختلف اسلوب اور انداز سے بیان کرتے رہتے ہیں اور یہ بات تو بہت ہی خطرناک ہے کہ مولانا نے ایک موقع پر فرمایا کہ دعوت و تبلیغ کا موجودہ اختلاف اصل میں دعوت و تصوف کا اختلاف ہے، (اس کی بھی آڈیو موجود ہے)

دارالعلوم دیوبند کے موقف میں اس نظریہ کو صریحاً باطل قرار دیا گیا تھا؛ لیکن آج اس کو ثابت کرنے کے لئے قرآن کریم کی من مانی تفسیر بھی شروع ہو چکی ہے۔ اس کی مزید تفصیل بندے کے پہلے رسالے میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

(یہ بیان بھی جواب نامے بھیجنے کے کئی مہینے بعد کا ہے)

”سننا دھیان سے یہ میں نے آج اپنی ترتیب سے ہٹ کر کتاب اس لئے پڑھی ہے کہ جو صحابہ فتنے میں پڑ گئے، کیونکہ یہ تو اس زمانے میں سمجھا جاتا ہے کہ ارتداد اسلام سے پھرنے کو کہتے ہیں، سب توجہ سے سننا بات، یہ تو اس زمانے میں سمجھا جاتا ہے کہ ارتداد اسلام سے پھرنے کو کہتے ہیں، ورنہ دور صحابہ میں مدینہ منورہ سے پلٹ کر اپنے علاقے میں جانے کو صحابہ ارتداد سمجھتے تھے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس درجے عملہ مجتمع تھا، اتنا اس درجہ عملہ مجتمع تھا کہ صحابہ مدینہ منورہ سے اپنے علاقے میں واپس جانے کو بھی ارتداد سمجھتے تھے، تم اصل میں پڑھتے نہیں ہو، نظام الدین آنے سے انکار کرنا معمولی بات نہیں ہے۔ میں صبح سے اسی سوچ میں ہوں، چنانچہ قبیلہ اسلم جو مدینہ آ کر بیمار ہو گئے، آپ نے ان سے فرمایا: ابدو، تم بیمار ہو گئے ہو یہاں آ کر، یہاں کی آب و ہوا تمہیں موافق نہیں آئی، لہذا اپنی صحت کے لئے آب و ہوا کی تبدیلی کے لئے کچھ دنوں کے لئے دیہات واپس چلے جاؤ، انھوں نے کہا یا رسول اللہ یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم مرتد ہو جائیں۔۔۔ آپ نے فرمایا کہ یہ مرتد ہونا نہیں ہے، ہم تو تمہیں اس لئے بھیج رہے ہیں کہ تمہارا وہاں علاج ہو جائے۔“

اس اقتباس پر تبصرے سے پہلے حیاۃ الصحابہ کی اصل عبارت جس سے استنباط کر کے مولانا نے مذکورہ باتیں کہی ہیں ملاحظہ ہو فرمائیں:

اخرج ابو نعیم عن ایاس بن سلمة بن الاکوع رضی اللہ عنہ قال: اصاب اسلم وجع فقال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم یا اسلم ابادوا، قالوا: یا رسول اللہ نکرہ ان نرتد، ونرجع علی اعقابنا، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتم بادیتنا ولحن حاضرکم، اذا دعتمونا اجبناکم واذا دعونا کم اجبتمونا، انتم المهاجرون حیث کنتم کذا فی کنز العمال (حیاۃ الصحابہ: ۱/۳۴۳،

ہجرة بنی سلیم، الباب الرابع، باب الهجرة)

ترجمہ: حضرت ایاس بن سلمہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنو سلیم بیمار ہو گئے، آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم دیہات چلے جاؤ، انھوں نے کہا یا رسول اللہ ہم واپس جانا پسند نہیں کرتے، آپ نے فرمایا کہ تم ہمارے دیہاتی ہو اور ہم تمہارے شہری ہیں، جب تم ہمیں بلاؤ گے ہم آجائیں گے اور جب ہم تمہیں بلائیں تم آجانا، جہاں بھی رہو گے، مہاجر سمجھے جاؤ گے۔

اس واقعے میں مولانا نے لفظ ارتداد کا ترجمہ مرتد ہونے سے کر دیا اور اس پر یہ اصول مستنبط کر لیا کہ ارتداد اسلام سے پھرنے کو کہتے ہیں، سب توجہ سے سننا بات، یہ تو اس زمانے میں سمجھا جاتا ہے کہ ارتداد اسلام سے پھرنے کو کہتے ہیں، ورنہ دور صحابہ میں مدینہ منورہ سے پلٹ کر اپنے علاقے میں جانے کو صحابہ ارتداد سمجھتے تھے۔

ہائے افسوس! واپس جانے کے ترجمہ کو بدل کر مرتد ہونا کر دیا اور پھر ایک نتیجہ بھی نکال لیا، یہاں ارتداد کی کوئی بات ہی نہیں ہے، اس استنباط سے مولانا کی علمی اہلیت کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ جو بات مولانا نے فرمائی ہے، اسی طرح کی بات مودودی صاحب سے بھی منقول ہے، انھوں نے اپنی جماعت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا تھا کہ:

یہ وہ راستہ نہیں جس میں آگے بڑھنا اور پیچھے ہٹنا یکساں ہو، یہاں پیچھے کے معنی ارتداد کے ہیں، خدا کی طرف سے پیٹھ موڑنے ہیں۔ (جماعت اسلامی کا پہلا اجتماع، شعبان ۱۳۶۰ھ، ص: ۹)

بیان

بتاریخ ۱۸ دسمبر ۲۰۱۷ء بعد نماز مغرب

حضرت عمرؓ فرماتے: کوئی مسئلہ آئے، مدینہ میں لاؤ، حضرت

واقعات سیرت کی کتابوں میں بھرے ہوئے ہیں، انھوں نے غزوات کے موقع پر کس طرح اپنا مالی تعاون پیش کیا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ خوش ہو کر فرمانے لگے کہ عثمان اب کچھ بھی کریں، ان کے لئے مضرت نہیں، کیا دنیا کا کوئی ادنیٰ علم رکھنے والا یہ کہہ سکتا ہے کہ نعوذ باللہ یہ اسلام کی مدد نہیں ہے؟ کیا دنیا میں پریشان حال مسلمانوں کی مالی امدادیں کی جا رہی ہیں، ان کے بارے میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ اسلام کی نصرت نہیں ہے؟ اسلام اور مسلمانوں کی نصرت کے درمیان یہ فرق بے بنیاد اور نصوص کے خلاف ہے۔ اس طرح کے دعوے اور اس طرح کے ربط و وابستہ صاف طور پر یہ ثابت کرتی ہیں کہ انسان علم صحیح سے محروم ہے اور جس طرح کے زعم میں مبتلا رہے وہ زعم انسان کو راہ حق سے دور کر دیتا ہے۔ اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

بیان

بتاریخ ۱۸ دسمبر ۲۰۱۷ء بعد نماز مغرب

مشورہ چھوڑ کر چلے جانا یہ میدان کو چھوڑ کر بھاگنے سے زیادہ سخت ہے، میدان سے آدمی بھاگتا ہے جان بچانے کے لئے اور مشورے سے آدمی بھاگتا ہے ذمہ داری سے جان چھڑانے کے لئے، شجاعت ایک طبعی چیز ہے، میرے نزدیک مشورہ چھوڑ کر چلے جانا تو لی یوم الزحف سے زیادہ سخت ہے۔

جہاد کے موقع پر میدان جنگ سے بھاگنا گناہ کبیرہ ہے، احادیث میں اس پر سخت وعید آئی ہے، مولانا فرما رہے ہیں کہ مشورہ چھوڑ کر چلے جانا اس سے بھی زیادہ سخت ہے۔ حیرت اور تعجب ہے اس فرضی اجتہاد پر، عوام کو اس طرح کی فرضی وعیدیں سنانے کا کیا مقصد ہے؟ ایسی بے بنیاد وعیدوں کے ذریعے عوام کا جو ذہن بنے گا، بس اللہ تعالیٰ ہی حفاظت فرمائے۔ اس طرح کی باتوں کی گرفت ہونی چاہئے اور علماء کو چاہئے کہ وہ اس طرح کی گمراہ کن باتوں کو ہلکے میں نہ لیں۔ یہ باتیں کسی بھی مسلمان کو گمراہ کر دہ راہ کرنے کے لئے کافی ہیں۔

بیان

بتاریخ ۱۸ دسمبر ۲۰۱۷ء بعد نماز مغرب

”اللہ پر ایمان لانے والوں کا ایک سب سے بڑا اجتماعی عمل نماز

پرانوں کو اپنے پاس رکھتے تھے، مرکزیت کو باقی رکھنے کے لئے کہ پرانے ملکوں میں جائیں گے، تو لوگ ان سے پوچھنے لگیں گے اور مدینہ کی مرکزیت ختم ہو جائے گی، حضرت عمرؓ کی پابندی سے لوگ اکتائے ہوئے تھے، حضرت عثمانؓ نے پابندی ختم کر دی، یہ وجہ ہوئی مدینہ سے خلافت ختم ہونے کی۔

مولانا کا مقصد اگرچہ حضرت عثمانؓ پر تنقید کرنا اور ان کی شان میں گستاخی کرنا نہیں ہوگا، لیکن آزادانہ فکر اور کم علمی کا یہ نتیجہ ہے کہ اپنے دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے ایک جلیل القدر خلیفہ راشد کی شان اقدس میں تنقید کر رہے ہیں۔ اللہ ہم احفظنا منہ۔

حضرت محمد سرہندی فرماتے ہیں:

”صحابہ کرام کے متعلق کوئی ایسا تذکرہ ایسے انداز میں کہ جس سے ذرا ب بھی ایہام بے وقعتی ہو یا ان کی جلالت شان کے منافی ہو، حضور ﷺ کی رسالت کے فائدہ کو کم کرنے والا ہے، خبردار احتیاط کرو۔“

بیان

بتاریخ ۱۷ دسمبر، ۲۰۱۷ء، بعد نماز فجر

”لوگ دین کے کام میں مالی امداد کرتے ہیں، مالی امداد مسلمان کی مدد ہے، اسلام کی مدد نہیں ہے، ایسی مالی امداد جس سے صرف اسلام کو فائدہ پہنچے، وہ مسلمان کی مدد ہے، مالی تعاون دعوت نہیں ہے اور اسلام کی نصرت نہیں ہے، وہ تو ایک مسلمان کا تعاون اور امداد ہے، اگر ساری دنیا کا مال ایک شخص کو دیدیا جائے اور وہ سارا مال اللہ کی رضا کے کاموں میں خرچ کر دے، تو یہ آدھے دن اللہ کے راستے میں نکلنے کے برابر کبھی نہیں ہو سکتا۔ نصرت اصل دعوت الی اللہ ہے اور دعوت خود جا کر پہنچانے کا نام ہے۔“

کیا صحابہ کے خیر کے کاموں میں مالی تعاون کو اسلام کی مدد نہیں کہیں گے؟

حدیث میں جہاد کے بارے میں یہاں تک موجود ہے: من جہز غازیہ، فقد غزا، جس نے کسی مجاہد کا مالی تعاون کیا، وہ ایسا ہے جیسے اس نے خود جہاد کیا، حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت عبدالرحمن بن عوف وغیرہ رضی اللہ عنہم کے مالی تعاون کے

گولی فولاد اعظم

مردوں کو مرد بنانے والی گولی

فولاد اعظم ہے جہاں عیش و عشرت ہے وہاں

سرعت انزال سے بچنے کے لئے ہماری تیار کردہ گولی ”فولاد اعظم“ استعمال میں لائیں، یہ گولی وظیفہ زوجیت سے تین گھنٹہ قبل لی جاتی ہے، اس گولی کے استعمال سے وہ تمام خوشیاں ایک مرد کی جھولی میں آگرتی ہیں جو کسی غلط کاری یا کمزوری کی وجہ سے چھین لیتا ہے۔ تجربے کے لئے تین گولیاں منگا کر دیکھئے۔ اگر ایک گولی ایک ماہ تک روزانہ استعمال کی جائے تو سرعت انزال کا مرض مستقل طور پر ختم ہو جاتا ہے، وقتی لذت اٹھانے کے لئے تین گھنٹے پہلے ایک گولی کا استعمال کیجئے اور ازدواجی زندگی کی خوشیاں دونوں ہاتھوں سے سمیٹ لیجئے، اتنی پُر اثر گولی کسی قیمت پر دستیاب نہیں ہو سکتی۔ گولی-171 روپے۔ ایک ماہ کے مکمل کورس کی قیمت -500 روپے ہے (علاوہ محصول ڈاک) رقم ایڈوانس آنی ضروری ہے، ورنہ آرڈر کی تعمیل نہ ہو سکے گی۔

موبائل نمبر: 09756726786

فراہم کنندہ

ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی دیوبند

ہے، دوسرا سب سے بڑا عمل مشورہ ہے، قرآن میں نماز اور مشورے کو ایک ساتھ نقل کیا ہے سمجھانے کے لئے، دعوت کے عمل کے لئے مشورہ ہے، چند چیزیں سمجھانے کے لئے: مشورہ نماز کی طرح اجتماعی عمل ہے، جیسے ساری چیزوں چھوڑ کر نماز کے لئے اس کی ادائے گی کی جگہ مسجد میں آنا ضروری ہے، اسی طرح مشورہ کے لئے آنا نماز کی طرح اہم اور ضروری ہے۔ جس طرح الگ نماز نہیں، الگ مشورہ نہیں، جیسے ایک مسجد میں ایک نماز (ہے) دو نماز نہیں ہو سکتی، ایک ہی نماز میں شرکت کرنا ہی نماز کی اہمیت ہے، یہی سنت مؤکدہ ہے، اسی طرح اپنے مشورہ کو سیرت پر اور سنت پر لاؤ۔“

مشورہ ایک استجابی عمل ہے، اس کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے، لیکن قرآن کریم میں ایک جگہ نماز کے ساتھ مشورہ کا ذکر ہونے کی وجہ سے نماز کے تمام احکامات و آداب کو مشورہ کے ساتھ جوڑنا اور یہ کہنا کہ جس طرح نماز کے لئے مسجد آنا ضروری ہے، اسی طرح مشورہ کے لئے مسجد میں آنا ضروری ہے، اور جس طرح مسجد میں دو جماعتیں نہیں ہو سکتیں اسی طرح مسجد میں دو مشورے نہیں ہو سکتے، کتنی بڑی نادانی ہے، قرآن کریم میں تو نماز کے ساتھ زکات کا ذکر سیکڑوں جگہ کیا گیا ہے، لیکن کیا مفسرین نے نماز کے آداب و احکامات کو زکات کے لئے بھی بیان کیا ہے، یہ سب تفسیر بالرائے ہے، مفسرین کی تفسیر میں ایسا کچھ نہیں ملتا۔ آخر مشورہ سے متعلق ان نکتوں کو بیان کرنے میں قرآن کریم کی آیت سے استدلال کی کیا ضرورت ہے؟ ہم مستند تفسیر کے پابند ہیں اپنی طرف سے نکتے پیدا کرنا سخت ترین لغزش ہے، جس کی کوئی حد اور انتہا نہیں۔ یہ تمام بیانات گمراہ کن ہیں، اور خط کی بھی علامت ہیں یہ دعوت نہیں ہے، بلکہ یہ دین اسلام کے ساتھ عداوت کے مترادف ہے۔

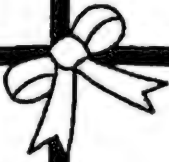
باقی اپریل ۲۰۱۸ء کے طلسماتی دنیا میں پڑھیں۔

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ستر ہزار درہم صدقہ کیا اور آپ کا کرتہ پیوند دار تھا۔ ☆ حضرت مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب درہم دینار پر مہر لگائی جاتی ہے تو شیطان اس کو بوسہ دیتا ہے اور کہتا ہے جو تجھ سے محبت کرے وہ میرا سچا غلام ہے۔ ☆ یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں درہم دینار بچھو و سانپ ہیں، جو ان کا منتر اچھی طرح نہ پڑھے گا اس کو ان کا زہر ہلاک کر ڈالے گا، لوگوں نے پوچھا، اس کا منتر کیا ہے؟ فرمایا ان کو حلال طریقہ سے حاصل کرے اور محل خرچ کرے۔ ☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ درہم کو ہاتھ میں لیتے اور فرماتے، افسوس تو میرے پاس سے گئے بغیر مجھ کو نفع نہیں دے سکتا۔ ☆ جو فقیر اپنے پر تکبر کرتا ہے، وہ تکبر میں دولت مند سے بھی بڑھ جاتا ہے۔

ممبئی کی مشہور و معروف مٹھائی ساز فرم

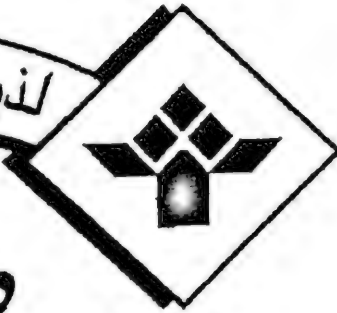
طہور اسوئیٹس

اسپیشل مٹھائیاں



افلاطون ★ نان خطائیاں ★ ڈرائی فروٹ برنی
 ملائی مینگو برنی ★ قلاقند ★ بادامی حلوه ★ گلاب جامن
 دودھی حلوه ★ گاجر حلوه ★ کاجو کتلی ★ ملائی زعفرانی پیڑھ
 مستورات کے لئے خاص بتیسہ لڈو۔
 دیگر ہمہ اقسام کی مٹھائیاں دستیاب ہیں۔

لذیذ مٹھائیوں کے لئے



طہور اسوئیٹس®

بلاس روڈ، ناگپاڑہ، ممبئی - ۴۰۰۰۰۸ ☎ ۲۲۰۹۱۳۱۸ - ۲۳۰۸۲۷۷۳

GRAPHTECH

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

باتوں سے انسانوں کے ذہن تو مطمئن ہو جاتے ہیں لیکن ان کے دل مطمئن نہیں ہو پاتے اس لئے بسا اوقات بحث و مباحثہ کی وجہ سے یا پھر اپنی بات کی اُتھ کی وجہ سے کئی اچھے اور پر خلوص دوستی کرنے والے اس سے دور ہو جاتے ہیں، ہر وقت کی بحث اور ہر وقت کی مدلل گفتگو کی وجہ سے اس کے دوستوں کی تعداد کم اور دشمنوں کی تعداد زیادہ ہونے لگتی ہے اور جو لوگ اس کی قربت کے متمنی رہا کرتے تھے وہ اس سے بیزار ہو جاتے ہیں اور اس کو دیکھ کر راہ فرار اختیار کر لیتے ہیں لیکن یہ بات بھی اپنی جگہ مسلم ہے کہ ۴۴ عدد والے شخص کا مزاج کسی کو ستانے یا دل دکھانے کے لئے نہیں ہوتا بلکہ اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ سب لوگ اس کی سوچ و فکر کے قائل ہو جائیں اور اس کے طرز عمل کو اپنائیں لیکن اس کی باتوں کی وجہ سے لوگ کافی حد تک مطمئن ہونے کے باوجود بھی اس کے طرز فکر کو اور طرز عمل کو اہمیت نہیں دیتے جو اس شخص کے لئے تکلیف دہ بنتا ہے۔

۴۴ عدد والے شخص میں ایک خامی یا خوبی یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ مروجہ خواتین اور برسر اقتدار پارٹی کے خلاف بھی اپنی دلی زبان چلانے سے باز نہیں آتا اور ایسا کر کے اس کے حصہ میں صرف نقصان آتا ہے، نقصان نہ بھی ہو لیکن اسے ایسا کرنے سے کوئی منفعت حاصل نہیں ہوتی لیکن یہ ایک سچ ہے کہ مخالفتیں اور تنقیدیں جو ۴۴ عدد کے حامل کی زبان پر آتی ہیں وہ مٹی پر خلوص ہوتی ہیں، ان میں نیک نیتی ہوتی ہے کہ کسی لالچ اور کسی غرض کی وجہ سے وہ لوگوں کی مخالفت یا لوگوں پر تنقید نہیں کرتا لیکن ساری دنیا یہ بات جانتی ہے کہ سچ ہمیشہ کڑواہی ہوتا ہے اور سچ بولنے والوں کے حصہ میں کم سے کم اس دنیا کی حد تک محرومی کے سوا کچھ بھی ہاتھ نہیں آتا اور سلامیاں جھوٹ بولنے والوں ہی کو ملتی ہیں۔

۴۴ عدد والے لوگ اگر وکیل بنیں یا نج بنیں یا پروفیسر بنیں تو پھر یہ زبردست مقبولیت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور ہر موقع پر سرخرو رہتے ہیں۔ ۴۴ عدد والے لوگ بے جا رسومات کے زبردست

نام: محمد مسعود علی

نام والدین: عابدہ تبسم، محمد صادق علی

تاریخ پیدائش: ۲۲ مارچ ۱۹۵۸ء

نام شریک حیات: سلیمہ بیگم

قابلیت: میٹرک پاس

آپ کا نام ۱۲ حروف پر مشتمل ہے، ان میں ایک حرف نقطہ والا ہے باقی ۱۱ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ غصہ کے اعتبار سے آپ کے نام میں ۶ حروف خاکی، ۳ حروف آتشی، ۲ حروف بادی اور ایک حرف آبی ہے، بہ اعتبار تعداد و اعداد آپ کے نام میں خاکی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۴۴ مرکب عدد ۱۳۳ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۳۸۲ ہیں۔

۴۴ کا عدد ستارہ عطار دے منسوب مانا گیا ہے اور اس عدد کا حامل باتیں بنانے میں ماہر ہوتا ہے، یہ اتنی خوش کن اور پیچ در پیچ باتیں کرتا ہے کہ اس کے بارے میں ایک دو ملاقاتوں کے بعد کوئی حتمی رائے قائم نہیں کی جاسکتی البتہ اس کی شخصیت پر کشش ہوتی ہے، تندرستی بھی اچھی ہوتی ہے، اس کے ساتھ یار دوستوں کا جو وقت گزرتا ہے وہ پر لطف ہوتا ہے اور اُس کی صحبتوں سے لوگ مطمئن اور شاداں رہتے ہیں اور ملنے والے کسی طرح کی بوریات محسوس نہیں کرتے، لیکن ۴۴ عدد والے شخص میں ایک خامی یا ایک خوبی یہ ہوتی ہے کہ یہ ہر بات کو مخالفانہ نقطہ نظر سے دیکھتا ہے اور ہر کسی پر تنقید کرنا اس کی ذات کا ایک حصہ ہوتا ہے، بحث و مباحثہ سے اس کو بہت دلچسپی ہوتی ہے اور ہر وقت کی بحث و مباحثہ کی بنا پر یہ کئی اچھے دوستوں سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

۴۴ عدد کا حامل دوران گفتگو اور دوران بحث ایسے دلائل پیش کرتا ہے کہ سننے والے اس کی بات ماننے پر مجبور ہو جاتے ہیں لیکن خوشنما

مارچ ۲۰۱۸ء

قدم چوبیس کی۔ آپ کا لکھی عدد ایک ہے، ایک عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو بطور خاص راس آئیں گی، آپ کی دوستی ایک، ۶ اور ۸ عدد والے لوگوں کے ساتھ خوب جے گی۔ ۲، ۷، ۹ اور ۹ عدد والے لوگ آپ کے لئے عام سے لوگ ہوں گے۔ ان لوگوں سے آپ کو نہ کوئی خاص فائدہ پہنچے گا اور نہ کوئی قابل ذکر نقصان، یہ لوگ حالات کے ساتھ ساتھ آپ کے حق میں اچھے برے ثابت ہوں گے۔ ۳ اور ۵ آپ کے دشمن عدد ہیں، ان عددوں کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو کبھی راس نہیں آئیں گی، ان عددوں کی چیزوں سے اگر آپ حتی الامکان دور رہیں تو بہتر ہے۔ آپ کا مرکب عدد ۱۳ ہے، یہ عدد بہت زیادہ قابل اعتبار نہیں ہوتا، یہ عدد آپ کو عروج پر بھی پہنچا سکتا ہے اور آپ کو کسی دلدل میں بھی پہنچا سکتا ہے، اس عدد کے اندر اچھے برے انقلاب کی زبردست صلاحیت ہوتی ہے۔ اس عدد کی خوبی یہ ہے کہ اگر اس کا حامل لوگ کے ساتھ ہمدردی کرے اور ان کے مسائل حل کرنے کی کوشش کرے تو یہ عدد اپنے حامل کی زبردست مدد کرتا ہے اور اپنے حامل کو آخری عروج تک پہنچا دیتا ہے اگر آپ اس عدد کا بھرپور تعاون چاہتے ہیں تو اللہ کے بندوں کی خدمت اور مدد شروع کر دیں تاکہ اس عدد کے تعاون سے آپ پوری طرح بہرہ ور ہو سکیں۔

آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مرکب عدد ۱۹ بن کر ۱۰ اور آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ایک ہے اور ایک آپ کا لکھی عدد ہے، اس لئے امید کی جاتی ہے کہ آپ کی زندگی خوش حالیوں سے وابستہ رہے گی۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۱۳، ۱۴، اور ۲۸ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

یہاں قابل غور بات یہ ہے کہ ۱۳ تاریخ آپ کی مبارک تاریخ ہے اور غیر مبارک بھی، نام کے مفرد عدد کے حساب سے یہ تاریخ مبارک ہے اور تاریخ پیدائش کے اعتبار سے یہی تاریخ آپ کے لئے غیر مبارک ہے، بہتر یہ ہوگا کہ آپ ۱۳ تاریخ میں کوئی اہم کام کی شروعات نہ کریں، اہم کاموں کے لئے ۱۲، ۱۳ اور ۲۳ تاریخ ہی کو اہمیت دیں۔

آپ کی بیوی کے نام کا مفرد عدد ایک ہے، ایک عدد کی خواتین خوددار، غیرت مند لیکن اپنی ضد کی پکی ہوتی ہیں، چونکہ آپ کا لکھی عدد ایک اور ایک عدد کی چیزیں اور شخصیات آپ کو بطور خاص راس آتی ہیں اس لئے آپ کی بیوی کے ساتھ آپ کی زندگی سکون و راحت کے ساتھ

مخالف ہوتے ہیں، جو دقیقہ نویت کے بھی قائل نہیں ہوتے اور یہ مال دولت میں بھی کوئی دلچسپی نہیں رکھتے، ان کا رجحان ہمیشہ حالات اور ماحول کی طرف رہتا ہے اور یہ لوگ چڑھتے سورج کی پوجا کرنے کے ہرگز ہرگز قائل نہیں ہوتے۔ ۴ عدد کا شخص اگر چہ صبر و تحمل کا پہاڑ ہوتا ہے لیکن غلط بات اس سے برداشت نہیں ہوتی اور ہر کوئی قیاق کہنا اس کے بس سے باہر ہوتا ہے، یہ سفید کو سفید اور کالے کو کالا کہہ کر ہی مطمئن ہوتا ہے اور چونکہ یہ اپنی بات پر جما رہتا ہے تو لوگ اس کو ضدی اور ہٹ دھرم مانتے ہیں اور ان سے دور بھاگتے ہیں۔

۴ عدد کا شخص خوش گفتار ہوتا ہے اور اپنی خوش گفتاری سے لوگوں کے دل جیتنے میں کامیاب رہتا ہے۔ ۴ عدد کے شخص کو بے وقوف بنانا آسان نہیں ہوتا، یہ جلدی سے کسی کی باتوں میں نہیں آتا اور آنکھیں بند کر کے کسی پر بھروسہ نہیں کرتا۔ ۴ عدد کے لوگوں میں ایک خوبی یہ بھی ہوتی ہے کہ یہ کسی کی ترقی سے نہیں جلتے، یہ کسی سے بغض و حسد نہیں رکھتے اور کبھی کسی کا پیچھا نہیں پکڑتے، یہ جس مجلس میں کسی سے بحث کرتے ہیں اسی مجلس میں اس بحث کو ختم کر دیتے ہیں، یہ پیٹھ پیچھے کسی کی غیبت کرنے کے عادی نہیں ہوتے لیکن دنیا والوں کا عمومی مزاج یہ ہوتا ہے کہ وہ سامنے ہاں میں ہاں ملاتے ہیں اور پیٹھ پیچھے صرف برا کہتے ہیں۔ ۴ عدد والا شخص جس پر بھی تنقید کرتا ہے اس کے سامنے کرتا ہے اور اس کی تمام بحثیں منہ در منہ ہوتی ہیں اس لئے لوگ اس سے خفا ہو جاتے ہیں اور اس سے بھی دور بھاگتے ہیں، چونکہ آپ کا مفرد عدد ۴ ہے اس لئے کم و بیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی۔ آپ سختی ہیں، قابل بھروسہ ہیں، دور اندیش ہیں، صلح کو پسند کرتے ہیں، مشکلات سے مقابلہ کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں، آپ میں بحث و مباحثہ کا مزاج تو ہے ہی لیکن آپ میں ایک خامی یہ بھی ہے کہ آپ انتہا پسند بھی ہیں اور انتہا پسندی کی وجہ سے آپ کئی خوشیوں سے محروم رہ جاتے ہیں، کیوں کہ انتہا پسندی کا نقصان اکثر انسانوں کو خود ہی اٹھانا پڑتا ہے، آپ شاہ خرچ بھی ہیں اور شاہ خرچی کی وجہ سے آپ اکثر تنگ دست بھی ہو جاتے ہوں گے اور مقروض بھی۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۱۳، ۱۴، ۲۲ اور ۳۱ ہیں۔ ان تاریخوں میں آپ اپنے اہم کام کرنے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابیاں آپ کے

آپ کے مبارک حروف و اوج ہیں، ان حرفوں سے شروع ہونے والی چیزیں اور مقامات آپ کو خوب راس آئیں گے، مثلاً دہلی، دہرہ دون، دھنبا وغیرہ اور جیسے جاسن، جاگیر، جدہ وغیرہ۔

آپ کے مبارک رنگ نیلا، سبز اور سفید ہیں، ان رنگوں کو ہمیشہ اہمیت دیں، گھر میں پردے ان ہی رنگوں کے رکھیں اور لباس وغیرہ میں بھی ان رنگوں کو فوقیت دیں، انشاء اللہ آپ سکون اور راحت محسوس کریں گے۔

آپ کی فطرت میں صلح کا مادہ موجود ہے، آپ فطرتاً جھگڑوں اور طنائی سے دور رہنا پسند کرتے ہیں اور اگر چار لوگوں کے درمیان نفرت چل رہی ہو تو آپ انہیں سمجھانے کی اور انہیں ایک دوسرے کے قریب لانے کی کوشش ضرور کرتے ہیں، صلح صفائی آپ کا فطری جذبہ ہے، آپ مشورہ طلب کرنے پر لوگوں کو اچھا اور مفید مشورہ دیتے ہیں، یہ الگ بات ہے کہ لوگ آپ کے مشوروں کو اہمیت نہ دیتے ہوں۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: صبر و تحمل، صبر و ضبط، اعتماد، احتیاط، ایبادات، حق پرستی، صلح جوئی، بہتر سوچ اور کشادہ مزاجی وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: جذباتیت، انتہا پسندی، جلد غصہ میں آجانا، ہٹ دھرمی اور بحث و مباحثہ وغیرہ۔ اس کالم کو پڑھنے کے بعد جو صرف آپ کے لئے لکھا گیا ہے اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں اور اپنی خامیوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کی جدوجہد کریں جو آپ کی شخصیت کو مجروح کرتی ہیں اور جن کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے، اگر آپ اس کا اہتمام کریں تو آپ کی شخصیت اور زیادہ نکھر جائے گی اور لوگ آپ کے گرویدہ ہو جائیں گے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۳		۹
۲	۵	۸
۱		

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک، ایک ہی بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ اپنے مانی الضمیر کو اچھی طرح بیان کر سکتے ہیں، آپ گفتگو کرنے کے ماہر ہیں، لیکن کتنا اچھا ہو اگر آپ

گزرے گی، بشرطیکہ آپ نے ان کے مزاج کی کیفیات کو مد نظر رکھا، ورنہ بار بار کے اختلاف کا بھی اندیشہ ہے۔

آپ کا برج حوت اور ستارہ مشتری ہے۔ جمہرات کا دن آپ کے لئے مبارک ہے، اتوار، پیر اور منگل کو بھی آپ اہمیت دے سکتے ہیں کیوں کہ یہ دن بھی آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے۔ عطار روز ہرہ آپ کے دشمن ستارے ہیں ان کی حکومت بدھ اور جمعہ کو ہوتی ہے، اس لئے بدھ اور جمعہ کو اپنے اہم کام کرنے سے پرہیز کریں۔ زحل یعنی ہفتہ آپ کے لئے مساوی ہے، نہ برانہ اچھا۔

پکھراج، نیلم اور پتا آپ کی راشی کے پتھر ہیں، ان پتھروں میں سے کسی بھی پتھر کا استعمال سے آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آسکتا ہے، کوئی سا بھی پتھر ساڑھے چار ماشہ کی چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہنیں اور یقین رکھیں کہ باذن اللہ اس میں تاثیر پیدا ہوگی اور انشاء اللہ آپ کی زندگی میں خوشیاں آئیں گی۔

جنوری، جولائی، اگست میں اپنی صحت کا خیال بطور خاص رکھیں، عمر کے کسی بھی حصہ میں آپ کو پیروں کی انگلیوں، آنکھوں کی بیماریوں، پھپھروں کی تکالیف، جگر اور آنتوں کی تکالیف اور اعصابی تناؤ کی شکایت ہو سکتی ہے، اگر ان بیماریوں میں سے کوئی بھی بیماری مذکورہ مہینوں میں شروع ہو تو ان کے علاج سے غفلت نہ برتیں، آپ کے لئے ٹھنڈی غذائیں ہمیشہ مفید ثابت ہوں گی اور تیز مصالحے اور کھٹی چیزیں آپ کے لئے مضر ثابت ہوں گی۔

آپ کے نام میں ۱۱ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے اعداد ۳۷۲ ہیں، اگر ان میں اسم ذات الہی کے اعداد ۶۶ بھی شامل کر لئے جائیں گے تو ان کی مجموعی تعداد ۴۳۸ ہو جاتی ہے، ان اعداد کا نقش مربع آپ کو ہر صورت فائدہ پہنچائے گا۔ نقش مربع اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۰۹	۱۱۲	۱۱۵	۱۰۲
۱۱۴	۱۰۳	۱۰۸	۱۱۳
۱۰۴	۱۱۷	۱۱۰	۱۰۷
۱۱۱	۱۰۶	۱۰۵	۱۱۶

دوران گفتگو اس بات کو ملحوظ رکھیں کہ آپ کی کسی بات سے کسی کی دل شکنی نہ ہو۔

آپ کے چارٹ میں ۲ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی قوت اور اک بہت بڑھی ہوئی ہے لیکن آپ اپنی قوت اور اک سے کوئی خاص فائدہ نہیں اٹھا پاتے۔

۳ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کی اختراعی قوتیں بہت بڑھی ہوئی ہیں اور بوقت ضرورت آپ اپنے دوستوں کی علمی مدد بھی کرتے ہیں، دراصل ۳ کے عدد میں ایک ایسی قوت پوشیدہ ہے جو تندرست اور روشن چہروں کے پیچھے چھپی ہوئی ہے اور جو انسان کی باطنی طاقتوں کی غماز ہوتی ہے۔

۴ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ علمی کاموں میں کبھی کبھی لاپرواہی برت لیتے ہیں جب کہ آپ دوسرے معاملات میں کافی بیدار رہتے ہیں لیکن کبھی کبھی علمی کاموں سے لاپرواہی آپ کو کافی نقصان پہنچا دیتی ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۵ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کے عزائم پختہ ہیں اور آپ کے اندر ایک طرح کا استحکام اور استقلال موجود ہے۔

۶ کی غیر موجودگی گھریلو ذمہ داریوں سے بیزاری کی طرف اشارہ کرتی ہے، اندازہ یہ ہوتا ہے کہ آپ کبھی کبھی حالات سے سمجھوتہ کرنے کے بجائے حالات سے راہ فرار اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو ایک طرح کی پست ہمتی کی علامت ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۷ کی غیر موجودگی اس بات کی نشانی ہے کہ آپ خود پر انحصار کرنے سے کتراتے ہیں، آپ کو تنہائی سے بھی وحشت ہوتی ہے، آپ کسی بھی وقت کسی بھی وہم میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔

۸ کی موجودگی آپ کی نفاست اور نظافت کو ظاہر کرتی ہے اور یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ گندگی اور غلاظت کو پسند نہیں کرتے، آپ کو کوڑے کباڑ سے وحشت ہوتی ہے، آپ صفائی ستھرائی کو اہمیت دیتے ہیں اور یہ بھی چاہتے ہیں کہ دوسرے لوگ بھی صاف ستھرے نظر آئیں۔

آپ کے چارٹ میں ۹ کی موجودگی آپ کی فطرت کے استحکام اور آپ کے خیالات کی پختگی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں صرف ایک لائن مکمل ہے، دو لائن ادھوری ہیں۔ پہلی لائن مکمل ہے جو اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ آپ بہتر انداز میں سوچ سکتے ہیں، آپ کاروباری سوچ بوجھ رکھتے ہیں، آپ دوسروں کے ساتھ گھل مل کر کام کرنے کا مزاج رکھتے ہیں، آپ کے ظاہر و باطن میں ایک طرح کی کشش موجود ہے جو دیکھنے والوں کو اپنے گرد ویدہ بنا لیتی ہے، دوسری اور تیسری لائن ادھوری ہے جو اس بات کی علامت ہے، آپ جو بھی خواہش رکھتے ہیں اور جو بھی خواب دیکھتے ہیں آپ ان ہی روشنی میں قدم اٹھاتے ہیں، دوسروں کے جذبات و احساسات کی پرواہ نہیں کرتے، آپ کو ہر حال میں اور ہر صورت میں صرف اپنے مقصد سے غرض ہوتی ہے اور یہ ادا بڑے پن کی علامت نہیں ہے، اس سے گریز کرنا بہتر ہے، آپ کی زندگی میں ہمیشہ ایک ہلچل موجود رہے گی، جسے کہتے ہیں سکون اس سے آپ خدانہ کرے ہمیشہ محروم ہی رہیں گے۔

☆☆☆

حضرت مولانا حسن الہاشمی کا شاگرد بننے کے لئے

یہ تفصیلات ذہن میں رکھیں

☆☆

اپنا نام، والدین کا نام، اپنی تاریخ پیدائش یا عمر، اپنا آدھار کارڈ یا شناختی کارڈ، اپنا مکمل پتہ، اپنا فون نمبر یا موبائل نمبر لکھ کر بھیجیں اور اپنی تعلیمی استعداد کی وضاحت کریں۔

اس کے ساتھ ساتھ ایک ہزار روپے کا ڈرافٹ ہاشمی روحانی مرکز کے نام بنوا کر بھیجیں اور چار فوٹو بھی روانہ کریں۔

ہمارا پتہ

ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند (یو پی)

پن کوڈ نمبر: 247554

علم الاعداد کی روشنی میں سال ۲۰۱۸

مجموعی طور پر اس سال میں آپ کے کام کی رفتار میں اضافہ ہوگا۔

مجموعی طور پر اس سال میں آپ کے مزاج میں سستی کے اثرات نمایاں طور پر ظاہر ہوں گے۔ رات کو دیر سے نیند آیا کرے گی اور صبح دیر سے اٹھا کریں گے۔ ایسے افراد جو نوکری پیشہ ہیں انہیں خاص طور پر طبیعت کی اس بے چینی پر قابو پانا ہوگا۔ صبح جلدی اٹھنا ہوگا دوسری صورت میں خدا نخواستہ نوکری سے ہاتھ دھونے پڑ سکتے ہیں کاروباری

حلقہ احباب وسیع ہوگا اور لوگوں سے اچھے تعلقات قائم ہوں گے۔ ایسے افراد جن کا ذاتی کاروبار ہے ان کا کاروبار ترقی کرے گا۔ ایسے افراد جن کا میڈیکل اسٹور ہے وہ اس میں خاص طور پر ترقی کریں گے۔ روپیہ آئے گا اور کچھ نئی میڈیسن بھی اسٹور میں آئیں گی بیروزگار افراد کا نور کری کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ اور نوکری جہاں ملے گی وہاں کا پاس قابل اور ذہین ہوگا ایسے افراد جو خاندان میں سب سے بڑے ہیں اور وہ ذاتی کاروبار کرتے ہیں انہیں کاروبار میں شراکت داری کی آفر آئے گی۔ ایسے افراد جن کی عمر ۱۹، ۲۳، ۴۰ سال ہے اور وہ ابھی تک غیر شادی شدہ ہیں تو ان کی اس ماہ میں منگنی ہو سکتی ہے۔ اچانک نکاح بھی ہو سکتا ہے۔ رشتہ خاندان سے باہر ہونا زیادہ متوقع ہے۔ ایسے افراد جو اکثر بیمار رہتے ہیں وہ صحت مند ہوں گے۔

خواتین اس سال میں زیادہ توجہ لوگوں کے رویے پر دیں گی۔ اور ان کی قوت مشاہدہ میں اضافہ ہوگا۔ انہیں آسانی سے پتہ چل جائیگا کہ گاہک سانسے والا شخص کیا کہہ رہا ہے اور درحقیقت کیا کہنا چاہ رہا ہے۔ ایسے افراد جن کا نام ۔و۔ سے شروع ہوتا ہے ان کے ساتھ خواتین کا جھگڑا متوقع ہے۔ خواتین اس ماہ کوشش کریں گی کہ وہ ذاتی روپے کو سنبھال کر رکھیں اور انہیں زیادہ خرچ نہ کرنا پڑے۔ ایسی خواتین جو اپنے خاندان میں سب سے بڑی ہیں انہیں کبھی کبھار سردرد کی شکایت ہوگی۔ دماغی تھکن بھی محسوس ہوگی۔ والدہ کے ساتھ گھریلو معاملات کے حوالہ سے قدرے تلخ کلامی کی نوبت آئیگی۔ ایسی خواتین جو خاندان میں دوسرے نمبر پر ہیں ان کی شادی شدہ زندگی اتار چڑھاؤ کا شکار ہوگی۔ ایسی خواتین جو خاندان میں چوتھے نمبر پر ہیں اور ابھی تک غیر شادی شدہ ہیں ان کی شادی کی بات اس سال میں واضح طور پر چلنے کی علامات ملتی ہیں۔ ایسی خواتین جو خاندان میں سب سے چھوٹی ہیں۔ ان میں روحانیت پروان چڑھے گی ان کا زیادہ تر وقت اللہ کی یاد میں گزرے گا۔

ممکن ہے کہ آپ اپنے گھر میں عزیز رشتے داروں کی دعوت کریں۔ اس ماہ میں آپ یہ بھی چاہیں گے کہ آپ کو زیادہ محنت نہ کرنی پڑے اور اچانک کہیں نہ کہیں سے روپے آجائیں۔ اس دوران ایسے افراد جو لاٹری کے شوقین ہیں وہ زیادہ وقت نمبروں کے بارے میں معلومات اکٹھی کرنے میں صرف کریں گے کہ کونسا نمبر قرعہ اندازی میں لگے گا۔ مزاج میں قدرے تیزی کے عناصر پیدا ہوں گے۔ لوگوں کے ساتھ رویہ قدرے سخت ہوگا کسی پرانے دوست کے ساتھ معمولی باتوں پر تلخ کلامی ہو سکتی ہے۔ ایسے افراد جن کی عمر ۱۸، ۲۳، ۲۷، ۳۲ سال ہے انہیں سفر کرنے کا موقع ملے گا۔ نئی سواری کا حصول بھی ممکن ہے۔ پرانے دوستوں سے ملاقات ہوگی غیر شادی شدہ افراد کی شادی کی خبر ملے گی۔ ایسے افراد جن کی عمر ۲۲، ۲۵، ۳۱ سال ہے انہیں دوران سفر محتاط رہنا ہوگا۔ ان کا بٹوہ گر سکتا ہے۔

خواتین اس سال میں اپنے مزاج میں خود اعتمادی کو محسوس کریں گی۔ ذاتی اتار اٹھائے گی۔ لوگوں کی معمولی باتیں بھی ناگوار گزریں گی۔ زیادہ تر اپنے بارے میں قدرے خوش فہمی کا شکار ہو جائیں گی۔ جھوٹی تعریف سننا اچھا لگے گا اور جو شخص سچائی کی بات کرے گا وہ برا لگے گا۔ والدہ کے ساتھ روپوں کے معاملات پر جھگڑا ہو سکتا ہے۔ ایسی خواتین جن کا سب سے چھوٹا بھائی ہے اور وہ بھائی والدہ سے زیادہ قریب ہے اسے بالکل تنگ نہ کریں کیونکہ اس کی وجہ سے ماں بیٹی میں تلخ کلامی ہوگی۔ ایسی خواتین جن کی عمر ۲۲، ۲۶، ۳۱، ۴۰ سال ہے انہیں اپنے مزاج کی اس بدلتی کیفیت پر قابو پانا ہوگا۔ دوسری صورت میں دماغی ٹینشن بڑھے گی اور رات کو نیند بھی دیر سے آیا کرے گی۔ خواتین کو چاہئے کہ وہ اس ماہ میں پانی زیادہ استعمال کریں زیادہ پانی پینے سے نہ صرف صحت اچھی ہوگی بلکہ دماغ بھی پرسکون رہے گا۔ جن خواتین کے ہاں اولاد متوقع ہے ان کے ہاں انشاء اللہ بیٹا پیدا ہوگا۔

عدد (۴)

مجموعی طور پر اس سال میں آپ کی طبیعت قدرے سستی کا شکار رہے گی۔ اور دل یہ چاہے گا کہ تمام کام خود بخود ہو جائیں۔ دماغ جنس مخالف کے بارے میں زیادہ سوچے گا اور اس سلسلے میں اخراجات

عدد (۳)

مجموعی طور پر اس سال میں آپ کی توجہ خاندانی معاملات پر رہے گی۔ پرانے خاندانی مسائل اس ماہ میں حل ہو جائیں گے۔ اور بہت

طور پر بڑا بھائی فائدے مند ثابت ہوگا۔ ایسے افراد جو بے روزگار ہیں انہیں اس ماہ میں نوکری کا حصول ہوگا۔ اور تنخواہ بھی اچھی ہوگی۔ ایسے افراد جو اپنے خاندان میں دوسرے نمبر پر ہیں یا پھر سب سے چھوٹے ہیں انہیں نوکری کے حوالے سے خاطر خواہ کامیابی ملے گی۔ اکثر افراد اس ماہ میں گھریلو امور پر بھی توجہ دیں گے ایسے افراد جو خاندان میں تیسرے نمبر پر ہیں اور غیر شادی شدہ ہیں ان کی منگنی ہو جائے گی۔

خواتین اس سال میں اپنے مزاج میں تیزی محسوس کریں گی۔ طبیعت میں قدرے بے چینی محسوس ہوگی مگر جلد ہی پرسکون ہو جایا کریں گی۔ گھر کے ماحول میں دل لگے گا اور گھر میں مہمانوں کی آمد و رفت کا سلسلہ بھی چلے گا۔ بہت ممکن ہے کہ چھوٹی خالہ یا چھوٹے ماموں کچھ دنوں کے لئے گھر میں آکر ٹھہریں۔ مجموعی طور پر نئے لوگوں سے تعارف حاصل ہوگا اور یہ تعارف مستقل دوستی میں تبدیل ہو جائے گا۔ ایسی خواتین جو ایک عرصے سے بے اولاد ہیں انہیں اس سال میں اولاد کی خوشی ملے گی اور انشاء اللہ صحت مند بیٹا پیدا ہوگا۔ ایسی خواتین جن کی ذاتی سواری ہے وہ گاڑی احتیاط سے چلائیں اور جلد بازی کا مظاہرہ نہ کریں کیونکہ کسی نہ کسی غلط حرکت کی وجہ سے ان کی گاڑی کا چالان ہو جائے گا۔ جلدی میں اشارہ بھی کاٹ سکتی ہیں۔

عدد (۶)

مجموعی طور پر اس سال میں آپ کی توجہ پر اپنی کے کاموں کی طرف رہے گی اور خاص طور پر ایسے افراد جو پر اپنی سے متعلق کاموں سے منسلک ہیں انہیں اس ماہ میں فائدہ ملے گا۔ ایسے افراد جنہیں ذاتی کاروبار کرتے ہوئے ۴ سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ ان کی کام کی جگہ یعنی آفس کی جگہ تبدیل ہو جائے گی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اپ نے کاروبار کی وسعت کے لئے کسی دوسری جگہ پر کمپنی کا ایک اور دفتر کھول لیں اور خود وہاں چلے جائیں۔ ایسے افراد جو اپنی پرانی گاڑی کو بیچ کر نئی گاڑی خرید لے کا پروگرام بنا رہے ہیں ان کے لئے یہ وقت مناسب ہے۔ نئی گاڑی یقیناً لیں گے اور بہت ممکن ہے کہ سفید رنگ کی گاڑی خریدیں۔ بے روزگار افراد اگر نوکری حاصل کرنے کے لئے اپنی جائے پیدائش کے قریب کوئی نوکری تلاش کریں تو انہیں حیرانی ہوگی جب انہیں نوکری مل جائے گی۔ ایسے افراد جن کو سردرد کی شکایت رہتی ہے

میں بھی اضافہ ہوگا۔ نئے لوگوں سے ملاقات ہوگی۔ دوست احباب کے ساتھ کسی دوسرے شہر میں جانے کا موقع بھی ملے گا اور دوست کی شادی میں خاص طور پر کچھ نئے لوگوں سے ملاقات ہوگی جو کہ مستقبل میں مضبوط دوستی میں بدل جائے گی۔ ایسے افراد جن کا تعلق خوراک اور مصالحہ جات جیسے کاروبار سے ہے وہ اس ماہ میں زیادہ کامیابی حاصل کریں گے۔ شیراز کے کاموں میں فائدہ ملے گا۔ مگر عقل اور حاضر دماغی کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ ایسے افراد جن کا میڈیکل اسٹور ہے ان کے پاس اس ماہ میں خواتین کا زیادہ رش رہے گا اور کام بھی چلے گا۔

خواتین کی اس سال میں بہت ساری خواہشیں خود بخود پوری ہو جائیں گی۔ انہیں کسی دوسرے شہر میں سفر کرنے کا موقع ملے گا اور سفر میں ان کی ملاقات کسی ناواقف شخص سے ہوگی جس کے ساتھ ممکن ہے کہ کوئی پرانا خاندانی تعلق نکل آئے۔ اکثر خواتین اس ماہ میں زیادہ وقت بیوٹی پارلر میں گزاریں گی اور ذاتی شخصیت کو نکھارنے پر توجہ دیں گی۔ ایسی خواتین جو اپنے خاندان میں سب سے چھوٹی ہیں ان کی توجہ البتہ اپنی والدہ کی طرف زیادہ ہوگی۔ والدہ کی طرف سے انہیں جیب خرچ بھی ملے گا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ والدہ کہیں بھی بازار سے میرے لئے ایک سوٹ خرید کر لاؤ اور ساتھ اپنا بھی لے آؤ۔ ایسی خواتین جن کے پاؤں میں تکلیف ہے انہیں خاص طور پر محتاط رہنا ہوگا۔ تکلیف بے احتیاطی کی وجہ سے بڑھ سکتی ہے۔ جن خواتین کو رات کو دیر سے سونے کی عادت ہے وہ اس ماہ میں جلدی سو جایا کریں گی۔

عدد (۵)

مجموعی طور پر اس سال میں آپ کے کام کی رفتار میں اضافہ ہوگا۔ آپ خود بھی اپنے کام پر توجہ دیں گے اور کوشش کریں گے کہ خواہواہ وقت ضائع نہ ہو۔ دوسرے لوگوں کے ساتھ تعلقات بہتر ہوں گے۔ دوستوں کا تعاون حاصل ہوگا۔ اور اکثر سر راہ پرانے دوست مل جایا کریں گے۔ کوئی پرانا دوست کام کا رو باری شراکت داری کی آفر کر سکتا ہے۔ ایسی صورت میں مشورہ یہی ہے کہ یہ شراکت داری زیادہ عرصہ کے لئے نہ کریں کیونکہ یہ زیادہ عرصہ چلتی نظر نہیں آتی۔ ایسے افراد جن کے بھائی ہیں ان کو اس میں اپنے بھائیوں سے فائدہ ملے گا۔ خاص

چھوٹے چھوٹے اخراجات کے اوپر نظر رکھیں گی۔ ایسی خواتین جن کی عمر ۳۰-۳۶ سال ہے انہیں مالی لحاظ سے فائدہ حاصل ہوگا اور روپے کی آمد کا سلسلہ چلے گا۔ ایسی خواتین جو ذاتی کار خریدنے کا ارادہ رکھتی ہیں ان کے لئے یہ وقت نہایت مناسب ہے۔ کار نہ صرف اچھی مل جائے گی بلکہ قدرے سستی بھی مل جائے گی۔ بہت ساری خواتین کی توجہ روحانیت کی طرف ہو جائے گی۔ سفر کرنے کا موقع ملے گا اور یہ بھی ممکن ہے کہ اچانک عمرہ ادا کرنے چلی جائیں۔ قضا نمازیں پڑھنے کا موقع ملے گا اور طبیعت خیرات کرنے کی طرف بھی رہے گی۔ غیر شادی شدہ خواتین کی شادی کے لئے مناسب وقت ہے مگر جلد بازی ٹھیک نہیں رہے گی۔

عدد (۸)

مجموعی طور پر اس سال میں آپ کی توجہ مالی معاملات کی بہتری کی طرف زیادہ رہے گی اور آپ کی کوشش ہوگی کہ بینک بیلنس بڑھایا جائے۔ اس سلسلے میں آپ کو کافی کامیابی بھی ملے گی۔ اس سلسلے میں ایسے افراد جن کا نام ا۔ ل۔ ع۔ ن سے شروع ہوتا ہے وہ آپ کے لئے فائدہ مند ثابت ہوں گے۔ ایسے افراد جن کا ارادہ ہے کہ وہ کام کی بہتری کے لئے دوسرے شہروں کا رخ کریں وہ اس ماہ کی سعادت سے ضرور فائدہ اٹھائیں اور سفر کریں۔ انشاء اللہ سفر وسیلہ ظفر ثابت ہوگا۔ مگر کسی بھی کام میں جلد بازی کرنے سے گریز کرنا ہے۔ ایسے افراد جو رات کو تکیہ اونچا کر کے سونے کے عادی ہیں انہیں اپنی گردن کا خیال رکھنا ہوگا۔ خدانخواستہ گردن پر بل پڑ سکتا ہے۔ کوشش کریں کہ رات کو سوتے وقت کوئی زیادہ اونچا تکیہ استعمال نہ ہو۔

ایسے افراد جو بے روزگار ہیں انہیں نوکری کے لئے کسی بزرگ کی سفارش تلاش کرنا ہوگی۔ نوکری مل جائے گی۔

خواتین اس سال میں زیادہ توجہ اپنے کزن کی طرف رکھیں گی۔ اور ممکن ہے کہ کسی کزن کے ساتھ گھریلو معاملات کی بہتری کے لئے کسی دوسرے شہر میں کسی عزیز کو ملنے کا موقع ملے۔ ایسی خواتین جن کی شادی ہوئے ۴ سال گزر چکے ہیں انہیں سفر کرنے کا زیادہ موقع ملے گا۔ ایسی خواتین جو تعلیمی سلسلے کو بہتر بنانے کے لئے کسی اچھے ادارے میں داخلہ لینے کا سوچ رہی ہیں انہیں اس سلسلے میں ضرور کوشش کرنی

ان کی یہ تکلیف اس ماہ میں ختم ہو جائے گی۔

خواتین اس سال میں زیادہ توجہ گھریلو کام کاج پر دیں گی۔ گھر کے کاموں کو کر کے انہیں خوشی حاصل ہوگی۔ گھر کے جالے اتارے جائیں گے اور ممکن ہے کہ پورا گھر دوبارہ سے صاف کروایا جائے اور گھر میں نیا رنگ و روغن ہو جائے۔ ایسی خواتین جن کے بڑے بھائی خاندان سے الگ رہتے ہیں ان کو دیکھ کر خوشی ہوگی کہ ان کے بھائی اس ماہ میں زیادہ وقت ان کے ساتھ گزاریں گے۔ ایسے خاندانی معاملات جو کافی عرصے سے التواء میں چلے آ رہے ہیں ان کو اس ماہ میں حل کر لیا جائے گا۔ اور اس سلسلے میں والدہ اہم رول ادا کریں گی۔ ایسی خواتین شیئر اچھے داموں پر فروخت کر سکیں گی۔ بہت ساری خواتین کے بینک بیلنس میں اضافہ ہوگا اور تبدیلی آب و ہوا کا موقع بھی ملے گی۔ غیر شادی شدہ خواتین کی منگنی ہو جائے گی اور جس سے منگنی ہو گی وہ والدہ کے رشتہ داروں میں ہوگا۔

عدد (۷)

آپ کے مزاج میں ضد پیدا ہو جائے گی۔ دوسروں کی باتوں کو تنقیدی انداز سے لیں گے اور معمولی سی بات کو بھی ذاتی انا کا مسئلہ بنا لیں گے۔ جس کی وجہ سے دوسروں کے ساتھ تلخ کلامی ہوگی۔ طبیعت سفر کی طرف سے بھی راغب ہوگی اور دوسرے شہروں میں جانے کا موقع ملے گا۔ ایسے افراد جن کی نئی نئی شادی ہوئی ہے وہ اپنی بیوی کی ساتھ سفر کریں گے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ والدہ بھی کسی جگہ ساتھ جانے کی ضد کریں۔ ایسی صورت میں انہیں پیار سے سمجھادیں سختی کی صورت میں معاملہ زیادہ خراب ہوگا۔

ایسے افراد جو ذاتی کاروبار شروع کر رہے ہیں انہیں چاہئے کہ وہ اپنے کاروبار کی بہتری کے حوالے سے کسی شخص کا مشورہ قبول نہ کریں بلکہ ذاتی عقل اور سمجھ بوجھ سے فیصلہ کریں انشاء اللہ آنے والے دنوں میں کامیابی ملے گی اور کاروبار ترقی کرے گا۔ ایسے افراد جو اپنے خاندان کے بڑے ہیں انہیں اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کا تعاون حاصل رہے گا مگر ساتھ ساتھ بہن بھائیوں کی وجہ سے اخراجات میں اضافہ ہوگا۔

خواتین اس سال میں زیادہ توجہ روپے جوڑنے پر رکھیں گی مالی معاملات کے حوالے سے بہت زیادہ متحرک ہو جائیں گی اور

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے مدیر اعلیٰ

حضرت مولانا حسن الهاشمی
حیدرآباد میں

حضرت مولانا حسن الهاشمی کا قیام ۳ مارچ ۲۰۱۸ء سے

۷ مارچ ۲۰۱۸ء تک حیدرآباد میں رہے گا

خواہش مند حضرات ان موبائلوں پر رابطہ قائم کریں

09557163897.9557554338
.9396333123.9897648829

حضرت مولانا عام مریضوں سے عمومی اور خصوصی

ملاقاتوں کے ساتھ اپنے شاگردوں سے بھی ملاقات

کریں گے۔ اور ان کی تربیت کا فریضہ انجام دیں گے

حضرت مولانا کا یہ سفر خدمت خلق اور روحانی

تحریک کو فروغ دینے لئے ہو رہا ہے اور

ماہنامہ طلسماتی دنیا کو عام کرنا بھی پیش نظر ہے

اعلان کنندہ

ہاشمی روحانی مرکز

روحانی علاج کا ایک معتبر ادارہ

محلہ ابوالمعالی دیوبند

فون: 9756726786

چاہئے انشاء اللہ داخلہ مل جائے گا۔ غیر شادی شدہ خواتین کی شادی کی بات چلے گی۔ اکثر خواتین کی شادی کی بات ان کے کزن کے ساتھ چلے گی ممکن ہے وہ خاندان میں سب سے چھوٹا ہو اور بینک میں نوکری کرتا ہو۔ بے اولاد خواتین جنہیں جوڑوں کے درد کا مسئلہ رہتا ہے انہیں درد سے آفاقہ ملے گا۔ اور رات کو گہری نیند سو سکیں گی۔

عدد (۹)

اس سال مجموعی طور پر آپ کی توجہ بیرون ملک جانے کی طرف رہے گی ایسے افراد جو اکثر دہائی جاتے رہتے ہیں وہ اس ماہ میں متعدد بار دہائی کا سفر کریں گے اور اس کوشش میں کامیاب بھی ہو جائیں۔ ایسے افراد جو اپنے خاندان میں چوتھے نمبر پر ہیں وہ اس سلسلے میں خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں ایسے افراد جن کی شادی ایک عرصے سے رکی ہوئی ہے ان کی شادی اس ماہ میں ہو جائے گی اور جس خاتون کے ساتھ شادی ہوگی اس کی تین بہنیں ضرور ہوگی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ بڑی بہن فوت ہو چکی ہو۔ کاروباری افراد اس ماہ میں اپنے کاروبار میں بہتری دیکھیں گے۔ اور کاروبار کی بہتری کے لئے عمدہ معاملات پر عمل کریں گے۔ ایسے افراد جو اپنے خاندان میں تیسرے نمبر پر ہیں انہیں اخراجات پر نظر رکھنا ہوگی۔

خواتین اس سال میں اپنے مزاج میں سکون محسوس کریں گی۔ لوگوں کی طرف سے عزت اور احترام ملے گا۔ اور لوگ عمدہ بات کی تعریف بھی کریں گے۔ ایسی شادی شدہ خواتین جو ایک عرصے عمرہ کرنے کے لئے سعودیہ جانے کا پروگرام بنا رہی تھیں وہ اس ماہ میں اپنی اس خواہش کی تکمیل ہو تا دیکھیں گی۔ غیر شادی شدہ خواتین کے رشتہ کی بات ایسی جگہ پر چلے گی جس کا تعلق بیرون ملک سے ہوگا۔ بہت ممکن ہے کہ جس لڑکے سے شادی کی بات چلے اس کا بھائیوں میں تیسرا نمبر ہو۔ بہر حال یہ بات سچ ہے کہ رشتہ اچھی جگہ پر ہوگا۔ البتہ سرسریا تو فوت ہو چکا ہوگا یا وہ شدید ترین بیمار ہوگا۔ بیروزگار خواتین دوران سفر اپنے بیک پر نظر رکھیں خدا نخواستہ کوئی چھین سکتا ہے۔ یا بیک وہ خود بھی رکھ کر کہیں بھول سکتی ہیں۔ روپے بھی چوری ہو سکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت مولانا حسن الہاشمی کے نئے شاگرد

اعلامیہ نمبر-۴۲

شمار	نام	علاقہ	T. No.
1204	شیخ اعجاز الحق	(9-5-5/57-H) مسجد قبا، احمد نگر کالونی، گوڈوال، محبوب نگر، اے پی	T/1254/15
1205	محمد مجاہد	(9-10-68/A/138/A/C/1) ریشم باغ، گول کوٹہ، کاروان، حیدر آباد	T/1255/15
1206	قطب احمد ہاشمی	(4-10-44/A/35) جلال بابا نگر، بہادر پورہ، حیدر آباد	T/1256/15
1207	عبدالقدوس عمری	(H No. 144) بی ڈی اوفس کے پیچھے، باغے پٹی، ضلع چکابلار پور، کرناٹک	T/1257/15
1208	شکیل احمد	(H No. 144) بی ڈی اوفس کے پیچھے، باغے پٹی، ضلع چکابلار پور، کرناٹک	T/1258/15
1209	نور محمد خان	H No.64/8 تری پتور روڈ، گروگا پٹی، سنگار پٹی، کرشنا گری، تمل ناڈو	T/1259/15
1210	عبدالجبار نعمانی	ناظم مدرسہ عربیہ نور القرآن، مسجد نور، بمن پٹی، بنگلور، کرناٹک	T/1260/15
1211	محمد اسماعیل	کیر آف ظفر اللہ خاں اولڈ پولیس کوارٹرس، پواگڈہ، ضلع ہنکور، کرناٹک	T/1261/15
1212	عبدالماجد	8-1-402/60 گلشن کالونی، ٹولی چوکی، حیدر آباد	T/1262/15
1213	تویر احمد ڈار	پنجھی پورہ ہندواڑہ، ضلع کیواڑہ، جموں و کشمیر	T/1263/15
1214	محمد مصطفیٰ	2853 تھرڈ کراس، فرسٹ اسٹیج میڈ گوڈسرکل، راجندر نگر، میسور، کرناٹک	T/1264/15
1215	عابد علی	14/H/8 تھرڈ فلور، بی بی بیگم لین، کولکاتا، ویسٹ بنگال	T/1265/15
1216	عبدالواحد	(5-993/218-A) مکہ کالونی، تاج فنکشن ہال کے پیچھے، رنگ روڈ، گلبرگ، کرناٹک	T/1266/15
1217	محمد واجد علی	(17-2-1195/A/41) واحد کالونی، یاقوت پورہ، حیدر آباد	T/1267/15
1218	سائرہ بانو	(9-4-27/2/7/1) این ایس ایف کالونی، ضیا حکیم پیٹ ٹولی چوکی، حیدر آباد	T/1268/15
1219	دانش منظور	حافظ باغ، گرین کالونی، مسجد مزمل، سری نگر، جموں و کشمیر	T/1269/15
1220	سید حبیب اللہ	H No218 بارہواں کراس، ایچ بی آر لے آؤٹ، ناگواڑہ، بنگلور، کرناٹک	T/1270/15
1221	محمد جاوید	گاؤں سو جڑ، ضلع مظفر نگر، یو پی	T/1271/16
1222	محمد اقبال	مورے، امپھال، منی پور	T/1272/16
1223	انوار احمد	کری لوکی پورم، بلند شہر روڈ، ہاپوڑ، یو پی	T/1273/16
1224	عبدالصور	جامع مسجد، گاؤں ڈبور، ضلع چکابلار پور، کرناٹک	T/1274/16
1225	عبداللہ	کھارگاؤں، ایم پی	T/1275/16
1226	محمد عمران	H No. H54، گاؤں بھیسانی، اسلام پور، تھانہ بھون، ضلع شاملی، یو پی	T/1276/16

شمار	نام	علاقہ	T. No.
1227	شاہنواز کھٹڑے	دادسرا مسجد فیصل، باقی پورہ، ضلع پلوامہ، سری نگر، جموں و کشمیر	T/1277/16
1228	ایاز احمد	234، بچہ دی رست، تحصیل کھنڈوا، ایم پی	T/1278/16
1229	محمد سلیم خاں	10-83 رام نگر، تھیمگل پہاڑ، منچر یال، عادل آباد، اے پی	T/1279/16
1230	شیخ محبوب	(14-20-156/1/158) رادھا کرشنا سوسائٹی، بورا بندہ نیا اللہ پور، حیدر آباد	T/1280/16
1231	آصف نعیم	6-2-148، شاہ اسماعیل قاری مسجد، سیدن گلی، ناگریٹھوری، ناندیڑ، مہاراشٹر	T/1281/16
1232	محمد عبدالرحمن شریف	گارڈ منزل، نمبر 31، فرسٹ فلور، ساتواں کراس، بلال مسجد، منگم پلا یا، بومن ہلی، بنگلور	T/1282/16
1233	محمد عزیز الرحمن شریف	گارڈ منزل، نمبر 31، فرسٹ فلور، ساتواں کراس، بلال مسجد، منگم پلا یا، بومن ہلی، بنگلور	T/1283/16
1234	کہتہ انجم	فلیٹ نمبر 41، بلاک نمبر 2، S.M.R. پولیس اپارٹمنٹ، میاں پور، حیدر آباد	T/1284/16
1235	سید مصطفیٰ علی	(3-1-400) ایس بی ایچ کالونی، ہرور نگر، ایل بی نگر، حیدر آباد	T/1285/16
1236	ڈاکٹر محمد عبدالحجیب	(18-8-245/B37,38) معین باغ، زہرہ اسکول کے پاس، عیدی بازار، ریاست نگر، حیدر آباد	T/1286/16
1237	پروین بانو	(5/517) محلہ ہرن ملوان، سہانپور، یو پی	T/1287/16
1238	شیخ خواجہ معین الدین	H No. 25-20 وڈلا پینا، اٹما کر، ضلع کرنول، اے پی	T/1288/16
1239	شمس الحق قاسمی	4-119، گاؤں گڈم، پوسٹ پڈور، ضلع عادل آباد، اے پی	T/1289/16
1240	محمد ارشاد	گاؤں منجھاری، پوسٹ لال پور، تحصیل فتح پور، ضلع بارہ بنکی، یو پی	T/1290/16
1241	ڈاکٹر حسین	52-B موہن سبھاس ناکہ، کوٹنگر، اکل کوٹ روڈ، سولا پور، مہاراشٹر	T/1291/16
1242	محمد مجتبیٰ خان	B-305، جی ٹی بی نگر، کرلی نزد سولا بازار، الہ آباد، یو پی	T/1292/16
1243	محمد قاسم	گاؤں اچھاڑی، ضلع امر وہہ، یو پی	T/1293/16

☆☆☆

شاگرد بننے کے لئے اپنا نام، والدین کا نام، آدھار کارڈ یا شناختی کارڈ، مکمل پتہ، فون نمبر، 4 پاسپورٹ سائز فوٹو اور

1000/- روپے فیس روانہ کریں اور اپنی تعلیم اور قابلیت کی وضاحت کریں۔

جاری کردہ: ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند، ضلع سہارنپور، یو پی، پن کوڈ نمبر 247554

محسن ملت حضرت مولانا حسن الہاشمی مدظلہ العالی کے اجازت یافتہ شاگرد

روحانی علاج کے ضرورت مند لوگ ان سے رجوع کر سکتے ہیں۔

نمبر شمار	شہر	اسم گرامی	موبائل نمبر
1	مدراں	مولانا فیصل الحق امام و خطیب مسجد مانامونا	09840026184
2	میسور	مولانا عمیر مدنی، سرپرست مدرسۃ النساء	09845485263
3	حیدرآباد	مولانا قاضی محمد سیف الدین بایزید یوسف یونانی فارسی	040-23564217
4	بجے پور	الحاج سید عتیق الرحمن راہی نعل بندان	09414043103
5	جودھپور	غفران الہی، میرتی گیٹ	09351360478
6	جودھپور	رجب علی، نزد مسجد لکھاران	09314680068
7	ممبئی	بابا ضیاء الدین	09323061058
8	ممبئی	ڈاکٹر انور حسین خطیب	022-25740462
9	لدھیانہ	حاجی محمد یونس	09463031310
10	دہرہ دون	عرفان الرب، نزد روڈ ویزا سٹینڈ	09897225740
11	میرج سانگل	مولانا رفیع الدین	09503397446
12	بنگلور	فیض احمد	09845531472
13	بنگلور	سید کلیم اللہ	09441782671
14	بنگلور	حفظ الرحمن (بھارتی نگر)	09342949078
15	محبوب نگر	ایم عبد الوحید	09703022457
16	بھوپال	مفتی عبد الرحیم قاسمی، نور محل روڈ	09425688620
17	گلبرگہ	محمد رفیق احمد	09449325570
18	مظفر نگر	قاری محمد اسلم	09997914261
19	ویل وشارم	مولانا زبیر احمد	09443489712
20	خوجہ بلند شہر	ڈاکٹر محمد سمیع فاروقی	09319982090
21	دہلی	ڈاکٹر سراج الدین (اوکھلا)	09690876797
22	منصور پور، مظفر نگر	محمد ہارون میاں (نزد دربار)	09719041941
23	الناور (کرناٹک)	حکیم مولانا محمد طیب توگلی	09916652346
24	وانم باڑی	عادل نوشاد احمد	09597772317
25	چٹنی	حاجی حافظ سید وہاب الدین	09600119505
26	ممبئی	سلیم قریشی	09773406417

09766057202	مولانا سعید احمد قاسمی	پر بھنی	27
0962276300	غلام محمد پنڈت	پلوامہ (کشمیر)	28
08889397917	محمد اویس ابن شرف الدین	شاجاپور	29
09916270797	مولانا فضل کریم قاضی	کھنکی (کرناٹک)	30
07259090958	مولانا محمد ابوبکر	کوبلی (کرناٹک)	31
09622705779	فاروق احمد شاہ	پلوامہ (کشمیر)	32
09598005942	محمد عارف	امبیڈ کرنگر (یوپی)	33
09030929428	مولانا محمد علی قاسمی	ہاشم آباد (حیدر آباد)	34
09766013590	محمد ابراہیم عرف پاشا	ناندیڑ (مہاراشٹر)	35
08485056579	عادل نعیم	ناندیڑ (مہاراشٹر)	36
08983565954	محمد جاوید قادری	بیڈ	37
07904964791	محمد سلیم پاشا	پرنام بٹ ضلع ویلور	38
09885531285	مولانا عبد الاحد سعدی	نظام آباد	39
09074374385	حافظ فیروز مند	بھوپال	40
09860933350	بابا مقبول شیخ قادری	پال گھر مہاراشٹر	41
09347151800	مولانا محمد افروز خان رشادی	کرنول	42

توجہ طلب

حضرت مولانا حسن الہاشمی کے وہ شاگرد جو اپنے علاقے میں بہ سلسلہ روحانی علاج خدمتِ خلق میں مصروف ہوں اور یہ چاہتے ہوں کہ ان کا نام ماہنامہ طلسماتی دنیا میں اجازت یافتہ شاگردوں کی فہرست میں چھپ جائے، ان کو چاہئے کہ وہ ایک درخواست حضرت مولانا کے نام ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالعالی، دیوبند کے پتے پر روانہ کریں اور اپنی درخواست کے ساتھ اپنے علاقے کے دو معزز حضرات کی تصدیق اور سفارش جو اُن دونوں حضرات کے لیٹر پیڈ پر تحریر ہو اور اس پر ان کا فون نمبر یا موبائل نمبر بھی درج ہو بھجوائیں۔

یہ بات واضح رہے کہ اس سلسلے میں اُن ہی شاگردوں کو اہمیت دی جائے گی جن کو شاگرد بنے ہوئے تین سال ہو گئے ہوں۔

اس سلسلے میں درخواست دینے والے شاگردوں کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے ٹی نمبر کی وضاحت ضرور کر دیں۔

تمام شائقین سے اس بات کی تاکید کی جاتی ہے کہ وہ اپنی درخواست رجسٹرڈ ڈاک سے روانہ کریں اور درخواست روانہ کرنے کے بعد اس موبائل پر ایس ایم ایس کریں 09456296786

ناظم دفتر : ہاشمی روحانی مرکز

محلہ ابوالعالی، دیوبند 247554 (یوپی) فون : 01336-224455

مقصدی
و
طنز و مزاح

تکلف برطرف

برجستہ جوابات

اذان بت کدہ

اگرچہ بت ہیں اماموں کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذان لا الہ الا اللہ

ضرور برداشت کرنا پڑتا ہے، اس لئے دعا تو یہ کرنی چاہئے کہ ہمارے لیڈروں میں وہ گن ہاتی رہیں جو ان کا قومی ورثہ ہیں، میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ اگر عیناً لوگ جھوٹ نہ بولیں، جھوٹے وعدے نہ کریں، وعدہ خلافی پر شرمندہ ہوں اور بار بار جھوٹے وعدے کرتے ہوئے جھجک محسوس کریں تو پھر یہ عیناً نہیں کوئی اور مخلوق ہیں اور دوسری مخلوق سے ہمیں کیا لینا دینا۔

اب رہی یہ بات کہ کون سی مٹی سے بنے ہیں تو بہت الجھا ہوا سوال ہے کیوں کہ اس کے لئے عزرائیل علیہ السلام سے خط و کتابت کرنی پڑے گی اور ان سے باادب بااحتیاط یہ پوچھنا پڑے گا کہ جب اللہ تعالیٰ کے حکم دینے پر انہوں نے آدم کے پتکے کے لئے زمین سے مٹی اٹھائی تھی تو انہوں نے مٹی زمین کے ایک حصے سے اٹھائی تھی یا چند جگہوں سے، میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ عیناً کس مٹی سے بنے ہیں؟ اس سوال کو فی الحال موقوف رکھیں، قیامت کے دن ہی ہم اس کا کوئی حل نکال سکتے ہیں کیوں کہ عزرائیل علیہ السلام سے رابطہ قائم کرنے میں ہمیں اپنی جان کا خطرہ ہے۔ سر دست اتنا کرم کریں کہ عیناؤں کو بے وجہ کی تنقیدوں سے محفوظ رکھیں، ہمارا ملک ان ہی عیناؤں کی وجہ سے ہار و فتح ہے اگر عینا نیک ہو گئے اور انہوں نے ان تمام خرابیوں سے توبہ کر لی جو ان کی ذات کا جزو لاینفک ہیں تو سمجھ لیجئے کہ اس ملک کا بیڑہ غرق ہوا..... کیوں کہ عیناؤں کے دم سے ہائے ہلہ باقی ہے اور جس دن یہ ہائے ہلہ نہیں رہے گی اس دن یہ ملک قبرستان کی طرح پرسکون ہو جائے گا..... اس لئے آپ سے درخواست ہے کہ اس ملک کی رونق اور چمکا کو باقی رہنے دیں اور ان عیناؤں کو غیر مکلف سمجھ کر نظر انداز کر دیں اور کم سے

سوال

میرے شہر میں ایک عینا رہتے ہیں، وہ کئی بار ایکشن میں بھی کھڑے ہوئے لیکن ایکشن جیتنے کا اتفاق نہیں ہوا، کئی بار ان کی ضمانت بھی ضبط ہو گئی، کئی بار ایسا ہوا کہ ضمانت تو ضبط نہیں ہو سکی لیکن حسب معمول وہ ہار ضرور گئے ان کا کمال یہ ہے کہ وہ بار بار کے ہارنے کے بعد بھی کبھی شرمندہ نہیں ہوئے اور اگلے ایکشن میں پھر ایک نئی آب و تاب کے ساتھ وہ جلوہ افروز ہو گئے..... ایسے لوگ کون سی مٹی سے بنے ہوئے ہوتے ہیں، آپ اس پر کچھ روشنی ڈالیں گے؟

ع۔س۔ق۔ دیوبند

جواب

لیڈروں اور عیناؤں کے بارے میں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ یہ لوگ قوم کے غم میں پریشان رہتے ہیں اور پریشانی کی زیادتی کی وجہ سے یہ لوگ اپنے ہوش و حواس پر قابو نہیں رکھ پاتے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یہ اول فوٹ بھی بکنے لگتے ہیں، شراب بھی پینے لگتے ہیں اور کبھی کبھی پریشانیوں کی زیادتی کی وجہ سے بے کردار بھی ہو جاتے ہیں، بے حیائی اور بے ضمیری سے یہ بالکل نہیں گھبراتے کیوں کہ اگر بے ضمیری اور بے حیائی سے گھبرائے لگیں تو پھر ان کی فطری صلاحیتیں خاک میں مل جاتی ہیں اور اگر لیڈروں کی فطری صلاحیتیں خاک میں مل جائیں تو اس میں امت مسلمہ کا بہت بڑا نقصان ہے، بشرطیکہ لیڈر مسلمان ہو اور اگر حسن اتفاق سے لیڈر مسلمان نہیں ہے پھر بھی امت مسلمہ کو کچھ نہ کچھ نقصان

جاسکتا ہے، اس کے بعد احتیاط کے خلاف ہے رومیو کہتے ہیں کہ بوسہ شادی سے پہلے بے شرعی پیدا کرتا ہے اس لئے احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ اس سے پرہیز کیا جائے، طبیعت کا زیادہ تقاضہ ہو تو خواب میں چھیڑ چھاڑ اور بوسہ و کنار کیا جاسکتا ہے، یہ ارباب عشق کی رائے ہے۔ ایک تاریخی عاشق جن کا نام نامی اس وقت میرے ذہن میں نہیں ان کے اس بارے میں دو قول ہیں، قول قدیم تو یہ ہے کہ بوسہ ثقافتی طور پر نقصان دہ ہے، اس سے سماج میں طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں اور ان کا قول جدید یہ ہے کہ اگر محبوبہ اپنی برادری کی ہو تو بوسہ لینے میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن اگر محبوبہ غیر برادری سے تعلق رکھتی ہو تو پھر بوسے سے اجتناب کرنا چاہئے صرف شرم و حیا نہیں بلکہ چھوت چھات کا تقاضہ بھی یہ ہے کہ پرانے ذہن کو ہاتھ لگانے سے پرہیز کیا جائے، معتبر عاشقوں کے ان اقوال ذریں کی موجودگی میں ناچیز کی رائے یہ ہے کہ اولاً تو اس دور مسائل میں محبت ہی سے پرہیز کرنا چاہئے ثانیاً یہ کہ اگر نہ چاہتے ہوئے بھی کسی سے محبت ہو ہی جائے تو بوسے کو تو کم سے کم شجر ممنوعہ سمجھنا چاہئے، میں تو یہ تک عرض کروں گا کہ بوسہ تو شادی کے بعد بھی نہیں لینا چاہئے کیوں کہ اس سے عورتیں گھمنڈ میں مبتلا ہو جاتی ہیں اور یہ سمجھتی ہیں کہ بوسہ ہمارا پیدائشی حق ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

سوال

ہمارے محلے میں ایک کتا ایسا ہے کہ جب بھی ہماری مسجد کے مؤذن صاحب اذان دیتے ہیں تو وہ بے تحاشہ رونے لگتا ہے اور باقاعدہ آنسوؤں سے اور حلق پھاڑ پھاڑ کر روتا ہے، تمام ارباب تجربہ اس کے اس رونے کا سبب معلوم نہ کر سکے کیا آپ اس بارے میں کوئی روشنی ڈالیں گے؟ جاوید احمد۔ کھٹولی

جواب

ایسا لگتا ہے کہ اس کتے کی بیوی یعنی کتیا کسی حادثہ کا شکار ہو کر مرحومہ ہو گئی ہوگی اور اس مرحومہ کی آواز آپ کے محلے کے مؤذن صاحب سے ملتی جلتی ہوگی، جب بھی مؤذن صاحب اذان دینے کے بہانے سے لہراتے ہوں گے تو اس بے چارے کتے کو مرحومہ کتیا یاد آ جاتی

کم انہیں اس فانی دنیا میں تو بخش ہی دیں، آخر میں تو ان بے چاروں کا تو اللہ ہی مالک ہے، کون جانے ان پر کیا گزرے؟ سنا ہے کہ کرنا کاتبین تک ان سے خوش نہیں ہیں..... اللہ معاف کرے ایک عیتا کا جب نلہ اعمال کھولا گیا تو جب گناہوں والے اوراق الٹ پلٹ کئے تو ان میں حاشئے تک پڑ تھے۔ لکھنے تک کی جگہ باقی نہیں تھی نہ جانے فرشتوں نے کس کس طرح کا ردوائی کر رکھی تھی اور جب نیکیوں کا ورق کھولا گیا تو وہاں صرف ۸۶ لکھا ہوا تھا..... بتائیے اس طرح کی صورت حال میں اس بے چارے پر کیا گزری ہوگی اس لئے میں کہتا ہوں کہ ان عیتاؤں کو اس دنیا کی حد تک معاف رکھیں۔ انہیں یہاں تو سکون دیں، امید ہے کہ آپ آئندہ اس طرح کے سوالات نہیں کریں گے جن سے عیتاؤں کی ہنک عزت کا خطرہ پیدا ہوتا ہے۔

سوال

پچھلے دنوں ہمارے دوستوں میں یہ بحث چھڑی ہوئی تھی کہ دورانِ محبت اپنی محبوبہ کی پیشانی کا بوسہ لینا شرعاً کیسا ہے کیا یہ جائز ہے؟ اگر یہ جائز نہیں ہے تو اس کے خلاف علماء نے آج تک کوئی فتویٰ کیوں نہیں صادر کیا؟ کچھ لوگوں کا کہنا تھا کہ محبت اگر پاک صاف ہو اور شادی کا ارادہ ہو تو بوسے میں کوئی حرج نہیں ورنہ کبیرہ گناہ ہے۔ آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

مسعود احمد تبریزی۔ بہاولپور

جواب

بوسے کا مسئلہ بہت پیچیدہ ہے اور اس بارے میں عاشقوں کا زبردست اختلاف ہے، عشق و محبت کے امام کبیر حضرت مجنوں علیہ الرحمہ کی رائے یہ ہے کہ بوسہ اگر عاشق با وضو لے اور شہوت پیدا ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو قطعاً جائز ہے لیکن اس کی مدت ۳۰ سیکنڈ سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے کیوں کہ اگر مدت ۳۰ سیکنڈ سے زیادہ ہو گئی تو پھر طبیعتوں میں ہيجان پیدا ہونے کا اندیشہ ہے اور کسی بھی پاک صاف محبت میں ہيجان پیدا کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ فرہاد علیہ الرحمہ کی رائے یہ ہے کہ محبت میں بوسہ و کنار قطعاً ممنوع ہے اس سے خرابیاں پیدا ہوتی ہیں، حضرت دامن فرماتے ہیں کہ بوسہ مستند محبوبہ کا زوال کے وقت سے پہلے پہلے لیا

تھا اور کتنے ہی غیور بکروں نے خودکشی کر لی تھی کہ بھلا بتاؤ ہمارے ہوتے ہوئے انسان ہماری بکری کی آمدوریزی کرنے کی فکر میں ہے۔ اس میں اصل غلطی عورتوں کی تھی جنہوں نے ایک ہونہار قسم کے مرد کو محض اس لئے منہ نہیں لگایا تھا کہ ان کے چہرے پہ چٹکی داڑھی تھی اور ان کا بدن بالکل ہی باریک سا تھا، وہ اگر چاہتے تو چوڑی میں سے نکل سکتے تھے، عورتیں سوچا کرتی تھیں کہ شادی کے بعد اچھے خاصے مرد بھی اس لون تیل اور کب کے چکر میں پھنس کر دبلے ہو جاتے ہیں اور جو پہلے ہی سے سینک سلائی ہو اس پر کیا گزرے گی اور وہ کتنے دن زندہ رہ سکے گا اس لئے عورتوں نے ڈر کے مارے ان کو لفٹ نہیں دی، اس زمانہ میں ایک مشکل یہ بھی تھی کہ محبت کرنے کے بعد عورت مرد ایک دوسرے کے ساتھ شادی بھی کرنا چاہتے تھے آج کل کی طرح ریڈی میڈ قسم کی محبت نہیں تھی، اس زمانے میں لوگ سچ سچ کی محبت کیا کرتے تھے اور سچ سچ کی محبت میں ناکام ہونے کے بعد سچ سچ مر جایا کرتے تھے۔

آج کل کے عشق تو عجیب و غریب طرح کے عشق ہیں، آج کل عشق میں جھٹلا ہو کر مرد بجائے کمزور ہونے کے فرط فراق میں موٹے ہو جاتے ہیں اور ان کے گلے سبب کی طرح سرخ ہو جاتے ہیں، پہلے لوگ ساری زندگی میں ایک بار ہی محبت کیا کرتے تھے اور ایک بار کی محبت ہی ان کی کمر توڑ دیا کرتی تھی، محبت تو صرف خاندان کے ایک مرد کو ہوا کرتی تھی اور تمام خاندان کے مرد اپنی بے غیرتی پر آنسو بہایا کرتے تھے اب زمانہ بدل گیا ہے اب تو حال یہ ہے کہ ایک مرد ایک ہی وقت میں چار چار عشق لڑا لیتا ہے اور اس کا بال بھی بیٹکا نہیں ہوتا اور محبت ایک مرد کو ہوتی ہے اور اس پر فخر پورا خاندان کرتا ہے کہ ہمارے یہاں بھی انا رکلی والا سلیم پیدا ہو گیا ہے اور وفاداری کا عالم یہ ہے کہ آج کے دور میں کئی کئی عورتوں کے ساتھ زندگی بھر ساتھ نبھانے کے عہد و پیمان ہو جاتے ہیں اور مجال ہے کہ حق وفاداری پر حرف آجائے، حالانکہ ایک آخرت پرست قسم کے شاعر نے خوف خدا سے مجبور ہو کر کہا تھا۔

ہم نے مانا کہ بڑی چیز وفا داری ہے
یہ بھی جب حد سے گزر جائے تو بیماری ہے
دراصل ہر دور کی کچھ روایات ہوا کرتی ہیں، موجودہ دور کی روایت

ہوگی، یہ یادیں انسانوں کے لئے بھی جان لیوا ہوتی ہے جانور تو پھر بچا رہے بے زبان ہیں، یہ تو اپنا دکھ درد کسی سے کہہ بھی نہیں سکتے اور یہ تو کتوں کی شرافت اور اور وفاداری ہے کہ کسی انسان کی آواز سن کر بھی اپنی بیوی کو یاد کر رہے ہیں اور بے تحاشہ رو رہے ہیں، انسانوں کا حال تو یہ ہے کہ بیوی اگر مر جائے تو اس کا کفن میلا ہونے سے پہلے ہی دوسری شادی کی تیاریاں شروع کر دیتے ہیں، آپ اگر ممکن ہو تو اس کتے کو ممبر کی تلقین کریں اور سمجھائیں کہ مرنا جینا تو اس دنیا میں چلتا رہی رہتا ہے، بیوی کی موت پر اتنا رونا دھونا بھی ٹھیک نہیں ہے اس سے ان انسانوں کی تو بین ہوتی ہے جو بیوی کے موت کے فوراً بعد اپنی شادی رچا لیتے ہیں جب تک اس کتے کو ممبر نہ آجائے اپنے موذن سے کہہ دیجئے کہ وہ لاؤ ڈاؤ اپنی کمر پر اذان دینا ترک کر دیں، کیا فائدہ ایسی زوردار اذان سے جس سے کسی کے خزم ہرے ہوتے ہوں۔

سوال : عشق و محبت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیا سچ سچ کسی عورت سے محبت کرنا جائز ہے؟ اور محبت کی آخر سے آخر عمر کیا ہے؟ اور محبت کی کم سے کم عمر کتنی ہے؟ اس بارے میں مکمل رہنمائی فرمائیں۔

شہزاد خاتون۔ ناگپور

جواب

عشق و محبت اگر اچانک اور دفعتاً ہو جائے اور اس کا اثر یقین کی صحت پر نہ پڑے تو اس میں کوئی حرج نہیں کیوں کہ محبت کرنا ایک فطری چیز ہے، محبت کے بغیر زندہ رہنا کم سے کم نیم شریف لوگوں کے بس کا کام نہیں، محبت کا اگر موقع فراہم ہو تو محبت ضرور کرنی چاہئے، جو لوگ اس بارے میں چوک جاتے ہیں وہ بہت بد نصیب ہوتے ہیں اور محبت کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں، محبت سن بلوغ سے پہلے بھی کی جاسکتی ہے اور محبت اس عمر میں بھی کی جاسکتی ہے جب موت اپنے شہر کے اسٹیشن تک آپہونچی ہو۔ ایک ہونہار قسم کے انسان ہمارے گاؤں میں رہا کرتے تھے جب انہیں محبت کے لئے کوئی عورت دستیاب نہیں ہو سکی تو انہوں نے ایک بکری ہی سے عشق کرنا شروع کر دیا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ اس زمانہ کی غیرت مند بکریوں نے مارے غیرت کے دودھ دینا بند کر دیا

شادی کے تصور سے کانپنے لگیں اور عورتیں خواہ مخواہ بدنام ہوں، اچھے شوہر اپنی بیوی کی برائی اس کے مرنے کے بعد بھی نہیں کرتے جب کہ کسی طرح کا کوئی خطرہ باقی نہیں رہتا، اللہ سے دعا کرنی چاہئے کہ وہ ہم سب کو اچھا شوہر بنائے، آج کے دور میں سب ہی کچھ دستیاب ہے لیکن اچھے شوہر عنقا ہو کر رہ گئے ہیں۔ دراصل کمپنی نے اچھے شوہر بنانے بند کر دیے ہیں۔ موجودہ شوہروں کی وارنٹی ۳ ماہ سے زیادہ کی نہیں ہے۔ وارنٹی کا مطلب یہ ہے کہ اگر شوہر میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو اس کی مرمت کر کے ٹھیک ٹھاک کیا جاسکتا ہے۔ اس کے بدلہ میں کمپنی دوسرا شوہر نہیں دے سکتی ہے۔ اس لئے عورتوں نے بھی خام مال پر قناعت کرنے کی ٹھان لی ہے۔ پھر بھی ہر مرد کو چاہئے کہ صلاحیت نہ ہوتے ہوئے بھی اچھے شوہر بننے کی کوشش کریں تاکہ مردوں کا بھرم باقی رہے۔

سوال :

کیا مرنے کے بعد بھی کوئی زندہ ہو سکتا ہے؟

جواب

پتہ نہیں۔ لیکن ایک معتبر آدمی کا بیان یہ ہے کہ جب اس کی بیوی مر گئی اور جنازہ دھوم دھام سے نکلنے لگا تو اس نے اپنے دوستوں کو اس بات کی تاکید کی کہ سامنے والے درخت سے ذرا جنازہ کو بچا کر لے جانا دیکھو اس پیڑ سے جنازہ نہ نکلے۔

کسی نے پوچھا کہ تم اتنے خوف زدہ کیوں ہو؟

انہوں نے معصومیت کے ساتھ جواب دیا تھا کہ میری بیوی پانچ سال پہلے بھی مر گئی تھی جب اس کا جنازہ جارہا تھا تو کسی کا ندھا دینے والے کی بد احتیاطی سے اسی پیڑ سے جنازہ نکل آیا اور وہ زندہ ہو گئی اور مسلسل پانچ سال زندہ رہی، اس لئے اس مرتبہ میں چاہتا ہوں کہ ذرا احتیاط سے کام کریں اور جنازے کو اس پیڑ سے بچا کر لے جائیں، یہ پیڑ بہت منحوس ہے اور یہ مردہ بیویوں کو بھی زندہ کر دیتا ہے۔

سوال

میں مرنا چاہتا ہوں، اس کے لئے مجھے کیا کرنا ہوگا؟

علیم الدین۔ میرٹھ

مجھے ہے کہ محبت کرو اور دریا میں پھینک دو، پہلے زمانہ کے عاشقوں کی طرح جنگلوں میں مارے بڑارے مت پھرو کہ اس میں تو ہیں مردانگی ہے۔ اما بعد۔ میں عرض یہ کر رہا تھا کہ دنیا بھر کے عاشقوں کی رائے کے مطابق محبت کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں ہے، محبت کی بیماری جو ایک لاعلاج بیماری ہے یہ کسی بھی وقت حملہ آور ہو سکتی ہے، یہ اس وقت بھی کر سکتی ہے کہ جب دودھ کے دانت بھی نہ چھڑے ہوں اور یہ اس وقت بھی حملہ کر سکتی ہے جب منہ میں ایک بھی دانت نہ رہا ہو..... اور آپ نے یہ کیوں پوچھا ہے کہ کس عورت سے محبت کرنا جائز ہے بھی اگر مرد عورت سے محبت نہیں کرے گا تو کس سے کرے گا، عورتیں مردوں کے لئے بنائی گئی ہیں اس لئے مردوں کو اس بات کا پورا پورا حق ہے کہ وہ عورتوں سے اظہار محبت کر کے قدرت کے اس تحفے کی قدر دانی کریں اور عورتوں کا فرض ہے کہ وہ مردوں کی محبت کا جواب محبت سے دیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

سوال

اچھے شوہر کی پہچان کیا ہے؟

محمود احمد انصاری۔ باغپت

جواب

اچھا شوہر اسے کہتے ہیں جو نوکری سے واپس آنے کے بعد بیوی کو آداب و سلام کر کے سیدھا کچن کی طرف روانہ ہو جائے اور دو پیالی چائے تیار کر کے پہلے بیوی کو چائے دے پھر خود پئے اور چائے کے دوران اس بیوی کا خیر مقدم کرے جو شوہر کی غیر موجودگی کی وجہ سے اکیلی بازاروں میں پھرتے ہوئے بور ہو رہی تھی، کچھ دیر بیوی کا دل بہلا کر شوہر کو کھانا بنانے کی تیاری کرنی چاہئے اور کھانا ایسا نہیں بنانا چاہئے جیسا سرکاری اسپتالوں میں بنتا ہے بلکہ ایسا بنانا چاہئے کہ آس پڑوس کے مرد بھی اس کھانے سے مستفیض ہونے کے لئے آدھمکیں اور اپنی انگلیوں کے ساتھ ساتھ دوسروں کی انگلیاں بھی چاٹتے دکھائی دیں۔ اس کے علاوہ اچھا شوہر اس کو بھی کہتے ہیں جو بیوی سے گھڑکیاں کھانے کے بعد حرف شکایت زبان پر نہ لائے اور اپنے مانگہ والوں کو اپنی قبر کا حال نہ سنائے اور نہ ہی اپنے منگے بھائیوں کو اپنی روداد سنائے کہ وہ بے چارے

جواب

کچھ نہیں۔ صرف شادی کر لیں اور اگر خوبصورت، جاہل اور مال دار لڑکی سے کر لیں تو اور بھی اچھا ہے، اس کے بعد آپ قسطوں میں آہستہ آہستہ مرجائیں گے، خودکشی جیسا گناہ آپ کو کرنا نہیں پڑے گا۔

سوال

میں عامل بننا چاہتا ہوں؟ کیا یہ ممکن ہے؟ اور میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ میں خوب پیسے کمادوں۔ اس کے لئے مجھے کیا کرنا ہوگا کیا میں مولانا حسن الہاشمی سے رابطہ قائم کروں؟ زبیر احمد۔ سورت

جواب

اگر آپ عامل بننا چاہتے ہیں تو بس خود ہی آنا فانا عامل بن جائیں اس کے لئے کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں، اپنے گھر کے دروازے پر ایک حیرت ناک قسم کی عبارت کسی بورڈ پر لکھ کر ٹانگ لیجئے، مثلاً اس طرح لکھئے۔ مولانا صوفی الحاج الحافظ بابا زبیر احمد اجیری نقشبندی صابری ماہر علم نجوم کامل عملیات بعد مرنے کے نور اللہ مرقدہ وغیرہ وغیرہ۔

ایک سبز رنگ کا جوڑا سلوا لیجئے اور ہرے رنگ کی ایک پگڑی دو درجن اگر بتی خرید کر رکھ لیجئے۔ فقط والسلام

اچھے قسم کے لوگ جو زیادہ تر مادر زاد بے وقوف ہوتے ہیں آپ کے پاس آپ کے بورڈ کی عبارت پڑھ کر آنے شروع ہو جائیں گے، ان کو دل کھول کر بے وقوف بنائیے، اس طرح کہ پہلے انہیں ڈرائیے، خوف زدہ کیجئے، انہیں بتائیے کہ تم پر کسی نے سفلی جادو کر رکھا ہے، تمہارے ہی رشتے داروں میں سے ایک عورت ہے جو تم سے اور تمہاری بیوی سے حسد رکھتی ہے۔ یہ عورت زبان چلاتی ہے، یہ اپنے شوہر سے بھی لڑتی رہتی ہے اور اپنے بچوں کو صبح شام کوستی ہے ادھیڑ عمر کی عورت ہے بس اسی نے تمہیں مارنے کے لئے میعاد کی جادو کر دیا ہے اور اب اس کی میعاد ختم ہو چکی ہے۔ اس جادو کو اتارنے کے لئے مجھے اپنی جان ہتھیلی پر رکھنی پڑے گی، میں اپنی بیوی کو (اگر حسن اتفاق سے بیوی نہ ہو تب ہی یہ جملہ بولنا ہے) تمہاری خاطر اپنی بیوی کو بیوہ کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن خرچ دو ہزار روپے ہوں گے، سامنے والا تمہاری اتنی بڑی قربانی سے بہت متاثر ہوگا اور دو ہزار روپے کا بندو بست کر کے تمہیں دیدیگا۔

اس کے بعد تم کسی بھی کتاب میں سے تعویذ نقل کر کے دیدو..... اور یہ بھی تاکید کرو کہ دیکھو تعویذ استعمال کرتے وقت تمہیں بندر کا خیال نہ آئے ورنہ تعویذ کوئی اثر نہیں کرے گا، انشاء اللہ تعویذ استعمال کرتے ہی اسے بندر کا خیال آجائے گا..... اور تم صاف بچ جاؤ گے۔ وہ بے چارہ خود ہی یہ سمجھے گا کہ باباجی کا کیا تصور جب بندر ہی میرا بیچھا نہیں چھوڑ رہا ہے..... تعویذ گنڈے کرنے کے لئے سیکھنے میں اپنی عمر برباد نہیں کرنی چاہئے، جو لوگ کسی سے کچھ نہیں سیکھتے وہ اچھے پیسے کاتے ہیں کیوں کہ انہیں صرف جھوٹ بولنا پڑتا ہے اور جھوٹ بولنے کے لئے نہ کسی تعلیم کی ضرورت ہے نہ کسی تربیت کی۔ ذرا سی بے حیائی کی اور خدا سے بے خوف ہونے کی ضرورت ہے اور ان دونوں صفوں سے آج کل سبھی بہرہ ور ہیں اس لئے کسی مشق یا ریاضت کی ضرورت نہیں۔ اگر تم حسن الہاشمی جیسے استادوں کے چکر میں رہو گے تو وہ اتنے چلے تمہیں بتا دیں گے کہ قیامت آجائے گی اور چلے پورے نہیں ہوں گے۔ لہذا میرا مخلصانہ مشورہ یہ ہے کہ راستہ وہ اختیار کیجئے جس میں ہلدی لگے نہ پھلکری اور رنگ آجائے چوکھا۔

سوال:

کیا فرماتے ہیں علماء دین و شرع متین و صلحاء مبین شیخ اس مسئلے کے۔ ایک شخص نے جس کا نام سلطان احمد خاں ہے اس نے غصے میں آکر جب کہ اس کی بیوی نے اس کی مرضی کے خلاف آلوکا بھرتا پکایا تھا اور آلوکا بھرتا سلطان احمد کو شادی سے پہلے ہی سے اچھا نہیں لگتا تھا اس کی ماں جب بھی بھرتا پکاتی تھی سلطان احمد اپنی ماں سے بھی لڑتا تھا اس نے شادی کی رات ہی بیوی سے یہ معاہدہ کیا تھا کہ تم مجھے چاہو تو زہر کھلا سکتی ہو لیکن ہرگز ہرگز تم آلویا پیٹنگن کا بھرتا پکانے کی غلطی مت کرنا ورنہ گھر میں چھڑ جائے گی مہا بھارت اور اور میں ہو جاؤں گا آپ سے باہر۔ بیوی نے وعدہ کیا تھا کہ میں چوں کہ مشرقی عورت ہوں اور میں نے یسرنا القرآن تک پڑھا ہے اور میں جانتی ہوں کہ شوہر چاہے کیسا بھی بے وقوف اور نکما ہو پھر بھی وہ شریعت کی طرف سے مجازی خدا ہے اس لئے میں اپنے شوہر کی ہر بات مانوں گی اور نہیں پکاؤں گی اپنے گھر میں آلوکا بھرتا جب تک تم زندہ ہو اور تمہارے مرنے کے بعد بھی پورے ایک سال تک میں آلوکا اور پیٹنگن کے بھرتے سے اسی طرح پرہیز کروں گی جس طرح اللہ کی نیک بندیاں پرہیز کرتی ہیں، غیبت اور جھوٹ سے جب کہ

بہ ہوش و حواس بھی دے سکتا ہے یہ تو ایک فیشن ہے اس سے نکاح کو کوئی خطرہ نہیں ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی غور طلب ہے کہ جب سلطان احمد خاں خود کشی کی دھمکیاں دے رہا ہے تو ایک مرد مومن کی جان جانے کا خطرہ ہے اور چوں کہ وہ قوم سے پٹھان ہے اور پٹھانوں کے بارے میں فقہ کی کئی کتابوں میں یہ لکھا ہوا ہے کہ یہ پہلے بولتے ہیں اور بولنے کے کئی سال بعد سوچتے ہیں اس لئے یہ بولنے کے بعد کچھ بھی کر گذر سکتے ہیں۔ ادھر خورشید جہاں نے بھی زہر کھانے کا چیلنج کیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے نو بچوں کو بھی زہر کھلانے کا وعدہ کیا ہے اس طرح گیارہ زندگیاں خطرے میں ہیں، مسلمانوں کی حیات طیبہ قابل احترام ہے اور اس کو بچانا ہم سب کا فرض ہے، اسی طرح کے فیصلے فقہ کی کتابوں میں باقاعدہ درج ہیں، بخاری اور مسلم سے بھی اسی طرح کی روایتیں ماخوذ ہیں، رواہ الترمذی و نسائی و ملا ابوداؤد و ایضاً وکھلدانی الشامی و عالمگیری۔ و ہذا جواب صحیح۔ یعنی کہ قدیم کتابوں کے حوالے سے بھی یہ ثابت ہے کہ مسلمانوں کی جان بچانا اشد ضروری ہے اس لئے علماء اس بارے میں مجھ سمیت یہ فرماتے ہیں کہ سلطان احمد خاں کو ایک چانس اور دینا چاہئے، کیا بعید ہے کہ وہ آئندہ کسی فقیر کی دعا سے آلوکا بھرتا بھی ہنسی خوشی کھانے لگے اور طلاق کے خطرات ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ٹل جائیں۔

واللہ اعلم بالصواب

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس بارے میں کہ ایک مولوی صاحب نے ایک مدرسہ کھولا ہے جس میں پندرہ بچے پڑھتے ہیں، ان بچوں کے ماں باپ زندہ ہیں اور مولوی صاحب کا حال یہ ہے کہ وہ زکوٰۃ کی رقم وصول کرنے کی غرض سے بچوں کی تعداد ڈیڑھ سو بتاتے ہیں اور ان سب کو یتیم باور کراتے ہیں کیا اس طرح کے جھوٹ بول کر مدرسے چلانا جائز ہے؟

از یکے قوم مسلمون ساکن گورغریاں، دیوبند

جواب

آپ کے سوال سے اس بات کی ہوا تھی ہے کہ آپ ہمارے معصوم عن الخطاء قسم کے علماء سے بدظنی رکھتے ہیں اگر آپ مودودی نہیں ہیں تو

غیبت اور جھوٹ کے بغیر عورت کا زندہ رہنا امر محال ہے، اس معاہدے کے باوجود دونوں فریقین کے درمیان ہنسی خوشی ہوا تھا ایک دن خورشید جہاں نے آلوکا بھرتا پکا لیا اور سلطان احمد خود پر قابو نہ پاسکا اس نے گھڑی میں دیکھ کر چار گھنٹے تک خورشید جہاں کو گالیاں دیں اور وہ گالیاں دیتے دیتے تھک کر نڈھال ہو گیا تو اس نے تڑا تڑشیدہ غصے کی حالت میں تین طلاقیں دے ڈالیں لیکن اب وہ پچھتا رہا ہے اور اس کے نو بچے اس بیوی سے ہیں۔ اب وہ کیا کرے؟ اب سلطان احمد کا کہنا ہے کہ میں خود کشی کر لوں گا اگر علماء نے کوئی حل نہیں نکالا اور خورشید جہاں خود بھی زہر کھانے کی دھمکیاں دے رہی ہے اور اپنے نو بچوں کو بھی زہر کھلانے کی باتیں کر رہی ہے پوری برادری میں کہرام مچا ہوا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ کوئی حل نکالیں۔ اس کے لئے دونوں میاں بیوی معقول ہدیہ دینے کے لئے بھی تیار ہیں، ہدیہ کا لفافہ الگ سے بھجوا یا جارہا ہے بے تکلف قبول فرمائیں اور ایسا کوئی حل نکال دیں کہ بغیر حلالے کے بات بن جائے۔

سائل: محیب احمد خاں۔ دہلی

جواب

سلطان احمد خاں نے چونکہ معاہدہ کی خلاف ورزی کی وجہ سے غصہ کیا ہے اس لئے ان کا غصہ از روئے شریعت جائز ہے اور جائز غصے کے دوران اگر طلاق دے دی جائے تو اس کے پڑنے کے امکانات کم ہیں، دیگر یہ کہ سلطان احمد سے یہ پوچھنا چاہئے کہ انہوں نے طلاق ط سے دی ہے یا طلاق ت سے۔ اگر انہوں نے طلاق ت سے دی ہے تو بزرگوں کا کہنا یہ ہے کہ ہماری شریعت میں ت سے طلاق کے کوئی معافی نہیں ہے اس لئے طلاق واقع نہیں ہوئی، غیر مقلدین کی کتابیں پڑھ کر یہ پتہ چلتا ہے کہ ایک مجلس میں اگر کوئی مرد ۳ طلاقیں دے دے تو وہ ایک ہی مانی جائے گی اور غیر مقلدین جیسے کیسے بھی سہی من جملہ اشرف المخلوقات ہی ہیں، ان کی ہر بات کو نظر انداز کر دینا مناسب نہیں ہے، غیر مقلدین خدا ان کا بھلا کرے یہ فرماتے ہیں کہ ایک مجلس میں اگر کوئی شوہر آپ سے باہر ہو کر ایک ہزار طلاقیں بھی دے تو ایک ہی طلاق ہوتی ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ سلطان احمد کی دی ہوئی طلاق درحقیقت ایک ہی طلاق ہے اور ایک۔ طلاق تو کوئی بھی شوہر کسی بھی وقت اپنی زوجہ کو

پھر آپ جہالت فاحشہ کا ضرور شکار ہیں، دینی مدرسے چلانا کوئی کھیل نہیں ہے یہ ایک روحانی فن ہے اور اس کو چلانا ہر ایک مولوی ملا کے بس کی بات نہیں ہے، آپ مولویوں کو تو برا کہہ رہے ہیں اور ان کے بارے میں بدظنی کا شکار ہیں لیکن آپ اس قوم کو ایک لفظ بھی نہیں کہہ رہے ہیں جو زکوٰۃ بھی پوری ادا نہیں کرتی اور دینی مدرسوں کی دل کھول کر امداد نہیں کرتی، اگر قوم امداد کی رقومات مدرسوں کو دینے لگے تو پھر ماں باپ والے بچوں کو کون بے وقوف یتیم و مسکین قرار دے گا ان بچوں کو تو اس لئے یتیم اور لا وارث بتایا جاتا ہے کہ اسی طرح قوم چندہ دیتی ہے اگر قوم سے سچ بول دیا جائے کہ یہ سب بچے ماں باپ والے ہیں تو ان پر کون رحم کھائے گا مجبوراً ہمارے جنت نشان علماء کو جھوٹ کا سہارا لینا پڑتا ہے اور جھوٹ کون نہیں بولتا۔ کیا جھوٹ ڈاکٹر نہیں بولتے۔ جب ڈاکٹر یہ کہتے ہیں کہ ان کے کلینک سے سب مریضوں کا فائدہ ہو رہا ہے تو کیا یہ سفید جھوٹ نہیں ہے۔ اگر ڈاکٹروں سے کبھی کو شفا مل رہی ہے تو پھر قبرستان کی آبادی میں آئے دن اضافہ کیوں ہو رہا ہے اور جو لوگ بے موت مر رہے ہیں انہیں کون مار رہا ہے، دنیا میں آدمی خود بخود کوئی نہیں مر جاتا۔ سو جتن کئے جاتے ہیں جب بھی ایک آدمی کی موت واقع ہو جاتی ہے، اگر غور و فکر سے کام لیا جائے تو ڈاکٹر اور اطباء لوگ ۹۵ فیصد ہر انسان کو موت کی طرف دھکیل دیتے ہیں، پھر رہا ۵ فیصد والا کام روح نکالنے والا اس کا سہرا بے چارے عزرائیل علیہ السلام کے سر بندھ جاتا ہے حالانکہ موت کی اصل ذمہ داری ڈاکٹروں کے سر ہی ہوتی ہے، پھر بھی ہر ڈاکٹر یہی کہتا نظر آتا ہے کہ اس کے مریضوں کو پوری پوری شفا ہو رہی ہے، اکثر ڈاکٹروں کی دکان پر بابا آدم کے زمانہ کے تھرمامیٹر ہیں لیکن وہ اس طرح نہایت سلیقے کے ساتھ مریض کے منہ میں تھرمامیٹر گھساتے ہیں جیسے یہ بالکل صحیح کام کر رہے ہیں کیا یہ سب جھوٹ نہیں ہے۔ کیا وکیل جھوٹ نہیں بولتے۔ کیا وہ اپنے موکل کو بے قصور ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور نہیں لگاتے، انہیں معلوم ہوتا ہے کہ ان کے موکل ہی نے مر ڈ کر کیا ہے لیکن وہ اس کو میثا ثابت کرنے کے لئے ایران توران کی بھیڑتے ہیں اور جج کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہیں یہ کیا سب جھوٹ نہیں ہے ایک دکان دس روپے میٹر کا کپڑا خرید کر اپنے گراہک سے

ڈکٹ کی چوٹ پر یہ کہتا ہے کہ یہ کپڑا اسے چند روپے میٹر گھڑا ہے اس لئے وہ میں روپے میٹر بیچنے پر مجبور ہے کیا یہ جھوٹ نہیں ہے۔ ایک گراہک کسی دکان پر چڑھ کر دکان دار کے کسی بھی سودے کے بارے میں یہ دعویٰ کرتا ہے یہ سودا تو مجھے اس سے کم قیمت پر مل رہا تھا تو کیا یہ جھوٹ نہیں ہے ایک عینا ہزاروں کے مجمع میں یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے قوم کی بے لوث خدمت کی ہے جب کہ اس نے کوئی بھی کام بغیر رشوت کے نہیں کیا ہوتا تو کیا یہ جھوٹ نہیں ہے۔ ایک شوہر شادی کی رات اپنی بیوی سے کہتا ہے کہ وہ اس کے بغیر اب زندہ نہیں رہ سکتا اور بیوی اپنے شوہر سے کہتی ہے کہ اس نے آج تک کسی مرد سے محبت نہیں کی تو کیا یہ جھوٹ نہیں ہے، میرے بھائی خدا کی تیار کردہ اس کائنات میں حسب توفیق سب جھوٹ بول رہے ہیں۔ اگر بے چارے یہ مولوی حضرات بھی جھوٹ بول دیں تو اس میں کون سی قیامت آ جاتی ہے، کیا یہ مولوی انسان نہیں ہیں۔ کیا ان کے سینے میں دل نہیں ہے۔ کیا ان کے جذبات نہیں ہیں پھر یہ لوگ تو دینی مدرسہ چلانے کے لئے جھوٹ بول رہے ہیں اس لئے ان کا جھوٹ بھی قابل احترام ہے اور یہ تو ان مولویوں کا کرم ہے کہ یہ بچوں ہی کو صرف یتیم قرار دے رہے ہیں اگر یہ بچوں کو ماوراء القیم قرار دے دیں اور یہ ثابت کرنے لگیں کہ بچے اپنی پیدائش سے پہلے ہی ماں باپ سے محروم تھے تو بھی گوارہ کرنا چاہئے، رہی بات تعداد کی تو اس میں کس کا کیا بگڑتا ہے اگر چندہ بچوں کو ڈیڑھ سو بتا دیا جائے تو اس میں صرف ایک صفری کی تو جھوٹ ہے وہ چندہ ہزار تو نہیں بتا رہے؟ اگر یہ مولوی حضرات خوف آخرت کے چکر میں آ کر سچ بولنے کی ضمان لیں اور اتنے ہی بچے بتائیں جتنے مدرسے میں پڑھتے ہیں تو کون انہیں چھو دے گا اور اگر یہ بچوں کو یتیم اور مسکین ثابت نہ کریں تو کون انہیں زکوٰۃ کی رقم تھما دے گا۔ کس قدر مہربان ہیں یہ مولوی حضرات قوم پر کہ ان کی زکوٰۃ کی رقومات خرچ کر کر جو مال کاسل و کچیل ہے خود وصول کر لیتے ہیں اور قوم کو گندگی سے پاک صاف کر دیتے ہیں اور اگر سوء اتفاق یہ مولوی حضرات اس رقم کو خود ہڑپ کر جاتے ہوں تو بھی یہ محسن ہی ہیں، انہوں نے اپنی آخرت داؤ پر لگا کر قوم کی آخرت تو بچال ہے، ایسے کرم فرما علماء پر تنقید کرنا حالانکہ وہ کیسے بھی ہوں وہ تو انبیاء کے بلا شرکت غیر وارث

لیکن ہماری سرکار کو اور ہمارے ملک کو اس فیملی پلاننگ سے قطعاً کوئی فائدہ نہیں ہوتا کیوں کہ سرکار کا مقصد بھی تو یہی ہوتا ہے کہ بچوں کی پیدائش پر روک لگاؤ اور ہندوستان کی بڑھتی ہوئی آبادی کو کنٹرول کروا کر کھانے والے زیادہ نہ ہو جائیں، لیکن روچیں جو اوپر والے کو اتارنی تھیں وہ اس نے اتار کر ہی چھوڑیں۔ یہ الگ بات ہے کہ جب فرشتوں کو ایک دروازہ بند ملا تو انہوں نے دوسرا دروازہ کھٹکھٹایا اور پھر یہ ہوا کہ کئی کئی بچے ایک ساتھ ایک ہی عورت کے پیٹ سے پیدا ہونے لگے۔ جڑواں بچوں کی تو کوئی حد ہی نہیں رہی، اکثر یہ خبریں سننے کو ملنے لگیں کہ فلاں کے جڑواں بچے پیدا ہوئے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہوا کہ ایک ہی وقت میں ایک عورت کے پیٹ سے تین تین چار چار بچے پیدا ہونے لگے، قدرت سے ٹکر لینا کوئی مذاق ہے جب انسانوں کے بچوں کی پیدائش پر روک لگائی تو اللہ میاں نے کئی کئی بچے ایک ساتھ پیدا کرنے شروع کر دیے۔

ایک بستی میں تو ایک عورت نے ریکارڈ ہی توڑ دیا اس کے ایک ساتھ ایک ہی وقت میں چھ بچے پیدا ہو گئے۔ سنا ہے کہ یہ خیر سن کر کتوں میں صف ماتم بچھ گئی اور انہوں نے ایک ہنگامی میٹنگ کی اور انسانوں کے خلاف ایک زبردست قسم کاربزویشن پاس کیا دراصل انہیں پہلی بار اپنی توہین و تذلیل کا احساس ہوا کیوں کہ انسانوں کے اندر جانور پن کی بہت ساری خصوصیات پہلے ہی سے موجود تھیں، انسانوں میں ایسے بھی تھے جو چھوٹی طرح ڈنک مارنے کی صلاحیت رکھتے تھے، ایسے بھی تھے جو آستین کا سانپ بن جاتے تھے، انسانوں میں ایسے لوگوں کی بھی کثرت تھی جو گدھے کی طرح احمق تھے اور ایسے بھی تھے جو الو کی خاصیت رکھتے تھے جہاں بیٹھ گئے وہیں نحوست پھیلا دی، انسانوں میں ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں تھی جو لومڑی کی طرح چالاک تھے اور ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں تھی جو بلی کی طرح مدیدے تھے۔ انسانوں میں خنزیر کی طرح ناپاک لوگ بھی تھے جن کی سوچ بھی خنزیر کی طرح گندی تھی اور انسانوں میں ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں تھی جو کبھی کی طرح غلاظت پسند تھے جہاں بھی گندگی کا ڈھیر نظر آیا وہیں بیٹھ گئے، بعض انسانوں میں کتے کی سی خاست تو موجود تھی مثلاً انسانوں میں ایسے بہت سے تھے کہ جو مردار کو

ہیں، صرف پاپ نہیں بلکہ مہا پاپ ہے۔ آپ آج ہی توبہ کیجئے اور اپنی تجدید ایمان کیجئے۔ یہ مولوی کیسے بھی سہی سہی آپ کی بخشش کرائیں گے، اگر آپ کو اپنی مغفرت کی فکر ہے تو کسی مولوی کا دامن پکڑ لیجئے، مولوی حضرات تو کرتا بھی اس لئے ڈھیلا ڈالا پہنتے ہیں تاکہ کسی آدمی کو دامن پکڑ کر لٹک جانے میں کوئی پریشانی نہ ہو۔ وہ دنیا دار لوگوں کی طرح اس طرح کا لباس نہیں پہنتے کہ جس کا کوئی دامن ہی نہیں ہوتا، کیا سمجھے؟ سمجھ گئے نا؟ بہت سمجھ دار لگتے ہو اس لئے امید ہے کہ آئندہ کسی مولوی کو ترجیحی نظروں سے نہیں دیکھو گے اور چندہ دیتے وقت بشرطیکہ اگر دیتے ہوں تو اپنی سوچ منفی نہیں رکھو گے تم نے یہ نہیں دیکھا کہ مدرسوں کے اندر مولوی کے اپنے بچے بھی ہوتے ہیں اور مولوی بلا استثناسب بچوں کو یتیم قرار دیتا ہے تو اس میں وہ خود بھی مردوں کی لپیٹ میں چلا جاتا ہے، اسی کو کہتے ہیں مساوات۔ کم سے کم اسی کا لحاظ رکھ کر اپنی صف چونچ بند رکھنی چاہئے۔ میرے اس جواب کا حاصل یہ ہے کہ مولوی حضرات کی غلطیوں پر دھیان نہیں دینا چاہئے صرف ان کی اچھائیوں پر نظر رکھنی چاہئے اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے، اگر ہم مولویوں اور مفتیوں سے بھی بدگمان ہو گئے تو پھر ہمارے پاس کیا بچے گا؟ اور ہمیشہ کے لئے یاد رکھیں کہ مولوی حضرات کی تو وضع قطع اور ان کا مقدس حلیہ ہی ان کی مغفرت کے لئے کافی ہے۔ باقی جو کچھ بھی ان کے پاس ہے وہ زائد ہے اس لئے ان پر تنقید کر کے اپنی آخرت کو خطرے میں نہ ڈالیں، اپنی فکر کریں اور آج ہی چندے کی ایک رسید کٹوا کر اپنے نائب ہونے کا ثبوت دیں۔

سوال :

فیملی پلاننگ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیا یہ جائز ہے؟

اسلم شہرانی۔ چک منگلور

جواب :

فیملی پلاننگ جس مقصد کے لئے کی جاتی ہے اس مقصد میں وہ ممالا بیوی تو کامیاب ہو جاتے ہیں جنہوں نے بچوں کی آمد کے سلسلے کو محض اس لئے بند کر دیا ہو کہ اگر یہ پیدا ہو گئے تو کھائیں گے کہاں سے

۷۰ برس سے زیادہ کی نہیں ہوتی لیکن بڑی بڑی تعمیرات کرتے ہیں اور دو سو برس سے زیادہ کے منصوبے ان کے ذہن میں ہوتے ہیں۔

ہماری چوتھی خوبی یہ ہے کہ ہم شب بیدار ہوتے ہیں اور رات کو سارے جہاں کی نگہبانی کرتے ہیں جو ایک طرح کی عبادت ہے جب کہ انسان یا تو کھیل تماشوں میں مشغول رہتے ہیں یا پھر چار دیواریں کر سوجاتے ہیں۔

ہماری پانچویں خوبی یہ ہے کہ ہم اپنے ہی وطن میں رہ کر اپنی روزی تلاش کرتے ہیں ہم انسانوں کی طرح مارے مارے نہیں پھرتے۔ ہماری قوم میں اور بھی خوبیاں ہیں ان خوبیوں کو نظر انداز کر کے ہماری خرابیوں کو انسانوں نے ہتھیالیا ہے، پہلے تو یہ ہماری طرح خسیس ہو گئے انہوں نے ہماری طرح اپنے بھائیوں کو بھی نہیں بخشا یہ اپنے سنگے بھائیوں کے بھی اسی طرح درپے آزار ہے جس طرح ہم اپنے سنگے بھائیوں کے خلاف روزانہ دواویلا کرتے ہیں اور ہماری بیگمات کی جو یہ خرابی تھی جواب دنیا بھر میں ہماری انفرادیت بن گئی تھی کہ ایک ہی دفعہ میں درجنوں بچے پیدا کرنا۔ اب ان کی عورتوں نے بھی یہ خرابی اپنا کر ہماری انفرادیت کو بے شک ٹھیس پہنچائی ہے لیکن پھر بھی ہمیں ان سے دشمنی نہیں کرنی چاہئے کیوں کہ اس دنیا میں جو کچھ بھی مال ملیدے ملتے ہیں ان ہی انسانوں کے طفیل میں ملتے ہیں ہمیں تو ان انسانوں پر رحم آنا چاہئے کہ یہ انسان جو اشرف المخلوقات بنا کر دنیا میں بھیجا گیا تھا آج اس انسان کی حالت یہ ہے کہ وہ جانوروں سے زیادہ بدتر ہو گیا ہے۔ یہ تو خود ہی اپنی حرکتوں سے مرجائے گا اس کے خلاف غل غپاڑہ بچانے کی کیا ضرورت ہے کتوں کی اس طرح کی بات چیت سے یہ اندازہ ہو گیا کہ فیملی پلاننگ کی تحریک نے انسان کو اس مقام پر پہنچا دیا جو کتوں کا مقام ہے۔ کاش ہم فیملی پلاننگ اور نس بندی کی تحریک نہ چلاتے تو بچے ہر گھر میں دو یا چار ہی پیدا ہوا کرتے اب صورت حال یہ ہے کہ کسی گھر میں تو دو ہی بچے ہیں اور کسی میں چودہ تو بات تو وہیں کی وہیں رہی، آبادی کہاں کم ہوئی آبادی تو اسی رفتار سے بڑھ رہی ہے اور قدرت سے ہم زیادہ نکرائیں گے تو عذاب اس طرح بھی آسکتا ہے کہ عورتوں کے بجائے مردوں کے بھی بچے ہونے لگیں۔ بس اللہ کی پکڑ سے اللہ ہی ہمیں بچائے۔

تنہا ہی ہڑپنے کی فکر میں رہتے تھے اور انہیں یہ گوارہ نہیں تھا کہ ان کا کوئی بھائی بھی اس میں منہ مارے لیکن کتوں کی اس خصوصیت سے کہ وہ ایک ہی وقت میں درجنوں بچے دے لیا کرتی تھیں عورتیں محروم تھیں اور کتوں کو اس بات پر فخر تھا کہ تمام جانوروں میں بس ان ہی میں یہ خصوصیت موجود ہے کہ ان کی نسل آنا فانا بڑھ جاتی ہے، جب ایک عورت کے ۶ بچے ہوئے تو کتوں میں وحشت پھیل گئی اور انہوں نے ہنگامی میٹنگ طلب کی جسم میں شہر کے اچھے برے کتے بھی جمع ہوئے اور انہوں نے باہمی مشورے سے یہ طے کیا کہ انسانوں کا بایکاٹ کیا جائے، یہ طے پایا کہ کوئی بھی کتا کسی انسان کو دیکھ کر دم نہیں ہلائے گا، ہر کتا ہر انسان کو کاٹ کھانے کو دوڑے گا۔ لیکن اسی میٹنگ میں کچھ کتوں نے واک آؤٹ کیا کیوں کہ وہ انسانوں کے پالتو تھے، انہوں نے آپس میں یہ طے کیا کہ انسانوں کی مخالفت کرنے سے کیا فائدہ؟ یہ تو آپس میں ہم کتوں کی طرح خود ہی لڑ رہے ہیں۔ ان میں تو اور بھی خصوصیات ہماری پیدا ہوتی جا رہی ہیں ان کا حال یہ ہے کہ انہوں نے ہماری خرابیوں کو تو اپنا لیا لیکن انہوں نے ہماری خوبیوں کو نظر انداز کر دیا۔ کاش یہ ہماری خوبیوں کو اپناتے تو انسانیت سے مالا مال ہو جاتے۔

مثلاً ہماری ایک خوبی یہ ہے کہ ہم اپنے مالک کے وفادار ہوتے ہیں اور اس کی حفاظت کے لئے ساری رات جاگتے ہیں، وہ ہمیشہ دس مرتبہ دھتکار کر ایک مرتبہ چپکارتا ہے تو ہم پھر اس کا احسان مانتے ہیں اور اسے دیکھ کر اپنی دم ہلاتے ہیں جب کہ انسانوں کا حال یہ ہے کہ یہ اپنے اسی محسن کو ڈنک مارتے ہیں جس نے انہیں اپنے پیروں پر کھڑا کرنے کی کوشش کی ہو۔

ہماری دوسری خوبی یہ ہے کہ ہم تھوڑے پر قناعت کر لیتے ہیں، اگر ہمارا مالک ہمیں باسی روٹی کا ایک ٹکڑا بھی ڈال دیتا ہے تو اسی پر شاکر رہتے ہیں جب کہ انسانوں کا حال یہ ہے کہ انہیں اگر سات اقلیم بھی عطا کر دو تو یہ آٹھویں کے چکر میں لگے رہتے ہیں۔

ہماری تیسری خوبی یہ ہے کہ ہم اپنا گھر بنانے کے چکر میں نہیں رہتے، ہم جانتے ہیں کہ یہ دنیا فانی ہے اور جب سب کچھ فنا ہی ہو جاتا ہے تو پھر مکان بنانے سے کیا فائدہ؟ انسانوں کا حال یہ ہے کہ ان کی عمر

کل امر مرہون باوقا تھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۱۸ء کے بہترین اوقات عملیات

دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ شخص اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

ترتیب (ع)

یہ نظر شخص اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام شخص اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہو چکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قرآن (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، شخص ستاروں کا شخص قرآن ہوتا ہے۔

سعد کو اکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کو اکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کر کے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہذا میں اہم کو اکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جا رہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہو کر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۳ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی شخص ہوں گے۔

حضور نور المرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرہون باوقا تھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودہ پاک کے بعد کسی چون و چرا کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہذا بعد از بسیار تحقیق و تدقیق ۲۰۱۸ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کو اکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہو سکیں۔

نظرات کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں

علم الحجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مد نظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض و عداوت مٹاتی ہے۔ اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد و ترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلد ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ لہ

یہ نظر شخص اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ و جدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبیات میں پائی جاتی ہے۔

فہرست نظرات برائے عالمین ۲۰۱۸ء

اتھمے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں۔

ایستاد			مجلس			روز		
تاریخ	سیار	نظر	تاریخ	سیار	نظر	تاریخ	سیار	نظر
۲۲-۲۳	قرآن	مجلس وعظ	۲۲-۰۰	قرآن	مجلس و مشتی	۲۲-۶	قرآن	مجلس و عمل
۲۷-۸	مقابلہ	مجلس و ہرہ	۵۰-۱۲	مقابلہ	مجلس و ہرہ	۲۲-۱۹	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل
۱۲-۲۱	قرآن	مجلس و عمل	۲۸-۳	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل	۵۸-۱۹	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل
۳۶-۲۱	قرآن	مجلس و مشتی	۳۲-۱	قرآن	مجلس و عمل	۵۱-۱۵	قرآن	مجلس و ہرہ
۳۵-۱۲	ترتیب	مجلس و ہرہ	۲۹-۱۱	قرآن	مجلس و ہرہ	۳۵-۰۰	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل
۲۰-۶	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل	۵۲-۳	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل	۴-۷	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل
۵۲-۱۳	ترتیب	مجلس و عمل	۴۰-۹	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل	۳۱-۷	قرآن	مجلس و عمل
۱-۱۹	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل	۸-۹	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل	۱-۲	ترتیب	مجلس و عمل
۶-۱۹	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل	۱۲-۲۲	ترتیب	مجلس و ہرہ	۲۲-۱۶	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل
۱۱-۲۳	قرآن	مجلس و ہرہ	۳۰-۱۲	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل	۳۱-۲۱	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل
۲۷-۱۲	ترتیب	مجلس و ہرہ	۵۹-۸	ترتیب	مجلس و ہرہ	۴-۱	ترتیب	مجلس و ہرہ
۲۳-۱۹	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل	۵۹-۲۱	ترتیب	مجلس و ہرہ	۲۲-۱۰	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل
۲۵-۰۰	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل	۲۷-۱۲	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل	۵۷-۸	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل
۳۸-۷	ترتیب	مجلس و ہرہ	۳۷-۵	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل	۱۲-۱	قرآن	مجلس و ہرہ
۳۲-۱۱	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل	۵۸-۱	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل	۳۱-۱۸	قرآن	مجلس و ہرہ
۲۷-۱۷	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل	۲۷-۲۳	قرآن	مجلس و ہرہ	۳۹-۱۱	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل
۲۶-۶	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل	۲۰-۱۶	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل	۱۶-۷	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل
۲۱-۱۷	قرآن	مجلس و ہرہ	۱۷-۷	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل	۲۸-۲	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل
۱۲-۱۳	ترتیب	مجلس و ہرہ	۲۲-۲	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل	۵۵-۸	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل
۲۶-۷	قرآن	مجلس و ہرہ	۰۰-۱	ترتیب	مجلس و ہرہ	۱۰-۱	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل
۲۹-۱۲	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل	۱۷-۱۳	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل	۱۳-۱	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل
۱۹-۲	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل	۲۲-۱۱	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل	۱۸-۵	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل
۲۶-۲	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل	۸-۸	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل	۲۳-۲۲	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل
۲۵-۲۰	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل	۵۸-۲	ترتیب	مجلس و ہرہ	۱۶-۱۲	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل
۱۹-۱۱	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل	۱۶-۲	ترتیب	مجلس و ہرہ	۲۹-۱۹	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل
۲۵-۶	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل	۲۵-۱۲	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل	۲۸-۲۲	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل
۱۵-۳	ترتیب	مجلس و ہرہ	۵۵-۲۲	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل	۱۹-۱۲	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل
۵۲-۲	ترتیب	مجلس و ہرہ	۲۹-۱۹	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل	۵۷-۱۸	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل
۱۸-۱۲	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل	۵۶-۱۱	ترتیب	مجلس و ہرہ	۲۲-۰۰	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل
۳۳-۱۵	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل	۳۲-۱۶	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل	۳۰-۱۳	مجلس و ہرہ	مجلس و عمل

یہ اوقات دعا کی قبولیت کے لئے بہت اہم ثابت ہوتے ہیں، اپنی خواہشات اور ضروریات اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پیش کریں انشاء اللہ خواہش اور ضرورتیں پوری ہوں گی۔

شرف شمس

۱۸ اپریل دن ۲ بج کر ۵۳ منٹ سے ۹ اپریل دن ۳ بج کر ۱۸ منٹ تک۔ ان اوقات میں کاروبار، ترقی، الیکشن جیتنے، مقدمات میں کامیابی اور فتوحات وغیرہ کے لئے تعویذ تیار کریں، انشاء اللہ مؤثر ثابت ہوں گے۔

اوج زہرہ

۱۲ مئی صبح ۶ بج کر ۴۱ منٹ سے ۲ بج کر ۳۸ منٹ تک زہرہ مقام اوج میں رہے گا۔ جن حضرات سے شرف زہرہ کا وقت ضائع ہو گیا ہو وہ اس وقت کو اہمیت دیں اور محبت والتفات کے نقوش اس وقت میں تیار کر لیں، انشاء اللہ مفید ثابت ہوں گے۔

شرف مرتخ

۹ مئی رات ۳ بج کر ۴۴ منٹ سے ۱۱ مئی حالت شرف میں رہے گا، جنگ و جدل میں کامیابی اور مردانہ طاقت کو بڑھانے اور مستحکم کرنے کے لئے نقوش تیار کریں، انشاء اللہ زبردست کامیابی ملے گی۔

منزل شریطین

۱۴ اپریل صبح ۸ بج کر ۵۴ منٹ پر
۱۱ مئی شام ۶ بج کر ۹ منٹ پر
۸ جون رات ۲ بج کر ۵۴ منٹ پر
قمر منزل شریطین میں داخل ہوگا، حروف تجنی کی زکوٰۃ نکالنے والوں کے لئے سنہراموقع۔

خرید و فروخت کے لئے مبارک تاریخیں

اپریل: ۲۴، ۱۸، ۱۱، ۴، ۳

مئی: ۲۸، ۲۱، ۱۵، ۸، ۱

جون: ۲۴، ۱۷، ۱۱، ۴، ۳

شرف قمر

۱۶ اپریل شام ۵ بج کر ۴۹ منٹ سے ۱۶ اپریل رات ۷ بج کر ۵ منٹ تک۔ ۱۴ مئی رات ۲ بج کر ۴۲ منٹ سے ۱۴ مئی رات ۴ بج کر ۵۵ منٹ تک۔ ۱۰ جون دن ایک بج کر ۳ منٹ سے ۱۰ جون دوپہر ۲ بج کر ۴۸ منٹ تک قمر حالت شرف میں رہے گا، یہ اوقات عملیات کے لئے مثبت مانے گئے ہیں۔ عاملین کو چاہئے کہ ان اوقات کا فائدہ اٹھائیں، انشاء اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

ہبوط قمر

۲ اپریل صبح ۸ بج کر ۵ منٹ سے ۱۲ اپریل صبح ۹ بج کر ۵۴ منٹ تک۔ ۲۹ اپریل سہ پہر ۴ بج کر ۲۱ منٹ سے ۲۹ اپریل شام ۶ بج کر ۱۱ منٹ تک۔ ۲۶ مئی رات ۱۰ بج کر ۵۳ منٹ سے ۲۶ مئی رات ۱۲ بج کر ۴۵ منٹ تک۔ ۲۳ جون صبح ۴ بج کر ۲۵ منٹ سے ۲۳ جون صبح ۶ بج کر ۱۸ منٹ تک قمر حالت ہبوط میں رہے گا۔ ان اوقات میں عاملین کو منفی کام کرنے چاہئیں، باذن اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے لیکن خواہ مخواہ یا تھوڑے سے نفع کی خاطر اپنی عاقبت برباد نہ کریں۔

قمر در عقرب

۱۲ اپریل صبح ۴ بج کر ۲۷ منٹ سے ۴ اپریل دن ۱۲ بج کر ۲۵ منٹ تک۔ ۲۶ مئی شام ۷ بج کر ۱۹ منٹ سے ۲۹ مئی صبح ۳ بج کر ۵۹ منٹ تک۔ ۲۳ جون رات ۱۲ بج کر ۴۳ منٹ سے ۲۵ جون صبح ۹ بج کر ۵۹ منٹ تک قمر برج عقرب میں رہے گا۔ ان اوقات کو غیر مبارک مانا گیا ہے، ان اوقات میں مگنی، شادی، مکان کا سنگ بنیاد اور مکان و دکان کے افتتاح وغیرہ سے پرہیز کرنا چاہئے اور اگر ان اوقات میں سفر بھی نہ کریں تو بہتر ہے۔

تحویل آفتاب

۳۰ اپریل صبح ۸ بج کر ۴۲ منٹ پر آفتاب برج ثور میں داخل ہوگا۔ ۲۰ مئی صبح ۷ بج کر ۴۵ منٹ پر آفتاب برج جوزا میں داخل ہوگا۔ ۲۱ جون دوپہر ۳ بج کر ۳۷ منٹ پر آفتاب برج سرطان میں داخل ہوگا۔

اوقات نظر سے فائدہ اٹھائے

نخس ۶ جولائی صبح ۸ بجکر ۱۳ منٹ پر پورے شباب پر ہوگا، یہ وقت ۷ جولائی دن ۱۱ بجکر ۳ منٹ پر ختم ہو جائے گا۔

ناجائز تعلقات کو ختم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش خالی البطن کو ان اوقات میں لکھ کر قبرستان میں دو قبروں کے درمیان دبا دیں۔ اس نقش کو شمس یا مشتری کی ساعت میں لکھیں اور جن لوگوں کے درمیان تفریق کرانی ہوگ ان کے نام مع والدہ درمیانی خانے میں لکھ دیں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۶۳	۳۹۰۷	۶۸۸
۳۳۱۹	یہاں مقصد لکھیں	۲۳۳۰
۹۷۶	۱۹۵۲	۲۹۳۱

تثلیث عطار و مشتری

اس وقت سعد کی شروعات ۱۳ جون صبح ۹ بجکر ۳۷ منٹ پر ہوگی، یہ وقت سعد ۱۳ جون رات ۹ بجکر ۱۳ منٹ پر پورے شباب پر ہوگا اور یہ وقت ۱۳ جون صبح ۸ بجکر ۳۷ منٹ پر ختم ہو جائے گا۔ اس وقت ترقی کاروبار، صنعت و حرفت، زراعت باغبانی اور سفر میں کامیابی کے لئے یہ نقش لکھ کر اور نقش کے نیچے طالب اور اس کی ماں کا نام لکھ کر طالب کے سیدھے بازو پر بندھوائیں اور نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرادیں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶۰۳	۱۶۰۶	۱۶۰۹	۱۵۹۶
۱۶۰۸	۱۵۹۷	۱۶۰۲	۱۶۰۷
۱۵۹۸	۱۶۱۱	۱۶۰۳	۱۶۰۱
۱۶۰۵	۱۶۰۰	۱۵۹۹	۱۶۱۰

نقش خالی البطن: ناجائز تعلقات ختم کرنے کے لئے اس نقش کو ترجیح زہرہ زحل کے اوقات میں تیار کریں، انشاء اللہ زبردست فائدہ ہوگا، حکم خداوندی نتائج جلد برآمد ہوں گے، یہ وقت نامبارک ۱۵ اپریل رات ۱۲ بجکر ۲۵ منٹ پر شروع ہوگا، یہ وقت ۸ اپریل سہ پہر ۳ بجکر ۴۷ منٹ پر پورے شباب پر ہوگا اور ۹ اپریل رات ایک بجکر ۴۴ منٹ پر ختم ہوگا۔

نقش خالی البطن یہ ہے۔

۷۸۶

۶۸۷	۱۸۳۸	۲۲۹
۱۶۰۹	یہاں مقصد لکھیں	۱۱۳۵
۳۵۸	۹۱۶	۱۳۸۰

ترجیح مریخ و مشتری

اس نخس وقت کی شروعات ۲۳ جنوری رات ۸ بجکر ۲۳ منٹ پر ہوگی، یہ وقت نخس ۲۵ جون دن میں ۱۱ بجکر ۳۷ منٹ پر پورے شباب پر ہوگا اور یہ وقت ۲۷ جون رات ۳ بجکر ۱۰ منٹ پر ختم ہوگا۔ حاسدین اور دشمنوں کو زیر کرنے کے لئے سورہ فیل کا نقش خالی البطن ساعت مریخ یا ساعت مشتری میں لکھ کر قبرستان میں دفن کریں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۶۳	۳۹۰۷	۶۸۸
۳۳۱۹	یہاں مقصد لکھیں	۲۳۳۰
۹۷۶	۱۹۵۲	۲۹۳۱

ترجیح شمس و مشتری

یہ وقت نخس ۵ جولائی صبح ۴ بجکر ۵۵ منٹ پر شروع ہوگا، یہ وقت

تاریخ	نظرات	ت	وقت
۲۲ جون	مثلیٹ ٹنس و مشتری	شروع	۸-۲۱
۲۳ جون	مثلیٹ ٹنس و مشتری	مکمل	۲۱-۲۱
۲۴ جون	مثلیٹ ٹنس و مشتری	ختم	۲۱-۲۲
۲۶ جون	تدلیس زہرہ و مرغ	شروع	۲۲-۱۹
۲۹ جون	تدلیس زہرہ و مرغ	مکمل	۱۰-۲۱
۱۲ جون	تدلیس زہرہ و مرغ	ختم	۰۰-۱۹
۱۳ جون	مثلیٹ عطارد و مشتری	شروع	۳۷-۹
۱۳ جون	مثلیٹ عطارد و مشتری	مکمل	۱۳-۲۱
۱۴ جون	مثلیٹ عطارد و مشتری	ختم	۲۷-۸
۲۰ جون	قران ٹنس و عطارد	شروع	۲۳-۰۰
۲۱ جون	قران ٹنس و عطارد	مکمل	۲۳-۱۹
۲۲ جون	قران ٹنس و عطارد	ختم	۷-۱۵
۲۳ جون	ترجیع مرغ و مشتری	شروع	۲۳-۲۰
۲۵ جون	ترجیع مرغ و مشتری	مکمل	۳۷-۱۱
۲۷ جون	ترجیع مرغ و مشتری	ختم	۱۰-۳
۲۷ جون	ترجیع عطارد و مشتری	شروع	۸-۱۲
۲۷ جون	ترجیع عطارد و مشتری	مکمل	۵۰-۲۳
۲۸ جون	ترجیع عطارد و مشتری	ختم	۳۷-۱۱
۲۸ جون	قران عطارد و مرغ	شروع	۲۹-۸
۲۹ جون	قران عطارد و مرغ	مکمل	۲۰-۱
۲۹ جون	قران عطارد و مرغ	ختم	۲۲-۱۸
۵ جولائی	ترجیع ٹنس و مشتری	شروع	۵۵-۲
۶ جولائی	ترجیع ٹنس و مشتری	مکمل	۱۳-۸
۶ جولائی	تدلیس عطارد و زحل	شروع	۱۱-۹
۷ جولائی	ترجیع ٹنس و مشتری	ختم	۳۷-۱۱
۷ جولائی	تدلیس عطارد و زحل	مکمل	۲۸-۱۸
۹ جولائی	تدلیس عطارد و زحل	ختم	۶-۷
۱۳ جولائی	تدلیس عطارد و مشتری	شروع	۲۹-۹

تاریخ	نظرات	کیفیت	وقت
۱۵ اپریل	ترجیع زہرہ و زحل	شروع	۲۵-۰۰
۱۸ اپریل	ترجیع زہرہ و زحل	مکمل	۲۷-۱۵
۱۹ اپریل	ترجیع زہرہ و زحل	ختم	۲۳-۰۰
۱۵ اپریل	تدلیس زہرہ و مرغ	شروع	۲۸-۱۸
۱۶ اپریل	مثلیٹ ٹنس و زحل	شروع	۶-۱۸
۱۷ اپریل	تدلیس زہرہ و مرغ	مکمل	۵۶-۶
۱۷ اپریل	مثلیٹ ٹنس و زحل	مکمل	۱۳-۱۸
۱۸ اپریل	مثلیٹ ٹنس و زحل	ختم	۱۸-۱۸
۱۸ اپریل	تدلیس زہرہ و مرغ	ختم	۱-۲۳
۱۹ اپریل	قران ٹنس و عطارد	شروع	۲-۲۱
۲۰ اپریل	قران ٹنس و عطارد	مکمل	۲۳-۱۱
۲۱ اپریل	قران ٹنس و عطارد	ختم	۲۰-۱
۲۲ اپریل	مثلیٹ عطارد و زحل	شروع	۲-۰۰
۲۳ اپریل	مثلیٹ عطارد و زحل	مکمل	۲۵-۱۳
۲۶ اپریل	مثلیٹ عطارد و زحل	ختم	۳-۸
۱۰ مئی	مثلیٹ عطارد و زحل	شروع	۳۹-۹
۱۱ مئی	مثلیٹ مرغ و مشتری	شروع	۱۶-۸
۱۲ مئی	مثلیٹ عطارد و زحل	مکمل	۲۳-۱
۱۲ مئی	مثلیٹ مرغ و مشتری	مکمل	۲۸-۱۵
۱۳ مئی	مثلیٹ عطارد و زحل	ختم	۵۴-۱۱
۱۳ مئی	مثلیٹ مرغ و مشتری	ختم	۳۱-۲۳
۱۸ مئی	مقابلہ ٹنس و زحل	شروع	۱۰-۹
۱۹ مئی	مقابلہ ٹنس و زحل	مکمل	۲۳-۱۹
۲۰ مئی	مقابلہ ٹنس و زحل	ختم	۳۳-۲۲
۳۱ مئی	مثلیٹ زہرہ و زحل	شروع	۱۱-۲۱
۱ جون	مثلیٹ زہرہ و زحل	مکمل	۵۳-۲۰
۱ جون	مثلیٹ زہرہ و مشتری	شروع	۵۸-۱۹
۲ جون	مثلیٹ زہرہ و زحل	مکمل	۲۳-۲۰

انسان اور شیطان کی کشمکش

یوں الیاس علیہ السلام نے سات بار اس ملازم کو باہر بھیجا اور ساتویں بار وہ ملازم بھاگا بھاگا اندر آیا اور الیاس علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

”اے الہ کے نیک بندے! میں نے دیکھا ہے کہ سمندر سے بادل کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا نمودار ہوا ہے، اس کے علاوہ کوئی اور غیر معمولی چیز نمودار نہیں ہوئی۔“ یہ خبر سن کر الیاس علیہ السلام نے اپنے قریب بیٹھے سامریہ کے بادشاہ اخیاب کو مخاطب کر کے کہا۔

”اے اخیاب! دیکھ خداوند کے حضور میری دعا قبول ہوئی، یہ جو بادل کا ٹکڑا سمندر سے نمودار ہوا ہے بہت جلد یہ سارے آسمان پر پھیل کر موسلا دھار بارش کا سبب بنے گا، لہذا قبل اس کے بارش شروع ہو، آؤ شہر کی طرف چلیں ورنہ یہ بارش ہمیں شہر میں داخل نہ ہونے دے گی۔“

الیاس علیہ السلام کا یہ جواب سن کر اخیاب خوش ہو گیا تھا پھر وہ اپنے ملازموں کے ساتھ سامریہ کی طرف چلا گیا تھا جب کہ الیاس علیہ السلام بھی اپنے شاگرد المیع کے ساتھ شہر کی طرف چلے گئے تھے اس کے بعد جو لوگ وہاں کھڑے ہوئے تھے وہ لوگ بھی آہستہ آہستہ شہر کی طرف روانہ ہو گئے تھے اور وہاں ایک سرانے کے اندر انہوں نے قیام کر لیا تھا۔

☆☆

سمندر کی کوکھ کے اندر سے جو بادل کا ٹکڑا نمودار ہوا تھا وہ دیکھتے ہی دیکھتے آسمان پر پھیل گیا پھر بادل گر بنے لگے، ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگی اور اس بادل کے باعث دور دور تک بارش ہونے لگی تھی، سامریہ سلطنت کی سرزمین جو برسوں سے پیاسی اور خشک ہو گئی تھی وہ تروتازہ ہو کر رہ گئی تھی، دوسری طرف کوہستان کرمل سے واپسی کے بعد سامیرہ کے بادشاہ اخیاب اپنے محل کے کمرہ خاص میں داخل ہوا تو اس کی ملکہ ایزبل پہلے سے بڑی بے چینی کے ساتھ اس کا انتظار کر رہی تھی، اس کمرے میں آ کر اخیاب ایک نشست پر بیٹھ گیا، ایزبل نے فوراً اسے مخاطب کر کے

اے الیاس! میں تسلیم کرتا ہوں کہ آپ اللہ کے نبی ہیں اور یہ جو تمہاری قربانی قبول ہوئی ہے تو وہ ثابت کرتی ہے تم خداوند کے پسندیدہ اور اس کے چنے ہوئے ہو، میں اس کوہستان کرمل پر بعل دیوتا سے روگردانی کر کے اللہ کی فرمانبرداری کرنے کا عہد کر چکا ہوں، پس تو اپنے رب کے حضور دعا کر کہ میری سلطنت میں خوب بارش ہو کیوں کہ آپ جانتے ہیں کہ گزشتہ کئی برسوں سے یہاں بارش نہیں ہوئی اور میرے لوگ سخت کال اور بھوک کا شکار ہیں اور اگر بارش ہو تو ہمارے ہاں غلے کی فراوانی ہو اور لوگ خوشحال ہو جائیں گے۔“ اپنی بات ختم کرنے کے بعد جب اخیاب خاموش ہوا تو الیاس علیہ السلام نے اخیاب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

”اے اخیاب! تو میرے ساتھ آ۔“

اخیاں چپ چاپ ان کے ساتھ ہولیا، اس موقع پر اخیاب کے چند ملازم بھی اس کے ساتھ تھے۔ الیاس علیہ السلام انہیں لے کر کوہستان کرمل پر بنی ہوئی عمارت کے کمرے میں داخل ہوئے اور خداوند کے حضور بارش کی دعا کرنے لگے، دعا سے فارغ ہونے کے بعد الیاس نے سامریہ کے بادشاہ اخیاب سے کہا۔

”اے اخیاب سن! اپنے ایک ملازم کو باہر بھیج کہ وہ کوہستان کرمل کی چوٹی پر کھڑا ہو کر سمندر کی طرف دیکھے، کوئی غیر معمولی چیز دکھائی دے تو مجھے بتائے۔“

اخیاں نے ایسا ہی کیا۔ ملازم باہر گیا، تھوڑی دیر تک وہ کوہستان کرمل پر کھڑا ہو کر سمندر کو بار بار دیکھتا رہا پھر واپس آیا اور الیاس علیہ السلام سے آکر انتہائی مایوسانہ انداز میں کہنے لگا۔

”اے اللہ کے نبی! میں نے وہاں کھڑے ہو کر بڑے غور سے سمندر کی طرف دیکھا مگر مجھے وہاں کچھ دکھائی نہیں دیا۔“

اس کا یہ جواب پا کر الیاس علیہ السلام خاموش رہے۔ انہوں نے پھر ملازم کو باہر بھیجا مگر اس بار بھی اسے سمندر کی طرف سے کچھ دکھائی نہ دیا،

ہوئے تھے، عزازیل ان کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

”سنو میرے ساتھیو! کرل پر اللہ کے نبی الیاس علیہ السلام کے ہاتھوں بعل دیوتا کے پجاریوں کو جو شکست ہوئی تھی اس ک کے لوگوں پر برے اثرات مرتب ہوئے اور وہ شرک کی طرف اس طرح مائل نہ ہو سکے لیکن اب میں نے ایسا کام کیا ہے کہ جو شرک میں سامریہ کی سلطنت میں پوری طرح پھیلا نہیں سکا، اسے میں ایک اور طریقے سے پھیلانے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔“ اس پر عارب عزازیل کو مخاطب کر کے پوچھنے لگا۔

”اے آقا! آپ نے اور کیسا اور کیا انتظام کیا ہے، جس سے آپ شرک کو پھیلانے میں کامیاب ہو جائیں گے اس پر عزازیل بڑی شفقت سے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

”اے رفیقان! دیرینہ! سنو یہاں سے نکلنے کے بعد میں بنی اسرائیل کی دوسری سلطنت یہودیہ کی طرف گیا، اس وقت وہاں ایک یہوسفط نام کا شخص بادشاہت کرتا ہے۔ میں ایک ستارہ شناس کی حیثیت سے اس یہوسفط کے سامنے پیش ہوا، اس کے سامنے میں نے اخیاب اور ایزبل کی بیٹی کی حسن کی تعریف کی، یہ ایزبل کی بیٹی بھی بڑی حسین اور پرکشش ہے جب میں نے ایسا کیا تو یہوسفط میری باتوں سے بے حد متاثر ہوا پھر دوستو! تم جانتے ہو میں نے کیا قدم اٹھایا۔“

عارب نے غور سے عزازیل کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ”اے آقا! اس کے بعد آپ نے کیا قدم اٹھایا؟“

عزازیل کہنے لگا۔ ”دیکھو اخیاب اور ایزبل کی بیٹی کے حسن و جمال کی تعریف کرنے کے بعد میں نے ترغیب دی کہ وہ ایزبل کی بیٹی سے شادی کر لے۔ یہوسفط اس پر تیار ہو گیا اب تم دیکھو گے کہ وہ اخیاب کی بیٹی کے لئے پیغام بھجوائے گا، مجھے یقین ہے کہ ایزبل اور اخیاب دونوں اس پیغام کو قبول کر لیں گے اور اپنی بیٹی کی شادی یہوسفط کے ساتھ کر دیں گے اور میرے دوستو اخیاب اور ایزبل کی بیٹی ایزبل کی طرح بعل دیوتا کی پرستار ہے، جب یہوسفط کی بیوی بن کر یہودیہ کی سلطنت میں جائے گی تو جس طرح ایزبل نے سامریہ کی سلطنت میں شرک کی ابتدا کی تھی ایسی ہی ایزبل کی بیٹی یہودیہ کی سلطنت میں جا کر بعل دیوتا کے تعلق سے شرک کا طوفان کھڑا کر دے گی اور جب ایسا ہو جائے گا تو میں سمجھوں گا کہ میں نے اپنے مقصد میں پوری طرح کامیابی حاصل کر لی ہے۔“ ☆☆

مقابلے کے بارے میں پوچھا۔ ایزبل کا سوال سن کر اخیاب کے چہرے پر اداسی اور پریشانی چھا گئی تھی، تھوڑی دیر تک وہ گردن جھکائے کچھ سوچتا رہا، پھر ایزبل کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

”ایزبل! میں آج تک الیاس علیہ السلام کو ایک عام سا آدمی تصور کرتا رہا، پر آج مقابلے کے دوران یہ ثابت ہو گیا کہ وہ کوئی عام آدمی نہیں ہے بلکہ اللہ کا نبی ہے۔“ اخیاب کی بات پر ایزبل سامنے خالی نشست پر بیٹھ گئی، تھوڑی دیر تک وہ اپنے سر کو جھکائے بڑی لمول سی بیٹھی رہی پھر وہ زخمی ناگن کی طرح اٹھ کھڑی ہوئی اور اخیاب کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

”اخیاب مجھے اپنی اور تیری جان کی قسم جو حشر الیاس علیہ نے میرے بعل کے پجاریوں کا کیا ہے میں کل تک ایسا برا انجام الیاس کا کروں گی۔“ چونکہ اس وقت ایزبل کی حالت پریشان کن ہو رہی تھی لہذا اخیاب اسے سہارا دے کر اس کی خواب گاہ میں لے گیا تاکہ وہ آرام کر سکے، خود اخیاب نے ایک قاصد الیاس علیہ السلام کی طرف روانہ کیا اور انہیں ملکہ ایزبل کے ارادے سے آگاہ کر دیا کہ ایزبل کل تک تمہارا خاتمہ کر دینے کے درپے ہے۔

جس وقت ایزبل کے ارادے سے الیاس علیہ السلام کو آگاہی ہوئی اسی وقت ان پر وحی نازل ہوئی کہ وہ سامریہ کی سلطنت چھوڑ کر یہودیہ کی طرف چلے جائیں، پس الیاس علیہ السلام نے اپنے شاگرد اور اللہ کے نبی المسیح علیہ السلام کو سامریہ ہی میں چھوڑا تاکہ وہ حالات پر نگاہ رکھیں اور وہ خود راتوں رات سامریہ کی سلطنت چھوڑ کر فلسطین کی دوسری ریاست یہودیہ میں داخل ہوئے وہاں سے پھر حکم خداوندی کے مطابق انہوں نے اپنا سفر جاری رکھا اور ایک کوہستانی غار میں جا کر انہوں نے پناہ لے لی تھی۔

☆☆

جس وقت الیاس علیہ السلام اور بعل دیوتا کے پجاریوں کے درمیان مقابلے کو دیکھنے کے لئے عزازیل، عارب اور عیبط بھی وہاں موجود تھے اور پجاریوں کی اس ناکامی پر عزازیل وہاں سے غائب ہو گیا تھا جب کہ عارب اور عیبط نے یوناف اور بیوسا کی طرح سامریہ کی ایک سرائے میں قیام کر لیا تھا۔

اس سرائے میں انہیں تھوڑے ہی دن ہوئے تھے کہ عزازیل ان کے پاس آیا، اس وقت وہ دونوں اپنے کمرے سے باہر دھوپ میں بیٹھے

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

مہاراشٹر میں دارالعلوم دیوبند کے سفیر ایوب قاسمی پر جمعہ کی نماز کے دوران حملہ تبلیغی جماعت کے مقامی سفیروں پر مار پیٹ اور چندہ کی رقم چھیننے کی کوشش کا الزام، سوشل میڈیا پر گشت کرنے والی اس خبر سے ملت میں تشویش اور اضطراب

ذمہ داروں سے چندہ وصولی کی اجازت طلب کی اور اسی کے مطابق اعلان کے لئے کھڑے ہوئے تو اسی وقت جماعت تبلیغ کے امیر عبد القادر بھنگاروالے (مولانا ایوب نے حاضر کیا) نے کھڑے ہو کر مولانا سے کہا کہ دارالعلوم دیوبند مولانا سعد صاحب اور تبلیغی جماعت کی مخالفت کرتا ہے لہذا تمہاری خیریت اسی میں ہے کہ تم یہاں چندہ مت کرو اگر تم چندہ کرو گے تو تمہاری خیر نہیں اور تم مسجد سے فوراً نکل جاؤ۔ مولانا ایوب نے مزید الزام لگایا کہ کچھ لوگوں نے بدتمیزی بھی کی اور احمد خان پٹروے والا اور مجاہد انووالے نے میرے پاس دیوبند کی موجود امانت چھیننے کی کوشش کی۔ ان کے پاس ایک عربی رومال بھی تھا جسے چھین لیا گیا۔ تاہم مقامی نمازیوں کی مداخلت کے بعد معاملہ رفع دفع کر لیا گیا۔ اس معاملہ میں پولیس میں شکایت درج کرانے کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ دارالعلوم دیوبند کی جانب سے جاری بیان کے مطابق مہاراشٹر میں دارالعلوم دیوبند کے سفیر مولانا ایوب قاسمی کے ساتھ بیڑ کی ایک مسجد میں پیش آنے والا واقعہ تشویشناک اور قابل مذمت ہے۔ الحمد للہ دارالعلوم دیوبند کے سفراء حسب معمول پورے ملک میں کام کر رہے ہیں، کسی طرح کی کوئی بات نہیں ہے۔ سفراء حضرات کو ہدایت ہے کہ علاقہ کے علمائے کرام اور مدارس سے وابستہ رہ کر اپنے اپنے علاقوں میں کام کریں۔ اور فضلاء دارالعلوم دیوبند سے رابطہ بنائے رکھیں۔ دیوبند کے سفیر پر جماعت کے ذمہ داروں کے ذریعہ حملہ کی خبر پھیلنے پر تبلیغی جماعت اور دارالعلوم دیوبند دونوں اداروں کے عقیدت مندوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی۔ (روزنامہ انقلاب)

سہیل اختر قاسمی: نئی دہلی ایک طرف تو ساری ملت فرقہ پرستوں کے حملوں اور مدارس پر لگائے جانے والے بیجا الزامات کا سامنا کرنے میں لگی ہے وہیں مہاراشٹر سے ایک تکلیف دہ خبر یہ آئی ہے کہ وہاں کے ضلع بیڑ میں دارالعلوم دیوبند کے سفیر پر تبلیغی جماعت کے نمائندوں نے حملہ کیا اور ان کے پاس موجود رقم چھیننے کی کوشش کی گئی۔ اس خبر کے بعد تبلیغی جماعت اور دیوبند کے درمیان کافی دنوں سے جاری ٹکراؤ کو مزید گہرا کر دیا ہے۔ تبلیغی جماعت جو کہ دارالعلوم دیوبند کی سرپرستی میں برسوں سے اپنا کام کاج چلاتی آرہی ہے، قیادت کے مسئلہ میں دونوں اداروں کے درمیان ہلکی بھلکی نوک جھوک کے واقعات ہوتے رہتے ہیں مگر براہ راست دارالعلوم دیوبند کے سفیر (دعوت و تبلیغ والیات فراہمی) پر حملہ کی کوشش نے ان دونوں اداروں کے درمیان انتشار کو نمایاں کر دیا ہے۔ ملک و بیرون میں دیوبند اور تبلیغ سے وابستہ عقیدت مندوں میں اس واقعہ کے بعد تشویش پائی جا رہی ہے۔ دارالعلوم دیوبند کے ذرائع کے مطابق کل یوم جمہوریہ کے موقع پر دارالعلوم دیوبند کے سفیر مولانا ایوب قاسمی کے ساتھ جمعہ کی نماز کے دوران تبلیغی جماعت کے مقامی امیر اور ان کے ساتھیوں نے حملہ کر دیا اور لوٹنے کی کوشش کی۔ سوشل میڈیا پر وائرل ہوئے مولانا ایوب کے ایک آڈیو پیغام کے مطابق مولانا کل ضلع بیڑ کے شہر پرلی کی اخترنی مسجد میں چندہ وصولی کی غرض سے گئے تھے۔ مولانا ایوب کو مہاراشٹر کے ان علاقوں سے چندہ وصولی کی ذمہ داری دی گئی تھی۔ وہ اس سے قبل بھی ان علاقوں میں بغرض چندہ آچکے تھے۔ مولانا کا کہنا ہے کہ پہلے انھوں نے مسجد کے

مطبوعات مکتبہ روحانی دنیا و خصوصی نمبرات

اعداد بولتے ہیں 150/-	جانوروں کے طبی فائدے خواب میں بکھنے کی توبہ 50/-	مشکول عملیات 90/-	تہذیب العالمین 150/-	اسما بخشی کے ذریعہ جسمانی و روحانی علاج 300/-
پتھروں کی خصوصیات 55/-	علم الحروف 70/-	اعداد کا جادو 45/-	کرشمہ اعداد 55/-	علم الاعداد 85/-
سورہ بقرہ کی عظمت و افادیت 60/-	سورہ بقرہ کی عظمت و افادیت 30/-	آیت الکرسی کی عظمت و افادیت 25/-	سورہ فاتحہ کی عظمت و افادیت 60/-	بسم اللہ کی عظمت و افادیت 40/-
علم الاسرار 90/-	بچوں کے نام رکھنے کا فن 100/-	اعمال حزب البحر 20/-	اعمال ناسوتی 20/-	مجموعہ آیات قرآنی 20/-
جادو ٹونا نمبر 110/-	اذان بت کدہ 90/-	تعلقات اعداد 40/-	اعداد کی دنیا 55/-	سورہ مزمل کی عظمت 50/-
استحارہ نمبر 90/-	موکلات نمبر 90/-	ہمزاد نمبر 90/-	حاضرات نمبر 90/-	امراض جسمانی نمبر 90/-
خاص نمبر 75/-	شیطان نمبر 75/-	جنات نمبر 70/-	روحانی ڈاک نمبر 75/-	روحانی مسائل نمبر 90/-
دست غیب نمبر 75/-	علم جفر نمبر 80/-	مغرب عملیات نمبر 80/-	درود و سلام نمبر 90/-	اعمال شمر نمبر 90/-
عملیات محبت نمبر 110/-	عملیات کارکن نمبر 75/-	دفینہ نمبر 60/-	بہشت نمبر 90/-	بہشت نمبر 90/-